یہ تیری ستم گری

از قلم فروا خالد

سیماب کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔؟؟"

سیماب کو ایک دم سٹیج سے اٹھ کر نیچے جاتے دیکھ نائمہ جلدی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ باقی سب بھی سیماب کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"آپی میرا ہاسپٹل جانا بہت ضروری ہے۔۔۔ نیہا کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔ اسے میری ضرورت ہے۔۔۔"

سیماب نیہا کی حالت کا سن کر اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔ وہ بھلا کسی اور کے کیے کی سزا اس معصوم بچی کو کیسے دے سکتی تھی۔۔۔

سیماب کو اپنا آپ بہت ظالم لگا تھا۔۔۔ نیہا کا ایک دن بھی اس سے بات کیے بغیر نہیں گزرتا تھا۔۔۔ وہ پورے دس دن اس بچی سے دور رہ کر۔۔۔ اس ننھی جان پر ظلم کر چکی تھی۔۔۔

"رک جاؤ سیماب۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ سیماب کے قدم دہلیز عبور کرتے۔۔۔ سٹیج سے اترتے حارث کی سرد آواز پر وہ بے اختیار اپنی جگہ رکی تھی۔۔۔

"میرا جانا ضروری ہے۔۔۔۔"

سیماب نے ملتجی نگاہوں سے حارث کی جانب دیکھا تھا۔۔

"بند کرو اپنا یہ ڈرامہ سیماب داؤد۔۔۔ بہت بے وقوف بنا لیا تم نے مجھے۔۔۔ تمہیں جانا ہے نا اس امیر زادے کے پاس۔۔ تو ہر طرح کے بوجھ سے آزاد ہو کر جاؤ۔۔۔ میں آج تمہیں نہیں روکوں گا۔۔ کیونکہ مجھے پتا ہے تم نہیں رکو گی۔۔۔ اس لیے میں آج، ابھی اور اسی وقت تمہیں اس رشتے سے آزاد کرتا ہوں۔۔۔

میں حارث جمال اپنے بقائی ہوش و حواس سیماب داؤد کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔"

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

حارث نے کسی کو بھی کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہاں قیامت برپا کردی تھی۔۔۔ سب لوگ اپنی جگہ بت بنے کھڑے۔۔ بے یقینی کی کیفیت میں یہ سب دیکھ سن رہے تھے۔۔۔

جبکہ سیماب اپنی جگہ سے لڑکھڑاتی زمین بوس ہونے کو تھی جب نائمہ نے آگے بڑھتے اسے اپنی آغوش میں بھر لیا تھا۔۔۔

حارث ایک آخری نگاہ سیماب پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کی محبت تھی۔۔

جسے وہ اپنے ہاتھوں خود سے چھین چکا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اس کے لیے پرائی ہوچکی تھی۔۔۔ اس کا اپنا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔ وہاں

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سب لوگ اسے برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔ مگر وہ کسی کو بھی نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ سب اس نے اپنی مرضی سے نہیں کیا تھا۔۔۔

اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔۔۔ اس سے سیماب داؤد کو چھینا گیا تھا۔۔۔

ماحول کی کشیدگی پہلے سے بھی کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔ امبرین نفرت آمیز نگاہوں سے وہاں سے نکلتے حارث کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس نے ایک لڑکی کو بنا کسی قصور کے پورے خاندان کے سامنے رسوا کر دیا تھا۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

امبرین کو اپنی محبت پر شرمندگی ہوئی تھی۔۔ کیا یہی وہ شخص تھا جس سے اس نے محبت کی تھی۔۔۔ جو خود محبت کے معاملے میں اتنا کم ظرف نکلا تھا۔۔۔

"آپی میں نے ایسا تو کچھ نہیں چاہا تھا۔۔۔۔"

سیماب اپنی اس بربادی پر نائمہ کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ حارث اس کے ساتھ ایسا کرے گا۔۔۔ سیماب کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی شادی والے دن ہی اس کا گھر اجڑ چکا تھا۔۔۔

"صبر کرو آپی۔۔۔ میرے رب کی طرف سے اس میں بھی کوئی بھلائی ہوگی۔۔۔ مجھے اپنے پروردگار پر پورا بھروسہ ہے۔۔ وہ بہتر

لے کر بہترین سے نوازے گا۔۔۔ حوصلہ رکھو۔۔۔ میرے رب نے ضرور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر لکھا ہو گا۔۔۔"

نائمہ اسے اپنے سینے میں بھینچے خود بھی رو دی تھی۔۔۔

خود پر ٹوٹی قیامت کے بعد سیماب کے دماغ سے نیہا کا خیال نکل چکا تھا۔۔۔

اس کا دماغ بالکل سن ہوچکا تھا۔۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہوچکی تھی۔۔

سب مہمان جاچکے تھے۔۔۔ گھر والے بھی اپنے اپنے کمروں میں جا چھپے تھے۔۔۔ کوئی بھی ابھی تک اس صورتحال کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

نائمہ نے ایک پل کے لیے بھی سیماب کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔

سیماب ابھی تک اسی حلیے میں ہی بیٹھی تھی۔۔۔

نائمہ کچھ دیر پہلے ہی اس کے لیے کھانا لینے روم سے نکلی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے سیماب کے پاس رکھا موبائل بجا تھا۔۔۔

شمائلہ کا نمبر دیکھ سیماب کو اچانک ہوش آیا تھا۔۔۔

"مس سیماب آپ کہاں پر ہیں۔۔۔ نیہا کی طبیعت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بگڑ رہی ہے۔۔۔ وہ بے ہوشی میں بھی آپ کو پکار رہی ہے۔۔۔ پلیز ایک بار آجائیں۔۔۔ اس معصوم کی جان بچ جائے گی۔۔۔ شاہ زین سر آپ کو لینے آرہے ہیں۔۔۔ پلیز آجائیں۔۔۔"

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

وہ ایک ملازمہ ہوکر اس بچی کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔ تو باقی سب کا نجانے کیا حال ہونا تھا۔۔۔

وہ بگڑا رئیس زادہ خود اسے لینے آرہا تھا۔۔۔ جس کا مطلب تھا کہ نیہا کی حالت واقعی سیریس تھی۔۔۔

سیماب اپنی جگہ سے اٹھتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اس کے پاس کسی کو بھی بتانے کا ٹائم نہیں تھا۔۔۔ وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ گیٹ کھول کر باہر آتے وہ جیسے ہی گلی میں آئی۔۔۔ لائٹ کم ہونے کی وجہ سے وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔ جب بے دھیانی میں اس کا پیر لہنگے میں بری طرح الجھتا اسے منہ کے بل لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

وہ منہ کے بل سیدھی پکی سڑک پر جا گری تھی۔۔۔ اس کی ہتھیلیاں بری طرح چھل گئی تھیں۔۔

نوکیلا پتھر ماتھے میں جا کھبا تھا۔۔۔ تکلیف کے مارے سیماب کے ہونٹوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اسے اپنے قریب قدموں کی چاپ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

سیماب نے نگاہیں اٹھا کر مقابل کی جانب دیکھا تھا۔۔ شاہ زین اعوان کی سرخ لہو ٹپکاتی آنکھیں اس کے عروسی لباس میں ملبوس وجود پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

سیماب کی حالت اس وقت اسے نہایت ہی قابلِ رحم لگی تھی۔۔۔

اس نے زرا سا جھکتے سیماب کے آگے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلا دی تھی۔۔۔

سیماب نے بھیگی پلکوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مٹے مٹے میک اور آنسوؤں سے دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ اس کے نقوش مزید دلکش لگنے لگے تھے۔۔۔ ہونٹوں کو کچل کر وہ بری طرح زخمی کر چکی تھی۔۔۔

پیشانی سے خون کی بوندیں گر کر اس کے گال کو داغدار کر چکی تھیں۔۔۔ وہ دونوں اس وقت ایک ہی جیسی کیفیت سے گزر رہے تھے۔۔۔ دونوں ہی شدید اذیت کا شکار تھے۔۔۔

سیماب نے اس کے ہاتھ کو نظر انداز کرتے خود سے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔ جس میں وہ ایک بار پھر سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے ہونٹ سختی سے بھینچتے اس نے شاہ زین کی چوری ہتھیلی پر اپنی نازک زخمی ہتھیلی رکھ دی تھی۔۔۔ جس کے اگلے ہی لمحے۔۔۔ شاہ زین اسے سہارا دیتا اپنے مقابل کھڑا کر گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دبئ کے سب سے مہنگے ترین ہوٹل"۔ " کے پانچویں فلور پر کانفرنس روم میں ایشیا کی ٹاپ سیون کمپنیز کی اس سال کے سب سے بڑے اینوسٹرز کے ساتھ میٹنگ جاری تھی۔۔۔

سب نے اپنی اپنی پریزینٹیشن بہت اچھے طریقے سے پیش کی تھیں۔۔۔ اور اینویسٹرز کی مشکل بڑھا دی تھی۔۔۔

مگر ان سات کمپنیز میں سے ایک کمپنی ایسی بھی تھی جو ہر بار سب سے نمایاں رہ کر اور بہتر سے بہتر شے سامنے لاکر ان اینویسٹرز کی مشکل آسان کردیا کرتی تھی۔۔۔

اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔ جیسے ہی اعوان انٹرپرائزر کے سی ای او شاہ زین اعوان نے اپنی کمپنی کا تعارف اور گزشتہ سالوں کا کام سامنے لایا۔۔۔ اے سی کی کولنگ کے باوجود وہاں موجود تمام لوگوں کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔۔

انہیں یہ کانٹریکٹ اپنے ہاتھ سے نکلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ شاہ زین اعوان کا مقابلہ کرنا ان لوگوں کے لیے ہمیشہ سے مشکل رہا تھا۔۔۔ وہ شخص اپنے اندر ایک الگ ہی قابلیت رکھتا تھا۔۔۔ اس کی جاندار اور پر کشش پرسنالٹی کے آگے کسی اور انسان کا ٹک پانا ناممکن سی بات تھی۔۔۔

وہ بہت محنت اور ایمانداری کے ساتھ کام کرنے کا عادی تھا۔۔۔ اسے جھوٹے اور منافق لوگوں سے سخت چڑ تھی۔۔۔ وہ خود کوئی غلطی نہیں کرتا تھا۔۔۔ اور دوسروں کی کی گئی غلطی معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔

اس کی زندگی کے اصول بہت سخت تھے۔۔۔ جن کے مطابق اگر کوئی اور انسان زندگی گزارتا تو اب تک اس کا دم گھٹ چکا ہوتا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اسے تنہا رہنا پسند تھا۔۔۔ اسے لوگوں کو خود سے دور رکھنے کی عادت سی ہوچکی تھی۔۔۔

وہ کسی کو اپنے اتنے قریب نہیں لاتا تھا تاکہ کسی کو بھی اسے اذیت پہنچانے کا موقع ہی نہ مل سکے۔۔۔

اس نے اپنے گرد ایسی دیواریں کھڑی کر رکھی تھیں۔۔۔ جن سے کوئی بھی اتنی آسانی سے اندر داخل نہیں ہوسکتا تھا۔۔۔

وہ بظاہر دنیا والوں کے لیے ایک کامیاب ترین بزنس مین تھا۔۔

جس جیسا بننے کی خواہش ہر نوجوان میں تھی۔۔۔ مگر اس کے

قریبی لوگ ہی جانتے تھے کہ وہ کتنا مشکل انسان تھا۔۔۔

جس کے ساتھ گزارا کرنا آسان کام نہیں تھا۔۔۔

اس کی زندگی کسی روبورٹ سے کم نہیں تھی۔۔۔

ہمیشہ کی طرح اس سال کا سب سے بڑا کانٹریکٹ بھی شاہ زین

اعوان کو مل چکا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہاں موجود تمام کمپنی مالکان

ہاتھ ملتے رہ گئے تھے۔۔۔ اعوان انٹرپرائزر اس بار کی کامیابی کے

بعد اس دوڑ میں بہت آگے نکل چکے تھے۔۔۔

اب ان کا مقابلہ کر پانا باقی کمپنیز کے لیے بہت مشکل کام تھا۔۔

"مبارک ہو میرے دوست۔۔۔ تمہاری اپنے کام کو لے کر لگن اور ایمانداری کبھی تمہیں ہارنے نہیں دیتی۔۔۔"

میٹنگ ختم ہوتے ہی سب سے پہلے حاشر عباس نے آکر اسے کھلے دل سے مبارک باد دی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں شاہ زین اس سے بغل گیر ہوا تھا۔۔۔

چاہے وہ اس میٹنگ میں اور بزنس کی دنیا میں ایک دوسرے کے رائیولز تھے۔۔۔ مگر اس سے پہلے وہ ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے۔۔۔ ان کی دوستی کی مثال ہر جگہ دی جاتی تھی۔۔

بچپن سے لے کر اب تک کبھی بھی ان کی دوستی کے بیچ کوئی دڑار نہیں آئی تھی۔۔۔۔

اگر شاہ زین اعوان سخت دل انسان تھا۔۔ تو حاشر عباس بے انتہا نرم دل کا مالک۔۔۔ ایک آگ تھا تو دوسرا پانی۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی لائف کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے۔۔ ان کے سرکل میں ان دونوں کی دوستی بہت زیادہ مشہور تھی۔۔۔ اور بہت پسند بھی کی جاتی تھی۔۔۔

اور حیرت انگیز طور پر شاہ زین اعوان کی زندگی میں بھی حاشر بہت زیادہ اہمیت رکھتا تھا۔۔۔

"ہر بار یہ شخص ہمیں یوں ہی مات دے جاتا ہے۔۔۔ مگر اس بار میں زیادہ دیر اسے خوش نہیں رہنے دوں گا۔۔۔ اس کی خوشی پر

پٹرول چھڑک کر آگ نہ لگا دی تو میرا نام بھی خلیل پاشا نہیں۔۔۔"

قیمتی سگار کو اپنی انگلیوں میں مسلتا وہ نفرت آمیز نگاہوں سے دور کھڑے مسکراتے شاہ زین اعوان کو تکے گیا تھا۔۔۔

اسے بس چند سیکنڈ کا انتظار کرنا تھا۔۔ جس کے بعد وہ شاہ زین اعوان کا یہ سکون مٹی میں ملتا دیکھنے والا تھا۔۔۔

اسی لمحے شاہ زین کا موبائل فون بجا تھا۔۔۔

خلیل پاشا کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔ آنکھوں میں کمینگی بھرے تاثرات واضح ہوئے تھے۔۔۔

شاہ زین کو دوسری جانب سے جو کہا گیا تھا۔ وہ سنتے وہ بے اختیار لڑکھڑا گیا تھا۔۔۔

اس کی حالت دیکھے حاشر فورا اسکے قریب آیا تھا۔۔۔

"شاہ کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔؟؟"

حاشر نے اس کا کندھا تھپتھپایا تھا۔۔۔

مگر شاہ زین اسے کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

شاہ زین کی یہ حالت دیکھ وہاں موجود تمام افراد حیران ہوئے تھے۔۔۔ مگر وہیں اس کی یہ حالت خلیل پاشا کے جلتے دل کو سکون بخش گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کینٹ پبلک سکول "جس کا شمار شہر کے بڑے بڑے سکولز میں ہوتا تھا اس وقت اس سکول کی انتظامیہ سر پکڑے بیٹھی عنقریب اپنے سکول کے بند ہوجانے کے خوف سے سانس روکے ہوئے تھی۔۔۔

"آپ لوگ اتنی غیر زمہ داری کا ثبوت کیسے دے سکتے ہیں میڈم۔۔ ایک بچی اتنی ساری سیکیورٹی اور ٹیچرز کے درمیان سے

غائب ہوگئی اور کسی کو پتا بھی نہ چلا۔۔ اور بچی بھی وہ جس کا باپ ہمارے سکول کو بند کروانے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گا۔۔"

وہاں کے اونر مونس قریشی مسلسل چکر کاٹتے وی پی کے ساتھ ساتھ۔۔ باقی سب ٹیچرز پر چلا رہے تھے۔۔۔

"سر وہ بچی مس سیماب کی کلاس کی ہے۔۔ مس سیماب کی ہی ڈیوٹی ہے اس بچی کی فل ٹائم کیئر کرنا۔۔ یہ غلطی ان سے ہوئی ہے۔۔ جس کے لیے آپ ہم سب کو بلیم نہیں کرسکتے۔۔۔ مس سیماب پہلے بھی اس بچی کے ساتھ ایک دو بار ایسی لاپرواہی کر چکی ہیں۔۔ اور اس بار تو انہوں نے حد ہی کر دی ہے۔۔۔ جس کی سزا انہیں ملنی چاہیے۔۔۔"

مس صائمہ)وی پی (مزید زیادہ دیر خاموش نہیں بیٹھ پائی تھیں۔۔۔ مس سیماب جو پچھلے دو سال سے ہر بار بیسٹ ٹیچر کا ایوارڈ ون کرتی آرہی تھیں۔۔ وہ وی پی سمیت سٹاف کی باقی سب ٹیچرز کو بھی بری طرح کھٹکتی تھیں۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ سب ہمیشہ سیماب کو ڈی گریڈ کرنے کی کوشش میں لگی رہتی تھیں۔۔۔

مس صائمہ کی بات پر مونس قریشی ایک پل کے لیے خاموش ہوئے تھے۔۔۔ انہیں یقین نہیں آیا تھا کہ ایسی لاپرواہی سیماب کی جانب سے ہوئی تھی۔۔

"آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں مس صائمہ۔۔ سیماب نے ایسا جان بوجھ کر نہیں کیا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ وہ کتنی محنتی اور قابل ٹیچر ہے۔۔۔ وہ ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتی۔۔۔ ضرور یہ حرکت کسی نے جان بوجھ کر کی ہے۔۔ سیماب کو پھنسانے کے لیے۔۔۔"

ایمن فوراً اس کے حق میں بولی تھی۔۔۔

مونس قریشی نے بھی فوراً سر ہلاتے اس کی بات کی تائید کی تھی۔۔ وہ جانتے تھے کہ سیماب بہت اچھی ٹیچر تھی۔۔ وہ اپنی کلاس کے تمام بچوں سے بے پناہ محبت اور نرمی سے پیش آتی تھی۔۔۔ اور نیہا سے تو اس کی الگ ہی اٹیچمنٹ تھی۔۔ یہ کوئی اتفاق تھا یا پھر سیماب کو پھنسانے کی کوئی سازش۔۔۔ مگر جو کچھ ہو چکا تھا۔۔ اس

میں نہ تو وہ سیماب کو بچا سکتے تھے۔۔۔ نہ ہی ایمن۔۔۔ کیونکہ جو بچی غائب ہوئی تھی۔۔ اس کے گھر والے اب کسی کو نہیں چھوڑنے والے تھے۔۔ اور سیماب کی تو شاید کہیں جگہ نہیں بچنے والی تھی۔۔۔

"ایمن نیہا کہاں ہو گی۔۔؟؟ کس حال میں ہوگی۔۔۔ ؟ میں اتنی بڑی لاپرواہی کیسے کر سکتی ہوں۔۔ اس پانچ سال کی بچی کو اکیلے چھوڑ کر کال سننے چلی گئی۔۔۔ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔ مجھے سزا ملنی چاہیے۔۔۔ اگر اس بچی کو کچھ ہوا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔۔"

سیماب کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔ اسے کسی کے لگائے الزام کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ اسے صرف اور صرف نیہا کی فکر تھی۔۔۔

"سیماب پلیز خود کو ہلکان مت کرو۔۔۔ تم نے یہ سب جان بوجھ کر تو نہیں کیا نا۔۔۔ اور نیہا کو کچھ نہیں ہو گا۔۔ وہ بالکل ٹھیک ہو گی۔۔ اس کے فادر ابھی ایک دو گھنٹوں تک پاکستان پہنچنے والے ہیں۔۔۔ وہ بہت بڑے آدمی ہیں۔۔ اپنے سورسز استعمال کر کے اپنی بیٹی کو ڈھونڈ لیں گے۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔۔"

ایمن اسے اپنے ساتھ لگائے تسلی دیتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ مگر سیماب کو کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا۔۔ جب تک وہ نیہا کو صحیح سلامت اپنے سامنے نہ دیکھ لیتی۔۔۔ اسے تسلی نہیں ہونی تھی۔۔۔

سکول کا ٹائم کب کا ختم ہوچکا تھا۔۔

ان کے سکول میں دو بار پولیس آکر انویسٹی گیشن کر کے جا چکی تھی۔۔۔ نیہا شاہ زین اعوان کوئی عام لڑکی نہیں تھی۔۔۔ وہ بہت بڑے انڈسٹریلسٹ شاہ زین اعوان کی لاڈلی اکلوتی بیٹی تھی۔۔۔

جو شاید اپنی کسی بزنس ڈیل کے سلسلے میں ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔ مگر اس خبر کے ملتے ہی اس نے ملک سے باہر بیٹھے ہی سب کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

پورے شہر میں ناکہ بندی کر دی گئی تھی۔۔۔ سکول کے عملے کے ہر فرد سے پوچھ گچھ کی جارہی تھی۔۔۔

شاہ زین اعوان پہلی فلائٹ سے واپس آرہا تھا۔۔۔

اس کے جگر کا ٹکڑا، اس کی لاڈلی بیٹی نجانے کہاں تھی۔۔۔ بے چینی اور تکلیف کے مارے اس کا دل پھٹا جارہا تھا۔۔۔

شدید غصے کے عالم میں اس کی کنپٹی کی رگیں پھٹنے کے قریب پہنچ چکی تھیں۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس پورے سکول کو آگ لگا دے جہاں سے نیہا غائب ہوئی تھی۔۔۔ وہ ان لوگوں کو ہر مہینے لاکھوں کے حساب سے اس لیے پے نہیں کرتا تھا کہ وہ لوگ اس کی بیٹی کی حفاظت کرنے میں ناکام رہیں۔۔۔

اب اس سکول کا ہمیشہ کے لیے بند ہونا کنفرم تھا۔۔

مگر ساتھ ہی وہ اس ٹیچر کی زندگی بھی برباد کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔ جس نے اس کے دشمنوں کے ساتھ مل کر اس کی بیٹی کو غائب کروایا تھا۔۔۔

"سیماب داؤد "یہ نام اس تک پہنچ چکا تھا۔۔۔

اب وہ کسی کو نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آنی کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔؟؟؟"

سیماب بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔۔۔

آنکھوں سے نکلتے آنسو اس کے پورے چہرے کو تر کر چکے تھے۔۔

جب دو ننھے ننھے ہاتھوں نے آکر اس کے چہرے کو چھوا تھا۔۔

اس میٹھی سے پکار پر سیماب نے فوراً آنکھیں کھول دی تھیں۔۔ اور

پیار بھری نگاہوں سے ہادی کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو اسے بے پناہ عزیز تھا۔۔

جان بستی تھی اس کی اپنے اس بھانجے میں۔۔۔

اسے ویسے ہی بچوں سے بے پناہ محبت تھی۔۔۔ بچوں کے بیچ رہنا

اسے بہت پسند تھا۔ وہ کبھی کسی بھی بچے کے ساتھ کچھ غلط نہیں

کر سکتی تھی۔۔۔

نجانے نیہا کے معاملے میں وہ ایسی لاپرواہی کیسے کر گئی تھی۔۔

"آنی کی جان ابھی تک سوئی نہیں۔۔۔؟؟ "

اسے اٹھا کر اپنے برابر میں لیٹاتے سیماب نے محبت سے اس کا گال چوما تھا۔۔۔

" مجھے آپ کے پاش سونا ہے۔۔۔"

ہادی اس کی گردن میں بازو حمائل کرتا اس کی آغوش میں آن سمایا تھا۔۔۔

اس کے اس انداز پر سیماب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ جبکہ آنکھوں میں آنسو بھر گئے تھے۔۔۔ اسے شدت سے نیہا کے گھر والوں کا خیال آیا تھا۔۔ نجانے اس کے پیرنٹس کس حال میں

ہونگے۔۔۔ اس کا دل ایک بار پھر سے احساس ندامت سے بھر گیا تھا۔۔۔

ہادی اس کی گود میں سر رکھتے ہی سکون کی نیند سو گیا تھا۔۔

جب اسی لمحے سیماب کا موبائل بجا تھا۔۔

جہاں جگمگاتا حارث کا نام دیکھ سیماب نے فوراً سے کال اٹینڈ کرلی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوئے تھے۔۔۔

"سیماب یہ کیا سن رہا ہوں میں۔۔ تم نے کل رخصتی کروانے سے منع کر دیا ہے۔۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔؟؟ کیوں مجھے تڑپانے میں مزا آتا ہے تمہیں۔۔۔۔؟"

حارث اس کے کال اٹینڈ کرتے ہی بھڑک اٹھا تھا۔۔۔

سیماب نے سختی سے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔ اسے خود بھی تو اس دن کا اتنا انتظار تھا۔۔ وہ بھی تو اس شخص کے سنگ رخصت ہونا چاہتی تھی جس نے بہت چاہت سے اسے اپنایا تھا۔۔۔ جس نے دو سال پہلے بہت ہی محبت سے نکاح کیا تھا اس سے۔۔۔

جو اس سے محبت کا دعوے دار تھا۔۔۔

سیماب ابھی تک اس جذبے سے بالکل نابلد تھی۔۔

مگر وہ اتنا ضرور جانتی تھی کہ محبت کرنے والے کبھی تنہا نہیں چھوڑتے تھے۔۔۔

اسے بھی یہی لگا تھا کہ اگر حارث اس سے محبت کا دعوے دار تھا تو وہ اس کا ساتھ ضرور دے گا۔۔۔ اس کی تکلیف ضرور سمجھے گا۔۔۔

اسے اس مشکل وقت میں حارث کے مضبوط سہارے کی ضرورت تھی۔۔ مگر وہ اپنے غصے کی انتہاؤں پر پہنچتا اس کی کیفیت سمجھے بغیر اپنی ہی سنانے لگا تھا۔۔۔

جو بات سیماب کو مزید ہرٹ کر گئی تھی۔۔۔

وہ بہتی آنکھوں کے ساتھ اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔

"میں اس وقت مینٹلی طور پر اس کنڈیشن میں نہیں ہوں کہ آپ کی مرضی کے مطابق رخصت ہو کر آپ کے پاس آسکوں۔۔۔ آپ کو میری کنڈیشن سمجھنا ہوگی۔۔۔"

سیماب نے بہت تحمل کے ساتھ اسے احساس دلانا چاہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ غلط کر رہا ہے۔۔۔

"تم سیدھی طرح کیوں نہیں کہہ دیتی سیماب کے تم مجھ سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔ ہر بار تاخیر کا باعث تم ہی کیوں بنتی ہو۔۔۔"

حارث کا لہجہ تلخ تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب اس وقت اس سے لڑنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔ اسے اس وقت ایک مضبوط کندھے کی تلاش تھی جو ہمیشہ کی طرح حارث کی جانب سے نہیں مل پایا تھا اسے۔۔۔

اس نے بنا کوئی جواب دیئے کال کاٹ دی تھی۔۔

وہ اب مزید اس شخص کے ساتھ اپنا دماغ نہیں کھپا سکتی تھی۔۔۔ نہ ہی اس وقت اس میں اتنی سکت تھی۔۔۔ وہ اب تھک چکی تھی۔۔ وہ ہمیشہ سے ہر بات میں اس پر شک کرتا آیا تھا۔۔۔ اور سیماب ہر بار مجرموں کی طرح اسے اپنی بے گناہی کا یقین دلاتی آئی تھی۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

وہ شاید آج بھی ایسا ہی کرتی۔۔ اگر وہ اندر سے اتنی ٹوٹی بکھری نہ ہوتی تو۔۔۔ اسے نیہا کی فکر میں اپنا دل پھٹتا محسوس ہورہا تھا۔۔۔

نجانے وہ بچی کس حال میں ہوگی۔۔۔

حارث کی کال دوبارہ آنے لگی تھی۔۔۔ مگر سیماب نے اس بار موبائل ہی سوئچ آف کردیا تھا۔۔

وہ مزید ذہنی اذیت کا شکار نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

"سیماب۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔؟؟"

کچھ ہی دیر بعد اس کی بڑی بہن نائمہ فکرمند سی اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ شاید حارث نے سیماب کے رویے کی شکایت کر دی تھی ان سے۔۔۔

سیماب نے ان کے ہاتھ میں موبائل اور اس پر چلتی حارث کی کال دیکھ ہونٹ بھینچ لیے تھے۔۔۔ نائمہ نے سیماب کی حالت دیکھ حارث کے آگے اس کے سو جانے کا بہانا بناتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"کیا ہوا آپی۔۔۔؟؟ تم ابھی تک اسی بات کی فکر میں ہلکان ہو رہی ہو۔۔۔؟؟ تم اس گلٹ کو اپنے دل سے کیوں نہیں نکال رہی۔۔۔ تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ تم تو بچوں سے اتنی محبت کرتی ہو۔۔ تم کسی بچے کے ساتھ غلط نہیں کر سکتی۔۔۔۔"

نائمہ اس کے قریب آتیں اسے اپنے ساتھ لگا گئی تھیں۔۔ جبکہ سیماب ان کا سہارا ملتے ہی بری طرح سے رو دی تھی۔۔

بار بار نیہا کا معصوم چہرا اس کی نگاہوں کے سامنے آکر اس کے گلٹ کو بڑھا جاتا تھا۔۔۔

"آپی اس بچی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ ورنہ میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ میری زرا سی لاپرواہی کی وجہ سے وہ بچی اتنی بڑی مصیبت میں پھنس گئی ہے۔۔۔۔"

سیماب بہت ہی حساس طبیعت کی مالک تھی۔۔۔ وہ کبھی کسی کے ساتھ زرا سی بھی زیادتی نہیں کر سکتی تھی۔۔

مگر اس بار جو انجانے میں اس کے ہاتھوں غلطی ہوئی تھی۔۔ وہ اسے برداشت نہیں کر پارہی تھی۔۔۔

کل اس کی رخصتی تھی۔۔ جس کے لیے دونوں خاندانوں کی طرف سے ساری تیاریاں ہوچکی تھیں۔۔۔ مگر وہ اس سچویشن میں اپنے دل کو ایسی کسی بھی خوشی کے لیے راضی نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اس کا رخصتی سے ایک دن پہلے کیا جانے والا انکار سب خاندان والوں کو باتیں بنانے کا موقع فراہم کر گیا تھا۔۔۔

لیکن سیماب اس وقت لوگوں کے بارے میں سوچنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھی۔۔۔

بہت وقت گزر چکا تھا۔۔ مگر اب تک نیہا کا کچھ پتا نہیں چلا تھا۔۔۔

وہ بہت چھوٹی سی تھی جب اس کے پیرنٹس کی ڈیتھ ہوگئ تھی۔۔۔ وہ لوگ تین بہن بھائی تھے۔۔ سب سے بڑی نائمہ

تھی۔۔۔ جس کی شادی اس کے چچا زاد کزن فرہاد سے ہوئی تھی۔۔۔ فرہاد بہت اچھا لڑکا تھا۔۔۔ اور نائمہ سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔ ان دونوں کے دو بچے تھے۔۔ آٹھ سال کی کشف اور چھ سال کا ہادی۔۔۔

دوسرے نمبر پر نعمان تھا۔۔۔ جو ابروڈ میں سیٹل تھا۔۔ اس نے وہی شادی کر کے اپنا گھر بسا لیا تھا۔۔ مگر اپنی بہنوں کو کبھی نہیں بھولا تھا۔۔۔ وہ سال میں دو بار پاکستان چکر ضرور لگاتا تھا۔۔۔ اور اپنی بہنوں کا ہر طرح سے خیال رکھتا تھا۔۔ وہ کئی بار سیماب کو بھی اپنی پاس بلا چکا تھا۔۔ مگر سیماب اپنے ملک کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

سیماب نائمہ کے ساتھ اس کے سسرال میں ہی رہتی تھی۔۔ جو اس کے چچا کا گھر بھی تھا۔۔۔ کچھ سال پہلے اس کے چچا کی ڈیتھ ہوچکی تھی۔۔۔ اس کے چچا کے دو ہی بچے تھے۔۔ فرہاد اور امبرین۔۔۔

وہ سب لوگ بہت اچھے تھے۔۔ انہوں نے کبھی سیماب کو یہ محسوس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ ان کے گھر میں رہ رہی ہے۔۔ وہ سب لوگ ہمیشہ اس سے بہت ہی محبت سے پیش آتے تھے۔۔

مگر جب سے سیماب اور حارث کا نکاح ہوا تھا۔ اس کے بعد سے امبرین کا رویہ سیماب کے ساتھ بالکل بدل چکا تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

وہ جو پہلے اس کی دوست تھی۔۔ وہ اب اس کے ساتھ بہت لیے دییے سے انداز میں رہنے لگی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سیماب اب تک نہیں سمجھ پائی تھی۔۔

نہ سیماب کے بہت بار پوچھنے پر امبرین نے اسے بتائی تھی۔۔

امبرین حارث کو پسند کرتی تھی۔۔ جبکہ حارث شروع سے سیماب کو ہی پسند کرتا آیا تھا۔۔۔

امبرین نے حارث سے اپنی محبت کا اظہار بھی کیا تھا۔۔ جسے حارث نے بری طرح رد کرتے اسے یہ خیال دماغ سے نکالنے کو کہا تھا۔۔۔ وہ صرف اور صرف سیماب سے محبت کرتا تھا۔۔ اور بچپن

سے ان دونوں کی بات طے ہوچکی تھی۔۔۔ حارث ان لوگوں کا تایا زاد تھا۔۔۔

ان لوگوں کے گھر ساتھ ساتھ ہی تھے۔۔

حارث کو آفس والوں کی طرف سے دو سال کے لیے بیرون ملک بھیجا جارہا تھا۔۔۔ مگر وہ سیماب کو اپنے نام لگوائے بغیر نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس نے کچھ ہی وقت کے اندر دونوں خاندانوں کو راضی کرتے سیماب سے نکاح کرلیا تھا۔۔

سیماب بھی حارث کو پسند کرتی تھی۔۔۔ وہ بھی خوشی خوشی اس بات کے لیے مان گئی تھی۔۔

اسے بالکل بھی خبر نہیں تھی کہ امبرین کے دل میں حارث کے لیے محبت ہے۔۔ ورنہ وہ کبھی بھی اپنی بہنوں جیسی دوست اور کزن کے ساتھ یہ زیادتی نہ ہونے دیتی۔۔۔

مگر امبرین نے کبھی بھی سیماب کے سامنے یہ بات ظاہر نہیں کی تھی۔۔۔ لیکن دل ہی دل میں وہ سیماب سے حسد کھانے لگی تھی۔۔۔

سیماب حارث سے بہت کم بات کرتی تھی۔۔۔ مگر امبرین جب بھی سیماب کو فون پر حارث سے بات کرتا دیکھتی تھی۔۔ اس کا دل نفرت سے بھر جاتا تھا۔۔۔

سیماب کے لیے امبرین کا اجنبی رویہ سمجھ سے باہر تھا۔۔

سیماب نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ایک سکول میں جاب شروع کر دی تھی۔۔۔

جہاں بہت سارے ننھے منے بچوں میں اس کی ملاقات نیہا شاہ زین اعوان سے ہوئی تھی۔۔۔ جو اپنی سانولی رنگت اور بے پناہ معصومیت کی وجہ سے سیماب کو اپنی جانب اٹریکٹ کر گئی تھی۔۔۔

وہ عام سی شکل و صورت کی مالک بچی تھی۔۔۔

مگر اس بچی کو سکول میں ایک الگ ہی پروٹوکول ملتا تھا۔۔ اس بچی کے لیے سکول کے اندر اور باہر سیکورٹی گارڈز موجود رہتے تھے۔۔ ایک فل وقت کی گورنس اس کے ساتھ رہتی تھی۔۔ اس بچی کا ہر طرح سے خیال رکھا جاتا تھا۔۔

کیونکہ وہ کوئی عام بچی نہیں بلکہ بہت بڑے بزنس ٹائیکون شاہ زین اعوان کی بیٹی تھی۔۔۔ جس کی پاور کا اندازہ ان سب کو ہی بہت اچھے سے تھا۔۔۔ نیہا شاہ زین اعوان کے معاملے میں ہلکی سی بھی لاپرواہی قابلِ قبول نہیں تھی۔۔۔

وہاں کی ہیڈ سے لے کر تمام ٹیچرز بھی نیہا کے قریب ہونے کی کوششوں میں لگی رہتی تھیں۔۔

مگر نیہا کو صرف اپنی مس سیماب پسند تھیں۔۔۔ وہ سکول میں داخل ہوتے ہی سیماب کو ڈھونڈتی تھی۔۔۔ اور سیماب کے نظر نہ آنے پر نیہا کا موڈ بگڑنا لازم ہوتا تھا۔۔۔

نیہا اپنی مس سیماب کے معاملے میں بہت زیادہ پوزیسو تھی۔۔ وہ سیماب کا دھیان خود سے ہٹ کر دوسرے بچوں کی جانب ہوتا بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔

نیہا کافی بگڑی ہوئی بچی تھی۔۔۔ اسے اس کے گھر والوں کے بے جا لاڈ پیار نے بگاڑ رکھا تھا۔۔۔ مگر مس سیماب کے سامنے آتے ہی وہ بہت اچھی بچی بن جایا کرتی تھی۔۔

وہ سیماب کی ہر بات مانتی تھی۔۔۔ کبھی کسی بات سے انکار نہیں کرتی تھی۔۔۔ سیماب کو بھی نیہا سے بہت زیادہ اٹیچمنٹ ہوچکی تھی۔۔۔

مگر سیماب نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ نیہا کے حوالے سے برتی جانے والی زرا سی لاپرواہی اتنا بڑا نقصان کر دے گی۔۔۔

سیماب نیہا کے ساتھ ساتھ اپنی کلاس کے باقی بچوں کو لے کر باہر گارڈن میں آئی تھی۔۔۔ اس دن نیہا کی گورنس شمائلہ طبیعت خرابی کی وجہ سے چھٹی پر تھی۔۔۔ گارڈز ہمیشہ کی طرح فاصلے پر ہی تھے۔۔۔

نیہا اور باقی سب بچوں کو کھیلتا دیکھ سیماب اپنے فون پر بار بار آتی حارث کی کال اٹینڈ کرتی زرا سے فاصلے پر آن کھڑی ہوئی تھی۔۔

حارث دو سال کے بعد واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔ اور آتے ساتھ ہی اس نے رخصتی کا شور ڈال دیا تھا۔۔۔ جس پر سیماب سمیت سب

لوگ ہی راضی تھے۔۔ دو دن بعد اس کی رخصتی تھی۔۔۔ حارث چاہتا تھا وہ جاب چھوڑ دے۔۔

مگر سیماب ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ سیماب آج تک اپنی زندگی اپنے اصولوں کے مطابق ہی گزارتی آئی تھی۔۔۔ اسے دوسروں کی مرضی کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔ نہ ہی وہ کسی کی خاطر اپنے آپ کو بدل سکتی تھی۔۔۔

اس نے حارث کو صاف لفظوں میں یہ جاب چھوڑنے سے منع کردیا تھا۔۔۔ جس سے حارث اس سے بہت خفا بھی ہوا تھا۔۔ مگر سیماب جانتی تھی کہ وہ مان جائے گا۔۔۔

سیماب نے سکول سے دو ہفتے کی چھٹیاں لی تھیں۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ سب کچھ الٹ جائے گا۔۔۔ وہ حارث سے بات کرتے جیسے ہی پلٹی تھی۔۔۔ نیہا کو وہاں نہ پاکر اس کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔

نیہا کبھی بھی اسے بتائے بغیر ادھر ادھر نہیں ہوئی تھی۔۔۔ باقی سب بچے وہاں کھیل رہے تھے۔۔ سوائے نیہا کے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں یہ بات سکول کے پورے انتظامیہ سے لے کر وہاں کے سٹاف تک پہنچ چکی تھی۔۔ نیہا کو ہر جگہ تلاش کیا گیا تھا۔۔۔ مگر وہ سکول میں ہوتی تو کسی کو ملتی۔۔

سکول کی تمام سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی گئی تھی۔۔۔ مگر نیہا کا سراغ کہیں سے نہیں ملا تھا۔۔۔

ہر کسی کا الزام اور شک سیماب پر ہی جارہا تھا۔۔۔ کیونکہ نیہا کو گارڈن میں لے جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ وہ اپنی زمہ داری پر نیہا کو وہاں لے کر گئی تھی۔۔۔

مگر آگے سے جو کچھ ہوا تھا اس نے سیماب کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی۔۔۔

سیماب خود نیہا کی فکر میں رو رو کر ہلکان ہوچکی تھی۔۔۔ اسے اس بات کی پریشانی نہیں تھی کہ نیہا کی گمشدگی کا الزام اس پر لگایا جارہا

تھا۔۔۔ اسے بس نیہا کی فکر کھائے جا رہی تھی۔۔ کہ وہ معصوم بچی جہاں ہو خیریت سے ہو۔۔۔

اس کی کوتاہی کی سزا اس معصوم کو نہیں ملنی چاہیے تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زین اعوان کے ملک واپس لوٹتے ہی وہی ہوا تھا۔ جس کا ڈر تھا۔۔۔ سکول پر تالے لگا دیئے گئے تھے۔۔ مونس قریشی کو پولیس پکڑ کر لے گئی تھی۔۔ باقی سارے عملے سے بھی پوچھ گچھ جاری تھی۔۔۔

مگر ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل پایا تھا۔۔۔ شاہ زین اعوان غصے سے پاگل ہورہا تھا۔۔۔ اس کو لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کے سینے کو چیر کر اس کا دل نکال لیا ہو۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ہر اس انسان کو دنیا سے ہی غائب کردے جس نے نیہا کے حوالے سے لاپرواہی برتی تھی۔۔

جتنے بھی گارڈز اور سکول کے عملے سے پوچھ گچھ کی گئی تھی سب نے ایک ہی نام لیا تھا۔۔۔ "مس سیماب داؤد"

سب کے مطابق نیہا سیماب کے ساتھ ہی گارڈن میں گئی تھی۔۔۔ اور اس کے بعد سے نیہا لاپتہ تھی۔۔۔

جس کے مطابق سب کا شک سیماب پر ہی جاتا تھا۔۔۔

مونس قریشی اور ایمن کے علاوہ باقی سب نے ہی اپنے آپ کو بچانے کے لیے سیماب پر سارا الزام لگا دیا تھا۔۔۔

جس کے بعد شاہ زین اعوان کے قہر سے سیماب داؤد کا بچ پانا نا ممکن ہوچکا تھا۔۔۔ سارا شک اسی لڑکی پر جارہا تھا۔۔۔ جو انویسٹی گیشن کے لیے تھانے تک نہیں آئی تھی۔۔۔

سیماب نیہا کے لیے رو رو کر ہلکان ہوتی۔۔۔ شدید بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ اپنا بیان ریکارڈ کروانے تھانے نہیں جاسکی تھی۔۔۔ مگر اس کا تھانے نہ جانا اس کو مزید مشکوک کرگیا تھا۔۔۔

چوبیس گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی نیہا کا کچھ پتا نہیں چل پایا تھا۔۔۔ شاہ زین کوئلوں پر لوٹ رہا تھا۔۔۔

اس نے پورے شہر کی انتظامیہ کی نیندیں حرام کر کے رکھ دی تھیں۔۔۔ وہ اپنے سورسز استعمال کروا کر ہر چھوٹی بڑی جگہ پر چھاپے مروا رہا تھا۔۔۔

مگر نجانے نیہا کو کہاں چھپایا گیا تھا کہ اس کا کوئی سراغ ہی نہیں مل رہا تھا۔۔۔

"سر اب سیماب داؤد سے ہی کچھ پتا چل سکتا ہے۔۔۔"

ایس پی بلال شاہ زین کے پاس آتے بولا تھا۔۔۔ وہ لوگ سکول کے عملے کے ہر فرد سے پوچھ گچھ کر چکے تھے۔۔۔

ان میں سے کسی کو بھی کچھ علم نہیں تھا۔۔۔ نہ ہی ان میں سے کسی پر کوئی شک جارہا تھا۔۔۔

سوائے سیماب داؤد پر۔۔۔

ایس پی کی بات سنتے شاہ زین کے چہرے کے تاثرات مزید کھینچ گئے تھے۔۔۔

"تو اب تک اس لڑکی کو سلاخوں کے پیچھے کیوں نہیں لایا گیا۔۔۔ کس کی دعوت کا انتظار کر رہے ہو تم لوگ۔۔۔؟"

اس کے کانوں میں نیہا کی معصوم سی باتیں گونجنے لگی تھیں۔۔۔ جس میں وہ اپنی مس سیماب کی بے پناہ تعریفیں کرتی تھی۔۔۔

کھانے,پینے اور سونے سے پہلے۔۔ حتیٰ کہ نیہا کی ہر بات میں اس کی مس سیماب کا ذکر ہوتا تھا۔۔۔

شاہ زین کو خود پر بھی بے پناہ غصہ آرہا تھا کہ آخر وہ اتنی بڑی بھول کیسے کر گیا تھا۔۔۔ وہ کسی کو بھی نیہا کے اتنے قریب نہیں آنے دیتا تھا۔۔۔ پھر وہ اس سیماب نامی ٹیچر کا نیہا کے اتنے قریب آنا نوٹ کیوں نہیں کر پایا تھا۔۔۔

شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ نیہا جب بھی اپنی مس سیماب کا نام لیتی تھی تو اس کے انداز میں ایک الگ ہی خوشی در آتی تھی۔۔

اس کے چہرے پر ایک دلفریب سی رونق بکھر جاتی تھی۔۔۔

جو دیکھ شاہ زین اس ٹیچر کے حوالے سے کوئی منفی بات اپنے دماغ میں لا ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

مگر اس نے ایسا تو کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ٹیچر اس کی معصوم بیٹی کے لیے خطرے کا باعث بن جائے گی۔۔۔

شاہ زین غصے سے ابلتا فوری طور پر پولیس کو لے کر سیماب داؤد کے گھر پہنچا تھا۔۔۔

اتنی ساری پولیس فورس کو دیکھ سیماب کے گھر والے گھبرا گئے تھے۔۔۔

"دیکھیں آپ کو کوئی شدید غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ ہماری سیماب ایسی نہیں ہے وہ کوئی غلط کام نہیں کر سکتی۔۔۔ وہ تو آپ کی بیٹی سے

بہت پیار کرتی تھی۔۔۔ وہ اسے نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔"

پولیس والوں کے پیچ فل پروٹوکول کے ساتھ چل کر آتے شاہ زین اعوان کے چہرے پر چھائے قہر آلود تاثرات دیکھ نائمہ سمیت وہاں موجود تمام لوگ کانپ گئے تھے۔۔

شاہ زین اعوان کو کون نہیں جانتا تھا۔۔۔ اس کی بیٹی کی گمشدگی کی خبر ہر جگہ پھیل چکی تھی۔۔۔

"آپ سیماب داؤد کو بلا دیں۔۔۔ ہمیں جو پوچھنا ہے ہم خود ان سے پوچھ لیں گے۔۔۔۔"

ایس پی صاحب نے گیٹ پر ہی کھڑے ہوتے انہیں سیماب کو بلانے کا کہا تھا۔۔۔

"دیکھیں سیماب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ وہ نہیں آسکتی۔۔۔ میں آپ کو بتا تو رہی ہوں۔۔۔۔"

نائمہ وہاں موجود لیڈی کانسٹیبلز کو دیکھ کر سمجھ گئی تھی۔۔۔ کہ وہ لوگ سیماب کو گرفتار کرنے آئے ہیں۔۔ وہ ایسا کسی صورت نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔ باقی سب لوگ بھی اس صورتحال پر اپنی اپنی جگہ پریشان کھڑے تھے۔۔۔

فرہاد بھی اسی وقت گھر آیا تھا۔۔۔

جبکہ امبرین کے لیے یہ صورتحال بہت ہی دلچسپ کن تھی۔۔ اس نے کال کرکے حارث اور اس کے گھر والوں کو بھی وہاں بلوا لیا تھا۔۔۔

اردگرد کے گھروں سے بھی لوگ نکل کر یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔۔

حارث جو پہلے ہی سیماب کے انکار پر غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔۔ یہ سارا تماشا دیکھ اس کا غصہ مزید کئی گنا بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ کب سے سیماب کو یہ جاب چھوڑنے کا کہہ رہا تھا۔۔ مگر سیماب نیہا کی وجہ سے یہ جاب چھوڑنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔ اور آج اسی بچی کی وجہ سے وہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی ذلت کے اس مقام پر لے آئی تھی۔۔

"میرا وقت بہت قیمتی ہے ایس پی صاحب۔۔۔ ان فضولیات میں گنوا نہیں سکتا۔۔۔"

شاہ زین کو ان مڈل کلاس لوگوں کی ڈراموں سے ویسے ہی شدید چڑھ تھی۔۔

"دیکھیں ہم بہت شریف لوگ ہیں۔۔۔ سیماب میری چھوٹی بہن ہے۔۔ وہ ایسا کوئی غلط کام نہیں کر سکتی۔۔۔ آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ دیکھیں آپ کے اس طرح اسے گرفتار کرکے لے جانے پر ہماری بہت بدنامی ہوگی۔۔ پلیز آپ لوگ ایسا مت کریں۔۔۔۔"

فرہاد کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس معاملے کو کیسے سنبھالے۔۔۔ شاہ زین اعوان کے آگے پولیس والوں کی بھی نہیں چل پا رہی تھی۔۔۔ اور اس شخص کی بارعب شخصیت کے آگے بول پانا بھی آسان کام نہیں لگ رہا تھا ان لوگوں کو۔۔۔

جبکہ حارث مٹھیاں بھینچے ایک جانب خاموش تماشائی بنا کھڑا تھا۔۔۔

"آپ لوگ کس طرح کے لوگ ہیں مجھے یہ جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ سیماب داؤد میری بیٹی کی گمشدگی کی زمہ دار ہے۔۔۔ اگر اگلے پانچ منٹ کے اندر وہ لڑکی باہر نہ آئی تو نتائج کے زمہ دار آپ لوگ خود ہونگے۔۔۔"

فرہاد کی بات کے جواب میں شاہ زین اعوان کا برف جیسا سرد اور پتھریلا لہجہ اندر کھڑی سیماب داؤد کے وجود میں خوف کی لہر دوڑا گئے تھے۔۔۔

اس نے شاہ زین اعوان کے بارے میں بہت بار سنا تھا۔۔ نیہا کے ہونٹوں پر تو ہر وقت اس کے بابا کا ہی ذکر رہتا تھا۔ مگر اس سے ملنے کا اتفاق آج پہلی بار ہورہا تھا سیماب کو۔۔۔ وہ بھی ان حالات میں۔۔۔۔

سیماب نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے اس کے گھر والے کسی مصیبت میں پھنسیں۔۔۔ اس لیے اس نے خود ہی باہر آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

بخار کی وجہ سے اس کا جسم ٹوٹ رہا تھا۔۔ وہ نڈھال ہوتے وجود کے ساتھ ملگجے سے حلیے میں اپنا دوپٹہ درست کرتی باہر نکل آئی تھی۔۔۔

جہاں سب گھر والوں کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جبکہ سیماب کی نظریں حارث کی خفگی بھری نگاہوں سے ہوتیں شاہ زین اعوان پر جا ٹھہری تھیں۔۔۔

وائٹ شرٹ کی سلیوز کہنیوں تک فولڈ کیے، سرخ و سفید مضبوط ہاتھوں کی مٹھیاں سختی سی بھینچے، بکھرے بالوں اور قہر آلود شعلہ برساتی نگاہوں کے ساتھ کھڑا شاہ زین اعوان اس وقت وہاں موجود تمام لوگوں پر اپنی شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ چھایا ہوا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ وہ ایک پانچ سال کی بچی کا باپ ہے۔۔۔

شاہ زین کی نظر بھی سیماب پر پڑ چکی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر گئی تھیں۔۔۔ اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ دھان پان سی لڑکی ایسی گھٹیا سازش میں ملوث ہو سکتی ہے۔۔۔

اگر یہ لڑکی قصور وار تھی تو اس کی آگے کی زندگی شاہ زین اعوان کس قدر تنگ کر دینے والا تھا۔۔۔ اسے اندازہ بھی نہیں تھا۔۔۔

"میں ہوں سیماب داؤد۔۔۔"

سیماب نے کانپتے لہجے میں اپنا نام بتایا تھا۔۔۔ اس کی سوجی آنکھیں اور پژمردہ چہرا اس کے شدید اذیت میں ہونے کا گواہ تھا۔۔۔ جو شدید نفرت کے زیر اثر شاہ زین اعوان نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

لیڈی کانسٹیبل نے آگے بڑھ کر سیماب کو ہتھکڑی لگا دی تھی۔۔۔ جو دیکھ نائمہ اپنی سسکیاں نہیں روک پائی تھی۔۔۔ اس کی معصوم بہن کو ہمیشہ اس کے بے لوث اور محبت بھرے دل اور صاف نیت کی وجہ سے مصیبت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔

وہ لڑکی ہمیشہ خود سے پہلے دوسروں کے بارے میں سوچتی آئی تھی۔۔ اور ہر بار نقصان بھی اٹھانا پڑتا تھا۔۔۔

"دیکھ لیا میری بات نہ ماننے کا نتیجہ۔۔۔ نجانے ایسا کیا لالچ تھا تمہاری نگاہوں میں اس بچی کو لے کر۔۔۔ کہ تم اس کا پیچھا چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔ اب دیکھ لو اس لالچ نے تمہیں کس حال میں پہنچا دیا ہے۔۔۔"

حارث غصے سے پاگل ہوتا سب کے سامنے سیماب کو وہ الفاظ ادا کر گیا تھا۔۔۔ جو شاید اس کے اپنے نہیں تھے۔۔۔ کسی کے پڑھائے گئے تھے۔۔۔

امبرین کو یقین نہیں آیا تھا کہ حارث ایسی سچویشن میں یہ باتیں بول دے گا۔۔۔ وہ حارث کو حاصل تو کرنا چاہتی تھی۔۔ مگر اس طرح سیماب کو نقصان پہنچا کر نہیں۔۔۔

حارث جسے اس وقت سیماب کی ڈھال بننا چاہیے تھا وہ اسی کو اتنے سارے لوگوں کے سامنے ذلیل کر گیا تھا۔۔۔ وہ اس بات پر دھیان نہیں دے پایا تھا کہ اس کے ادا کیے گئے یہ الفاظ سیماب کو شاہ زین اعوان کی نگاہوں میں مزید مشکوک کر گئے تھے۔۔۔ جبکہ سیماب تو اپنی جگہ شاک رہ گئی تھی۔۔۔

اسے تو لگا تھا کہ حارث اس سے محبت کرتا ہے۔۔ مگر حارث کے دل میں اس کے لیے یہ سب تھا۔۔ سیماب یقین نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"حارث۔۔۔۔"

سیماب نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے کم از کم حارث سے اس بات کی امید نہیں تھی۔۔۔

شاہ زین نے نگاہیں اٹھا کر اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"حارث یہ کیا بول رہے ہو تم۔۔۔"

نائمہ نے حارث کا بازو تھامتے اسے اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔

وہ لوگ سیماب کو لے جا چکے تھے۔۔۔ فرہاد بھی اپنی گاڑی میں ان کے پیچھے نکل گیا تھا۔۔۔ وہ سیماب کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔

جبکہ حارث اپنے ہی غصے میں یہ بھول چکا تھا کہ جس لڑکی کو ہتھکڑیاں لگا کر لے جایا گیا ہے وہ کوئی اور نہیں اس کی عزت تھی۔۔۔

"وہی جو سچ ہے۔۔۔ آپ کی بہن کو جو چاہیے تھا وہ مل چکا ہے اسے۔۔۔ وہ شاہ زین اعوان کی بیٹی کے اتنے قریب اسی لیے جارہی تھی تاکہ اس رئیس زادے کی نگاہوں میں آسکے۔۔ اب وہی ہو چکا ہے۔۔۔ میں ہی بے وقوف تھا جو دو سالوں میں اس کے گریز کی وجہ اس کی شرم و حیا ہی سمجھتا رہا۔۔۔ محبت جو کرتا تھا اس سے۔۔۔ اس کا اصلی چہرا نہیں دیکھ پایا۔۔۔

اس کا میری ہر بات ماننے سے منع کرنا۔۔۔ فون کال پر بات کرنے تک سے بھی انکار کرنا۔۔ یہ سب کس جانب اشارہ کرتا ہے۔۔۔ آپ کی بہن اتنی معصوم نہیں ہے۔۔ جتنا مجھ سمیت سب سمجھتے آئے ہیں اسے۔۔۔"

حارث غصے میں آکر جو کچھ بھی بول رہا تھا۔۔ یہ الفاظ اس کے اپنے نہیں تھے۔۔۔

وہ کسی کی بھی باتوں میں آجانے والا روایتی مرد نہیں تھا۔۔۔ مگر نجانے اسے کیا ہوگیا تھا اور اچانک سے سچویشن ایسی بن گئی تھی کہ وہ امبرین کی کہی ہر بات پر ایمان لے آیا تھا۔۔۔ اس کا غصہ اور انا اس کی محبت پر غالب آگئی تھی۔۔۔

وہ اپنی ہی منکوحہ پر شک کر کے کانوں کا کچا مرد ثابت ہوچکا تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی حارث۔۔۔ تم میری معصوم بہن پر ایسے گھٹیا الزام لگاؤ گے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ اس وقت تمہیں اس کے ساتھ ہونا چاہیئے۔۔۔ مگر تم اپنی ہی منکوحہ پر کیچڑ اچھال رہے ہو۔۔۔ مجھے بہت افسوس ہورہا ہے کہ میں نے اپنی بہن کو تم جیسے انسان کو سونپ دیا۔۔۔ جو اس کی خاک کے برابر بھی نہیں ہے۔۔۔"

نائمہ کا بس نہیں چل رہا تھا حارث کے ان الزامات پر اس کا چہرا تھپڑوں سے سرخ کر دے۔۔۔ حارث وہاں سے جاچکا تھا۔۔۔ جبکہ نائمہ بے جان ہوتے وجود کے ساتھ وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

کتنی مشکلوں سے تو وہ اپنی لائف کو نارمل روٹین پر لے کر آئے تھے۔۔۔ کہ ایک نیا طوفان ان کا منتظر تھا۔۔۔

نائمہ جو کل تک بہت ہی خوش اور مطمئن تھی کہ اس کی بہن کی قسمت میں حارث جیسا اچھا انسان لکھ دیا گیا تھا۔۔۔ جو اس سے محبت بھی کرتا تھا اور اس کی عزت بھی۔۔۔

مگر آج حارث کا رویہ نائمہ کو پھر سے انجانے وسوسوں اور خوف کی نذر کر گیا تھا۔۔۔ جو انسان مشکل وقت میں اس کے بہن کے ساتھ کھڑا نہیں ہو پایا تھا۔۔ اسے سے بھلا آگے بھی کیا امید رکھی جاسکتی تھی۔۔۔

نائمہ اپنی بہن کو ایسے بے قدرے انسان کے حوالے نہیں کرنا چاہتی تھی اب۔۔۔ وہ سر پکڑے وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اسے اب اندازہ ہورہا تھا کہ حارث کو سیماب کے لیے چن کر اس نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی۔۔

جس کا ازالہ وہ کیسے کرنے والی تھی۔۔ وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

نائمہ کو روتے دیکھ کچھ فاصلے پر کھڑی امبرین اپنی جگہ چور سی بن گئی تھی۔۔۔

وہ یہی تو چاہتی تھی کہ حارث سیماب کے بارے میں غلط سوچے۔۔۔ وہ اتنے عرصے سے حارث کے دل میں سیماب کے خلاف جو نفرت بھر رہی تھی۔۔۔ اس میں آج وہ کامیاب ہوچکی

تھی۔۔ مگر نجانے کیوں اپنی اس کامیابی پر اس کا دل زرا سا بھی خوش نہیں ہوپایا تھا۔۔۔

ایک عجیب سے بے چینی اس کے رگ و پے میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔ سیماب نے اس کے برے رویے کے باوجود اسے بہنوں کی طرح ہی پیار کیا تھا۔۔۔

پھر وہ اس اچھی لڑکی کے ساتھ اتنا غلط کیسے کر سکتی تھی۔۔۔

امبرین کا دل ندامت سے بھر گیا تھا۔۔۔

مزید غلط کرنے سے پہلے ہی اسے ہدایت مل گئی تھی۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی بھڑکائی گئی یہ چنگاری آنے والے وقت میں بہت ساری زندگیوں کو جھلسا دینے والی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"دیکھیں سر میں آپ کو سچ بتا چکی ہوں۔۔۔ مجھے نہیں معلوم کہ نیہا کہاں ہیں۔۔۔ اس کے علاوہ آپ مجھ سے کیا اگلوانا چاہتے ہیں میں نہیں جانتی۔۔۔"

سیماب بالکل بھی کسی بات سے خوفزدہ نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ اس نے کچھ غلط کیا ہی نہیں تھا۔۔۔

مگر جس طرح اسے یہاں لایا گیا تھا۔۔۔ وہ شدید زہنی دباؤ کا شکار ہوچکی تھی۔۔۔ اوپر سے جس طرح کے سوال اس سے کیے جارہے

تھے۔۔۔ یہ سب سہنا اس نازک لڑکی کی بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

اسے کال کوٹھڑی میں کرسی پر بیٹھا کر زرد بلب کی روشنی میں بالکل مجرموں کی طرح سوال کیے جا رہے تھے۔۔۔ جن کا اس کے پاس ایک ہی جواب تھا کہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ایک پولیس کانسٹیبل اندر داخل ہوتا اس آفیسر کو آہستہ سے کچھ بتاتا واپس مڑ گیا تھا۔۔۔

"شاہ زین اعوان آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔ اگر آپ اپنی بھلائی چاہتی ہیں تو انہیں سب سچ سچ بتا دیں۔۔۔ ورنہ ساری زندگی اسی قید میں گزارنی پڑے گی۔۔۔"

ایس پی بلال اسے مخلصانہ مشورہ دیتا وہاں کھڑی لیڈی کانسٹیبل کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ جبکہ سیماب ان دونوں کے نکل جانے پر خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔

اسے شاہ زین اعوان کی قہر برساتی نگاہیں یاد آئی تھیں۔۔۔ یہ شخص تو کوئی اور ہی تھا۔۔۔

وہ تو بالکل بھی نہیں تھا جس کا ذکر ہر وقت نیہا کی زبان پر ہوتا تھا۔۔۔

نیہا کے کہے کے مطابق اس کے بابا جانی تو بہت ہی نرم خو اور محبت کرنے والے انسان تھے۔۔۔ جبکہ یہ شخص تو کوئی اور ہی تھا۔

بھاری قدموں کی آواز قریب آرہی تھی۔۔۔

سیماب کا خوف بڑھا تھا۔۔۔ اور شرمندگی بھی۔۔ کچھ نہ کرکے بھی وہ اس شخص کی مجرم بن چکی تھی۔۔۔

لیکن رات کے پہر جس طرح یہ شخص اسے گھر سے اٹھوا کر لایا تھا۔۔۔ غلط سیماب کے ساتھ بھی ہورہا تھا۔۔۔ وہ جس سوسائٹی میں رہتی تھی۔۔۔ وہاں لڑکیوں کا جیل جانا چھوٹی بات بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

حارث کے بولے گئے الفاظ ابھی بھی اس کے سینے میں پیوست تھے۔۔۔ مگر اس وقت سیماب ان سب باتوں کو پس پشت ڈال کر صرف نیہا کی فکر میں تھی۔۔۔ کیونکہ وہ ایسی ہی۔۔۔ خود سے پہلے دوسروں کا سوچنے والی۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہی شاہ زین نے اپنی سرد پتھریلی نگاہیں اس کے وجود پر ڈالی تھیں۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ بظاہر بے حد معصوم نظر آنے والی یہ لڑکی اندر سے اتنی شاطر بھی ہوسکتی تھی۔۔۔ وہ کتنی ہوشیاری سے اس کی بیٹی کے قریب آئی تھی۔۔ اور وہ سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

اس کی خود پر گڑھی شعلے برساتی نگاہوں پر سیماب اپنی جگہ کانپ سی گئی تھی۔۔۔ وہ گھبرا کر چہرا جھکا گئی تھی۔۔ مگر شاہ زین اعوان کے قریب آتے قدم اس کے خوف میں اضافہ کررہے تھے۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اس شخص کے دائیں ہاتھ پر پٹی بندھی تھی۔۔۔ جو پوری طرح سے خون آلود تھی۔۔۔ اس کی کشادہ پیشانی پر بکھرے بال اور اذیت سے لال ہوتی آنکھیں۔۔۔

وہ کس قدر تکلیف میں تھا۔۔۔

سیماب بے اختیار اس کی جانب سے نگاہیں چرا گئی تھی۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔؟؟ کس نے بھیجا ہے تمہیں ہماری زندگیوں میں۔۔۔؟ کس کے حوالے کیا ہے میری بیٹی کو۔۔۔؟؟"

شاہ زین اس کے سامنے پڑے ٹیبل پر دونوں ہتھیلیاں جما کر آگے کو جھکتا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولا تھا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا۔۔۔ سامنے بیٹھی لڑکی کی گردن دبوچ لے۔۔۔

جبکہ سیماب اس کی اتنی نفرت کے جواب میں خاموشی سے اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔ وہ آج پہلی بار اس شخص سے مل رہی تھی۔۔۔

مغرور نقوش کا مالک یہ شخص جو دنیا کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھتا تھا۔۔۔ اس وقت اس کے سامنے بے بسی کی تصویر بنا کھڑا اپنی بیٹی کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔

سیماب اس کی کیفیت سمجھتی۔۔ اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔

کچھ ہی عرصے میں اسے نیہا جیسی معصوم اور پیاری سی بچی سے اتنی

محبت ہوچکی تھی۔۔۔ یہ تو پھر اس کا باپ تھا۔۔۔

کیسے اذیت کا شکار نہ ہوتا۔۔۔

سیماب کو اس لمحے وہ اپنی جگہ پر بالکل ٹھیک لگا تھا۔۔۔

"میں نہیں جانتی نیہا کہاں ہے۔۔۔ مجھ سے لاپرواہی ہوئی ہے۔۔

جس کے لیے آپ چاہے مجھے جو مرضی سزا دے دیں۔۔۔ مگر یہ

سچ ہے کہ میں نیہا سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔ اس کی گمشدگی پر

میں بھی اذیت میں ہوں۔۔۔"

سیماب کی رنگت رونے کی وجہ سے بالکل سرخ پڑ چکی تھی۔۔۔ اس کے دلکش نقوش بلب کی زرد روشنی میں مزید نمایاں ہورہے تھے۔۔۔ اس کے مسلسل گرتے آنسو اور اضطرابی کیفیت میں ہونٹوں کو کاٹنا اس کی اذیت بیان کررہا تھا۔۔۔ مگر اس کی بات سنتا شاہ زین غصے سے بھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو۔۔۔ جان سے مار دوں گا۔۔ اگر دوبارہ میری بیٹی کا نام اپنی زبان پر لائی تو۔۔۔"

شاہ زین نے غصے سے بے قابو ہوتے اس کے آگے رکھا ٹیبل دور اچھال دیا تھا۔۔۔ جس کا ایک کونا سیماب کے پیر پر لگتا اسے لہولہان کر گیا تھا۔۔

جس کی پرواہ شاہ زین کے ساتھ ساتھ اس وقت سیماب کو بھی نہیں تھی۔۔۔

اگر وہ مزید اس لڑکی کے پاس کھڑا رہتا تو ضرور اسے نقصان پہنچا دیتا۔۔۔ لیکن اس وقت اس لڑکی کا زندہ سلامت رہنا اس کے لیے ضروری تھا۔۔۔

"اب میرے قہر سے نہیں بچ پاؤ گی تم۔۔۔ یاد رکھنا۔۔۔۔ برباد کردوں گا تمہیں میں۔۔۔ کوئی نہیں بچا پائے گا تمہیں مجھ سے۔۔۔"

راستے میں آئی ہر شے کو ٹھوکر سے اڑاتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ سیماب کتنے ہی لمحے اپنی جگہ ساکت بیٹھی رہ گئی تھی۔۔۔ اس شخص کے بارے میں اس نے دنیا والوں سے جو سنا تھا وہ بالکل سچ نکلا تھا۔۔۔ اور جو کچھ نیہا اسے اپنے بابا کے بارے میں بتاتی آئی تھی وہ بالکل جھوٹ تھا۔۔۔

یہ شخص ویسا مہربان بالکل نہیں تھا۔۔۔ جیسا نیہا اپنے بابا کو کہتی آئی تھی۔۔۔

یہ پتھر کا بنا شخص تھا۔۔۔

جسے اس کے آنسو اور اذیت نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

شاہ زین جیسے ہی باہر آیا اس کے موبائل پر کسی انجان نمبر سے کال ریسیو ہوئی تھی۔۔۔ کچھ سوچتے شاہ زین کال اٹینڈ کرتا فون کان سے لگا گیا تھا۔۔۔

"کیسے ہو شاہ زین اعوان۔۔۔؟؟ سنا ہے بہت برے حال میں ہو۔۔۔"

مقابل کا لب و لہجہ بالکل اجنبی تھا۔۔۔

شاہ زین بنا کچھ بولے ہونٹ بھینچے کھڑا رہا تھا۔۔۔ وہ کب سے اس فون کال کا منتظر تھا۔۔۔ جو آئی بھی اس وقت تھی جب اس نے سیماب داؤد کو گرفتار کروایا تھا۔۔۔

شاہ زین کا سیماب پر کیے جانے والا شک آہستہ آہستہ پختہ ہو رہا تھا۔۔۔

"سیماب داؤد کو آزاد کر دو۔۔۔ تمہاری بیٹی با حفاظت تمہارے گھر پہنچا دی جائے گی۔۔۔"

دوسری جانب سے بولے جانے والی بات نے شاہ زین کی کنپٹی کو سلگھا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اس نے ایک زور دار مکا بنا کر دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔

اردگرد کھڑے پولیس والے حیرت سے اس کا یہ بپھرا روپ دیکھ رہے تھے۔۔۔

"تو یہ لڑکی تمہاری بھیجی گئی ہے۔۔۔ تم جانتے بھی ہو۔۔۔ جو تم کررہے ہو اس کا انجام کیا ہوسکتا ہے۔۔۔"

شاہ زین نے اپنے لب و لہجے کو کس طرح نارمل رکھا ہوا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

"انجام کی پرواہ کس کو ہے۔ تم جانتے ہو ہمارے پاس اب نقصان اٹھانے کے لیے کچھ نہیں بچا۔۔ ہاں مگر تمہیں برباد کرنے کے لیے تمہارے پاس بہت کچھ ہے۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے آنے والے وقت میں، میں تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔۔ برباد ہونا کسے کہتے ہیں اب تمہیں پتا چلے گا۔۔۔۔"

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

دوسری جانب سے ادا ہوتے یہ الفاظ پر طرح کے جذبے سے عاری تھی۔۔۔ ان میں نہ تو نفرت تھی اور نہ ہی کسی بھی قسم کی لچک۔۔۔

مگر شاہ زین اعوان ہونٹ بھینچے بس اس طرف سے نیہا کے بارے میں سننا چاہتا تھا۔۔۔ جو اس وقت اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری تھی۔۔۔

"تم جیسے ہی سیماب کو آزاد کرو گے۔۔۔ تمہاری بیٹی کو تمہارے گھر کی دہلیز عبور کروا دی جائے گی۔۔۔ اس سے زیادہ کیا چاہیے تمہیں۔۔۔ تمہاری ننھی گڑیا کو باحفاظت تمہارے گھر پہنچایا جارہا

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page “Farwa Khalid Novels”.

Also,Subscribe My Youtube Channel “Farwa Khalid Novels”.

ہے۔۔۔ تم بھی اس لڑکی کو چھوڑ دو۔۔۔ تمہاری بیٹی کے لیے بہت اہم ہے اس کی" مس سیماب"۔"

سیماب کے نام پر زور دیتا وہ شخص زیر لب مسکرایا تھا۔۔۔ جبکہ شاہ زین کا دل چاہا تھا اندر موجود اس لڑکی کا گلا دبا دے۔۔۔ جو اس کے دشمنوں کے ساتھ مل کر اس کی معصوم بیٹی کو استعمال کررہی تھی۔۔۔

مگر اس وقت اس کے لیے صرف نیہا کی سیفٹی اہم تھی۔۔۔

اس نے ایس پی بلال کو اشارے سے سیماب کو رہاع کرنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ وہ سب لوگ حیران ہوکر شاہ زین کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

جس کی نفرت آمیز نگاہیں جیل سے باہر آتی سیماب پر تھیں۔۔

سیماب پہلے سے بھی زیادہ کنفیوز ہوچکی تھی۔۔۔ ایک جانب وہ اس سے اتنی شدید نفرت کا اظہار کررہا تھا۔۔ اور دوسری جانب اسے اتنی آسانی سے رہاع بھی کر دیا تھا۔۔۔۔

سیماب کی نظریں شاہ زین کے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے پر تھیں۔۔۔ جس کا ایک ایک نقش اسے حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

فرہاد تشکر بھری نگاہوں سے شاہ زین کی جانب دیکھتا سیماب کا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جبکہ سیماب کا اس لمحے بھی بہت دل چاہا تھا۔۔۔

کہ وہ شاہ زین سے نیہا کے بارے میں پوچھے۔۔

مگر شاہ زین کی خود پر گڑھی انتہائی قہر آلود نگاہیں دیکھ سیماب اپنے اندر ایسی کوئی بھی بات پوچھنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زین فوری طور پر گھر پہنچا تھا۔۔۔ جہاں شرمین بیگم کی گود میں سوئی نیہا کو بے قراری سے اپنی بانہوں میں بھرتے اپنے سینے سے بھینچ گیا تھا۔۔۔

اس کے تپتے دل کو جیسے سکون مل گیا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں میچے کتنی ہی دیر نیہا کو سینے سے لگائے کھڑا رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں ضبط سے لال ہوتیں لہو ٹپکانے کو تیار تھیں۔۔ نیہا اس کے لیے کتنی اہمیت رکھتی تھی اس بات کا اندازہ اس وقت اسے دیکھ کر لگایا جاسکتا تھا۔۔۔۔

اس کے یوں ایک دم جھٹکے سے سینے سے لگانے پر نیہا کسمسائی تھی۔۔۔ مگر اپنے پیارے بابا کا لمس پاتے ہی وہ اپنی ننھی ننھی بانہیں اس کی گردن میں حمائل کرتی پھر سے نیند کی آغوش میں جاچکی تھی۔۔۔

"فکر مت کرو شاہ زین تمہاری بیٹی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔"

شرمین بیگم نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زین ایک اجنبی سرد نگاہ ان پر ڈالتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ اسے ہر اس انسان سے شدید نفرت محسوس ہورہی تھی۔۔۔ جو اس سے نیہا کو دور کرنے میں زرا سا بھی ملوث تھا۔۔۔

شرمین بیگم نے اس سے پوچھے بغیر نیہا کی گورنس کو چھٹی دی تھی۔۔۔ جس بات کا حساب ابھی اس نے شرمین بیگم سے لینا تھا۔۔۔

نیہا کے معصوم وجود کو اپنے بیڈ پر لیٹاتے وہ نیچے کارپٹ پر ٹک گیا تھا۔۔۔ اور نجانے کتنی ہی دیر اس کے سانولے نقوش کو تکے گیا تھا۔۔۔ وہ بالکل اس انسان جیسی ہی تو تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

ویسی ہی بھوری آنکھیں، کرلی بال، بھرے بھرے ہونٹ اور چہرے کی معصومیت۔۔۔۔

پہلے اس سے اس کی زندگی کے سب سے قیمتی انسان کو چھین لیا گیا تھا۔۔ اور اب یہ ظالم دنیا اس سے اس کے جگر کے ٹکڑے کو چھینا چاہتی تھی۔۔۔

وہ بھلا کیسے خود کو نارمل رکھ پاتا۔۔۔۔

نیہا کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ اس پر کمبل اوڑھتا روم سے نکل آیا تھا۔۔ اس کا رخ اپنے جم خانے کی جانب تھا۔۔ جہاں داخل ہو کر اندر سے دروازہ بند کرتا وہ پنچ باکس پر ٹوٹ پڑا تھا۔۔

پے در پے اس پر مکے برساتے۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھوں کی پشت کو لہولہان کر دیا تھا۔۔۔

مگر اس کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

وہ بھلا کیسے اپنی بیٹی کی حفاظت نہیں کر پایا تھا۔۔۔ اور اسے دشمنوں کی سازش کا شکار ہونے دیا تھا۔۔۔ اگر وہ لوگ واقعی اسے کوئی نقصان پہنچا دیتے تو۔۔۔

"سیماب داؤد۔۔۔"

یہ نام اس کی ہٹ لسٹ پر آچکا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے بہت گھٹیا گیم کھیلی تھی۔۔۔ اب اس کی زندگی برباد ہونے سے کوئی بھی نہیں بچا پانے والا تھا۔۔۔

شاہ زین نے اپنے لہولہان ہاتھوں کو رومال سے صاف کرتے موبائل اٹھا کر کوئی نمبر ڈائل کیا تھا۔۔

"سیماب داؤد کے بارے میں ایک ایک انفارمیشن چاہیئے مجھے۔۔۔ کل صبح تک کا وقت ہے تمہارے پاس۔۔۔ اس کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی بات بھی پتا کرو۔۔۔ اسے کیا پسند ہے اور کیا ناپسند۔۔۔ اس کے لیے کیا اہم ہے اور کیا غیر اہم ہے۔۔۔ ہر بات۔۔۔"

شاہ زین اعوان جنونی انداز میں بولتا کال کاٹ گیا تھا۔

وہ کبھی کسی کی زندگی میں دخل نہیں دیتا تھا۔۔۔ نہ ہی اسے بلاوجہ کی دشمنی پالنے کی عادت تھی۔۔۔

لیکن جب کوئی خود اپنی بربادی کو آواز دے کر اس کی زندگی میں دخل دینے کی کوشش کرتا تھا۔۔ تو اس انسان کو اتنی آسانی سے بخش دینا بھی شاہ زین کے اختیار میں نہیں رہتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب جب سے واپس لوٹی تھی۔۔۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ خاموش ہوگئ تھی۔۔۔ اسے رہ رہ کر شاہ زین اعوان کی وہ کاٹ دار نگاہیں بے چین کر رہی تھیں۔۔

جن میں غصے اور اشتعال کے ساتھ ساتھ بے پناہ اذیت بھی تھی۔۔۔

وہ ٹی وی پر شاہ زین اعوان کی بیٹی کے مل جانے کی خبر سن چکی تھی۔۔ جس کے بعد اس کی حالت کچھ ٹھیک ہوئی تھی۔۔۔ اسے لگ رہا تھا نجانے کتنا بھاری بوجھ اس کے کندھوں سے سر کا ہے۔۔ نیہا کے بالکل ٹھیک ہونے کا سن کر وہ نجانے کتنی بار شکر ادا کر چکی تھی۔۔۔ وہ نیہا سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ اسے دیکھنا چاہتی تھی مگر وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ اب شاہ زین اعوان اسے اپنی بیٹی کے دور دور بھی نہیں بھٹکنے دے گا۔۔۔

"سیماب میں جانتی ہوں تم حارث کے رویے پر دکھی ہو۔۔۔ مجھے خود بھی اس کا وہ سب کے سامنے تم سے بات کرنے کا انداز اچھا نہیں لگا۔۔۔ آئم سوری میں نے تم پر اپنی مرضی تھوپ کر تمہیں

حارث سے نکاح کرنے کا کہا۔۔۔ مگر اب تم اس بارے میں جو بھی فیصلہ کرنا چاہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ ایسے ساتھی کا بھلا کیا فائدہ جو آپ کے مشکل وقت میں آپ کے ساتھ نہ کھڑا ہوسکے۔۔۔ آپ کو تپتی زمین پر جلنے کے لیے اکیلا چھوڑ جائے۔۔۔"

نائمہ کی باتوں پر سیماب نے چونک کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ تو کسی اور ہی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔ حارث نے اسے کیا بولا تھا یہ بات تو اس کے دماغ میں تھی ہی نہیں۔۔

"آپی آپ پریشان مت ہوں۔۔ اور نہ ہی حارث سے بدگمان ہوں۔۔ اس وقت سچویشن ہی ایسی تھی کہ حارث کی جگہ کوئی بھی

ہوتا تو ایسے ہی ری ایکٹ کرتا۔۔ مجھے برا نہیں لگا۔۔۔ اور آپ پلیز حارث سے کہہ دیں کہ میں اس رخصتی کے لیے تیار ہوں۔۔۔ مجھے بس ایک ہفتہ چاہیے۔۔۔ ٹھیک ایک ہفتے بعد رخصتی کی تاریخ رکھ لیں۔۔ دیکھیے گا یہ سن کر اس کی ناراضگی خود ہی ختم ہو جائے گی۔۔۔"

سیماب دھیرے سے مسکراتی نائمہ کو حیران کر گئی تھی۔۔ سیماب کا یہ وسیع ظرف ہمیشہ ایسے ہی سب کو حیران کر دیتا تھا۔۔ وہ بہت بڑے دل کی مالک تھی۔۔۔

چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہونا یا گلا کرنا نہیں آتا تھا اسے۔۔۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ بچپن سے کسی نے اسے اتنی اہمیت

ہی نہیں دی تھی کہ اس میں باقی بچوں کی طرح ایسی عادت آسکے۔۔۔

اسے نہ تو ناراض ہونا آتا تھا اور نہ ہی کسی کو منانا۔۔

"سیماب ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔ ابھی بھی وقت ہے۔۔۔"

نائمہ کا دل حارث کی جانب سے برا ہوچکا تھا۔۔ وہ اپنی بہن کو ایسے انسان کے ساتھ رخصت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ جو اس کا سائبان بننے کے بجائے بزدلوں کی طرح چھپ جائے۔۔

"وقت ہی تو نہیں ہے۔۔ وہ میرا شوہر ہے آپی۔۔۔ اب میں پیچھے کیسے ہٹ سکتی ہوں۔۔ میرے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔۔۔ اور نہ ہی مجھے کوئی دوسرا راستہ چاہیئے۔۔۔ میں پسند کرتی ہوں

حارث کو۔۔۔ ہم دونوں کی رضامندی سے یہ نکاح ہوا ہے۔۔۔

اتنی چھوٹی سی بات پر یہ رشتے نہیں ٹوٹتے آپی۔۔۔"

سیماب نے مسکرا کر انہیں سمجھانا چاہا تھا۔۔

جبکہ یہ سب الفاظ ادا کرتے اور اس رخصتی کے لیے حامی بھرتے

اس کا اپنا دل بھی خالی سا تھا۔۔۔

پہلے والی خوشی بالکل مفقود ہوچکی تھی۔۔۔ وہ نہیں سمجھ پارہی تھی

کہ اس کے ساتھ اچانک سے ایسا کیوں ہورہا تھا۔۔

اس کا دل ہر شے سے اچاٹ کیوں ہوگیا تھا۔۔۔

نائمہ مایوسی سے اس کی جانب دیکھتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ سیماب نے ٹی وی آن کرتے نیہا کے حوالے سے کوئی اور خبر ڈھونڈنی چاہیے تھی۔۔۔ کہ کیا پتا کہیں سے اس کی کوئی تصویر ہی مل جائے۔۔۔جو دیکھ وہ اپنے دل کو مطمئن کر سکے۔۔

مگر کہیں بھی ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ تھک ہار کر تکیے پر سر رکھتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔

آج کا دن اس کے لیے بہت لمبا اور مشکل ترین دن تھا۔۔۔

جسے وہ شاید کبھی نہ بھول پاتی۔۔۔

اسے ہتھکڑیاں لگائی گئی تھیں۔۔۔

وہ قصور وار نہ ہوتے ہوئے بھی مجرم بن گئی تھی۔۔۔ وہ نائمہ کے سامنے خود کو بہت مضبوط ظاہر کررہی تھی۔۔۔ مگر یہ جو کچھ بھی ہوا تھا۔۔۔

اس سب نے اس کی ذات پر بہت گہرا اثر چھوڑا تھا۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی یہ مشکلات صرف ایک دن کے لیے نہیں تھیں۔۔ جانے انجانے میں وہ ایک ایسے جال میں پھنس چکی تھی۔۔۔ جہاں سے اس کا نکل پانا ممکن نہیں تھا شاید۔۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ نیہا کے قریب جاکر اس نے اپنی زندگی کی کتنی بڑی غلطی کر دی تھی۔۔۔

جس کا ازالہ اب اسے ہر روز کرنا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے کچھ نہیں کھانا بابا جانی۔۔۔ مجھے مس سیماب کے پاس جانا ہے۔۔۔ وہ میرے لیے سینڈوچ بنا کر لائیں گی مجھے وہی کھانے ہیں۔۔۔ مجھے ان کے پاس جانا ہے۔۔۔"

نیہا کو بہت سخت بخار تھا۔۔۔ جو پورے دو دن کے بعد ٹوٹا تھا۔۔۔ وہ پورا وقت غنودگی میں رہی تھی۔۔۔ اس دوران شاہ زین کی جان سولی پر اٹکی رہی تھی۔۔۔

وہ ایک پل کے لیے بھی نیہا کے پاس سے ہلا تک نہیں تھا۔۔ اور آج دو دن کے بعد ہوش میں آتے ہی۔۔ نیہا کی زبان پر بس ایک ہی نام تھا۔۔۔

"مس سیماب۔۔۔۔"

اسے بس اس کی مس سیماب چاہیے تھی۔۔۔

جو بات شاہ زین کے غصے میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔ آخر یہ نام کیوں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔

"کیا میری گڑیا اپنے بابا جانی کی بات بھی نہیں مانے گی۔۔۔؟"

شاہ زین نے اسے پیار سے پچکارا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ مجھے مس سیماب ہی چاہیے بابا جانی۔۔۔"

نیہا اس کے گلے میں بانہیں ڈالتے لاڈ سے بولی تھی۔۔۔ نیہا کی طبیعت ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ وہ ایسی ہی تھی اگر اس کی کوئی بات نہ مانی جائیں تو وہ ایسے ہی بیمار ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

پچھلے ایک سال سے وہ اس حوالے سے کافی بہتر تھی۔۔۔ جس کی وجہ اس کی مس سیماب تھیں۔۔۔ جس کے آگے نیہا ضد بالکل بھی نہیں کرتی تھی۔۔۔ اور اس کی ہر بات آرام سے مان جایا کرتی تھی۔۔۔

" چھٹی والے دن کی نیہا کی کیا روٹین ہے۔۔ ؟ اس دن تو وہ لڑکی نیہا کے ساتھ نہیں ہوتی۔۔"

شاہ زین سیماب کا ذکر ایسے کرتا تھا جیسے منہ میں جلتے کوئلے رکھ دیئے ہوں کسی نے۔۔۔

"سر وہ ویڈیو کال کرتی تھیں۔۔۔ جس پر نیہا ان کی ہر بات مان کر آرام سے ناشتہ کر لیتی تھی۔۔۔"

ملازمہ کی بات سن کر شاہ زین کو خود پر غصہ آرہا تھا کہ وہ آخر ان سب باتوں سے بے خبر کیسے ہو سکتا تھا۔۔ وہ تو اپنی بہت زیادہ ٹف روٹین سے بھی ہمیشہ ٹائم نکال کر تین چار گھنٹے تو ضرور نیہا کے ساتھ گزارتا تھا۔۔۔

جس میں نیہا کی زبان پر نائنٹی پرسن باتیں تو اس کی مس سیماب کی ہی ہوتی تھیں۔۔۔ جن پر اس وقت وہ غور نہیں کر پایا تھا۔ کیونکہ وہ تو نیہا کے چہرے پر آتی وہ مسکراہٹ ہی دیکھتا رہتا تھا جو مس سیماب کے ذکر پر اس کا معصوم چہرا روشن کر دیتی تھی۔۔۔ مگر اب اسے اپنی اس کوتاہی کا احساس شدت سے ہورہا تھا۔۔

اس نے ملازمہ کو سیماب سے کسی بھی طرح رابطہ کرنے سے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔ وہ نیہا کو اپنے طریقے سے ہینڈل کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ سیماب کا خیال بھی نیہا کے دماغ سے نکال دینا چاہتا تھا۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اتنا آسان نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہا تھا۔۔۔

نیہا کے لیے اس کی مس سیماب بہت زیادہ اہم ہو چکی تھی۔۔۔

وہ دو دن سے آفس نہیں گیا تھا۔۔۔ اس کی روٹین الجھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس نے کبھی نیہا سے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی۔۔ مگر آج اس نے نیہا کو بری طرح جھڑک بھی دیا تھا۔۔ جس کے بعد نیہا نے دوبارہ سیماب کا نام تو نہیں لیا تھا۔۔ مگر اس نے شاہ زین سے بھی بات کرنا چھوڑ دی تھی۔۔۔

وہ اس سے سخت خفا ہوتی۔۔۔ پہلے سے بھی تیز بخار میں تپنے لگی تھی۔۔۔ اس کی طبیعت پر گزرتے لمحے کے ساتھ مزید خراب ہونے لگی تھی۔۔۔ جو بات شاہ زین کے لیے تشویش کا باعث تھی۔۔۔۔

نیہا اس کے لیے بہت قیمتی تھی۔۔۔ جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب کو لگا تھا کہ اسے سکول والے نکال دیں گے۔۔۔ مگر دو دن بعد مس صائمہ کے کال کر کے بلانے پر وہ اچھی خاصی حیران ہوئی تھی۔۔۔

وہ اسے واپس جوائن کرنے کا کہہ رہی تھیں۔۔۔ آج تک وہ سکول میں سیماب کے خلاف رہی تھیں۔۔ انہیں سیماب بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔ آج بھی ان کا اتنی محبت سے بلانا سیماب کو حیران تو کر گیا تھا۔۔ مگر وہ نیہا سے ملنے کی امید لیے ان کی بات مانتی وہاں آنے کی حامی بھر گئی تھی۔۔۔

دو دن سے اس کا دل نیہا کو ایک نظر دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔ اس بچی سے اسے ایک الگ طرح کی اٹیچمنٹ ہوچکی

تھی۔۔۔ اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ نیہا کے لیے وہ بھی بہت امپورٹنٹ تھی۔۔

نیہا اکثر بیمار ہونے کے باوجود سکول آجایا کرتی تھی۔۔ صرف اس ضد کے ساتھ کے وہ اپنی مس سیماب کی گود میں سونا چاہتی ہے۔۔ سنڈے کو بھی وہ اس سے ویڈیو کال یا فون پر بات ضرور کرتی تھی۔۔۔ ان سب چیزوں کے بغیر نیہا کا گزارا مشکل تھا۔۔

ان سب باتوں کا احساس سیماب کو اب ہورہا تھا۔۔۔ کہ اس نے نیہا کو اپنے اتنے قریب کرکے واقعی بہت بری غلطی کر دی تھی۔۔۔

وہ ساری زندگی تو نیہا کے لیے ایسے ہی دستیاب نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔ اب اسے حارث کی بات بھی بالکل ٹھیک لگ رہی تھی۔۔۔

اسے یہ جاب چھوڑ دینی چاہیے تھی۔۔۔

سیماب مس صائمہ کے بلانے پر اگلے دن سکول آگئی تھی۔۔

مگر سکول کے باہر کھڑے واچ مین کے علاوہ اسے کوئی دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

سیماب کچھ حیران ہوتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ واچ مین نے اسے سب کے اندر ہونے کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔

جس پر سر ہلاتی وہ جیسے ہی پرنسپل آفس میں داخل ہوئی۔۔ وہاں بھی کسی کو نہ پاکر وہ ٹھٹھک کر رکی تھی۔۔

جب اسی لمحے اسے زور دار انداز کے ساتھ اپنی پشت پر دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔

سیماب گھبرا کر پلٹی تھی۔۔۔ جب دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے شخص کو کھڑا دیکھ وہ حیرت زدہ سی اپنی جگہ جم گئی تھی۔۔۔

شاہ زین اعوان وہاں کیا کررہا تھا۔۔۔

پورا سکول خالی تھا۔۔۔

تو اس کا مطلب اسے جھوٹ بول کر بلایا گیا تھا۔۔۔

"یہ سکول ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہوچکا ہے۔۔۔"

شاہ زین نے اس کی بے یقین آنکھوں میں جھانکتے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔

وہ پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ابھی بھی ویسے ہی دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔

جبکہ سیماب اپنی نادانی پر کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

"تو مجھے یہاں۔۔۔۔"

بڑی بڑی غلافی آنکھیں ناقابلے یقین حد تک کھلی ہوئی تھیں۔۔ کسی انجانے خوف کے تحت اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔ کیونکہ شاہ زین اعوان کی آنکھوں کا تاثر نارمل نہیں تھا۔۔۔۔

اور جس طرح اس نے دھوکے سے اسے یہاں بلوایا تھا۔۔ یہ بھی کوئی عام بات نہیں تھی۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ مس صائمہ جیسی لالچی عورت کو چند پیسوں کے عوض خریدنا مشکل کام نہیں تھا۔۔

نجانے یہ شخص اس سے کیا چاہتا تھا۔۔۔ یوں اس طرح کیوں بلایا تھا اسے۔۔۔۔

اس کی گرفت اپنے پرس پر سخت ہوئی تھی۔۔۔

"اتنی بے وقوف نہیں ہو تم۔۔ یہ تو سمجھ چکی ہو گی کہ تم یہاں تک کیسے پہنچی ہو۔۔۔ میرے پاس ضائع کرنے کے لیے زیادہ وقت نہیں

ہے۔۔۔ جتنی جلدی تم میرے سوالوں کے ٹھیک جواب دو گی۔۔ تمہارے لیے اتنا ہی بہتر ہو گا۔۔۔ اور میرے لیے بھی۔۔"

شاہ زین صوفے پر براجمان ہوتا اسے بھی اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

اس شخص کی پرسنالٹی بہت پاورفل تھی۔۔۔ اس کے آگے زیادہ بحث کرتے ہوئے بھی ڈر لگتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی اسے دھوکے سے یہاں بلانے پر کچھ بولنے کے بجائے سیماب خاموشی سے وہاں ٹک گئی تھی۔۔

شاید اس کی وجہ کہیں نہ کہیں نیہا تھی۔۔۔ سیماب کو لگ رہا تھا شاید وہ نیہا کے حوالے سے اس سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔۔ مگر

وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس شخص کی نظروں میں وہ کس قدر مشکوک ہوچکی تھی۔۔۔

"نیہا کے قریب تم کس کے کہنے پر آئی ہو۔۔۔؟؟ میری بیٹی کو اپنا اتنا عادی بنا دیا کہ وہ ایک دن بھی تمہارے بغیر گزار نہیں سکتی۔۔۔ یہ سب نارمل تو بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ کتنا معاوضہ لے رہی ہو اس کام کا۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔۔ اس سے دو گنا دوں گا۔۔۔ مگر نام جاننا ہے مجھے اس انسان کا۔۔۔"

شاہ زین کی بات پر سیماب پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھے گئی تھی۔۔۔ وہ ہر بار اس شخص کے سامنے خاموش رہتی تھی۔۔۔ جس کا یہ شخص ناجائز فائدہ اٹھا رہا تھا۔۔ وہ اس کی محبت

اور خلوص کو پیسوں میں طول کر اسے اس کی نگاہوں میں گرا گیا تھا۔۔۔

"بس۔۔۔ بہت بول لیے آپ مسٹر اعوان۔۔۔ اب مزید ایک لفظ نہیں۔۔۔ مجھے نہ تو آپ کے پیسوں میں انٹرسٹ ہے نہ ہی آپ کی سودا بازی میں۔۔۔ مجھے کبھی کسی نے بھی نیہا کے قریب جانے پر مجبور نہیں کیا ہے۔۔۔ میں نے اپنی کلاس کے ہر بچے کو اتنی ہی محبت اور اہمیت دی ہے۔۔۔

نیہا ان سب میں میرے لیے زیادہ اہمیت کی حامل اس وقت ہوئی۔۔۔ جب مجھے پتا چلا اس کی ماں نہیں ہے۔۔۔ باقی بچوں کی

زبان سے ماں کا نام سن کر اس معصوم بچی کی آنکھوں سے بہتے آنسو نہیں دیکھ پائی میں۔۔۔

صرف اس کی یہ محرومی دیکھتے۔۔ میں اس کے قریب ہوئی۔۔۔ میرے قریب ہونے سے اس کی اداس آنکھوں میں ابھرتی چمک دیکھ میں خود کو نہیں روک پائی۔۔۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ایسا کرکے میں اس بچی کا مزید نقصان کررہی ہو۔۔ وہ میری عادی ہورہی ہے۔۔ جو کہ اس کے لیے غلط ہے۔۔۔ اس کے علاوہ نیہا کے قریب جانے کا اور کوئی ریزن نہیں ہے۔۔۔ ہر شے پیسوں سے نہیں طولی جاتی مسٹر اعوان۔۔۔ پیسہ کمانے کی بھاگ دوڑ چھوڑ کر اپنی بیٹی پر توجہ دیں۔۔۔ اسے آپ کی زیادہ ضرورت ہے۔۔۔ یا

اسے اس کی ماں واپس لوٹا دیں۔۔۔ وہ بچی میرا نام بھی بھول جائے گی۔۔۔"

شاہ زین مٹھیاں بھینچے اپنی جگہ پر بیٹھا اس کی ایک ایک بات سن رہا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا یہ لڑکی اسے اپنی زبان سے کبھی سچ نہیں بتائے گی۔۔۔ اور وہ اسے کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا پائے گا۔۔ کیونکہ یہ لڑکی اس کی لاڈلی بیٹی کے لیے بہت اہم تھی۔۔۔ اس کے دشمنوں نے اس بار بہت بڑی پلاننگ کے ساتھ گیم کھیلی تھی۔۔۔

سیماب اپنی بات مکمل کرتی جانے کے لیے پلٹی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے شاہ زین اپنی جگہ سے اٹھتا۔۔۔ آگے کو ہوکر اس کی کلائی دبوچتا اسے واپس صوفے پر پھینک گیا تھا۔۔۔

سیماب اس افتاد کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔ اس کی پشت اور سر بہت بری طرح لگے تھے۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔؟؟؟ "

سیماب اپنا سر مسلتی چلائی تھی۔۔۔ کلائی الگ درد کررہی تھی۔۔۔

اسے نیہا کی قسمت پر بے اختیار افسوس ہوا تھا۔۔۔ جو ماں جیسی نعمت سے محروم تھی اور اس کا باپ آدھا پاگل تھا۔۔۔۔ جسے بس پوری دنیا کو اپنی مرضی سے چلانا تھا۔۔۔

" تمہیں میرے ساتھ میرے گھر چلنا ہو گا۔۔۔"

شاہ زین کی بات پر سیماب کو اس شخص کی دماغی حالت پر شبہ ہوا تھا۔۔ وہ اسے سمجھ کیا رہا تھا۔۔۔ اپنی بے شمار دولت کے عوض خریدی کوئی ملازمہ۔۔۔ جسے وہ اپنی مرضی سے چلا سکتا تھا۔۔۔

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے۔۔۔؟؟"

سیماب اپنے غصے پر قابو پاتے بمشکل ضبط سے بولی تھی۔۔۔

"یہ کھیل شروع تم نے کیا ہے۔۔۔ اب اسے آگے میں بڑھاؤں گا۔۔۔بہت شوق ہے نا تمہیں نیہا کے قریب رہنے کا۔۔۔ تو اب ساری زندگی تم نیہا کے پاس ہی رہو گی۔۔۔ میں اپنی بیٹی کی آنکھوں میں ایک آنسو بھی نہیں دیکھ سکتا۔۔ پچھلے دو دن سے تمہاری وجہ سے بہت اذیت میں ہے وہ۔۔۔ جس کا ازالہ اب تم

کرو گی۔۔۔ نیہا کو تم چاہیے ہو۔۔۔ اور تم اب اس کے پاس رہو گی۔۔۔ بولو کتنی قیمت ہے تمہاری۔۔۔ ادا کرنے کو تیار ہوں میں۔۔۔ اور آگے بھی کرتا رہوں گا۔۔۔۔"

وہ شخص واقعی ایک بزنس مین تھا۔۔۔ جو ہر شے میں لین دین کرنا ہی جانتا تھا۔۔۔ جذبات سے عاری ایک بے لچک انسان۔۔۔

سیماب کا دل چاہا تھا اس کا منہ توڑ دے۔۔۔

اگر وہ خود اچھے طریقے سے اپنی بیٹی کو ٹائم دیتا اور اس کا خیال رکھتا تو وہ بچی کسی اور میں وہ اپنایت تلاش نہ کرتی۔۔۔ مگر اس اکھڑ مزاج انسان کو دیکھ کر صاف لگ رہا تھا کہ اسے کوئی بھی بات سمجھا پانا آسان کام نہیں تھا۔۔۔

"میں ایک جیتی جاگتی انسان ہوں مسٹر اعوان۔۔۔ شاپ میں رکھا کوئی کھلونا نہیں۔۔۔ جسے آپ اپنی بیٹی کی خواہش پر خرید کر اپنے گھر میں سجا لیں گے۔۔ اس دولت کی نمود و نمائش سے ہٹ کر اپنی بیٹی کو وقت دیں۔۔۔ تو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔"

سیماب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس شخص کی عقل ٹھکانے لگا دے۔۔۔ وہ ابھی بھی اس کا لحاظ کر رہی تھی۔۔ کیونکہ وہ نیہا کا فادر تھا۔۔۔

"تم جیسے بھی چاہو۔۔ مگر تمہیں میرے ساتھ میرے گھر پر آکر رہنا پڑے گا۔۔ اسے تم اپنی جاب بھی سمجھ سکتی ہو۔۔ ویسے بھی یہ سکول تو اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہوچکا ہے۔۔۔"

شاہ زین کو شاید اپنے غلط الفاظ کے چناؤ کا احساس ہوا تھا۔۔ اس لیے اب کی بار وہ پہلے سے زرا مناسب الفاظ ادا کرتے بولا تھا۔۔

سامنے کھڑی لڑکی کے غصے سے پھولے گال ٹماٹر کی طرح لال ہوچکے تھے۔۔۔ جبکہ مسلسل ہونٹ کاٹتی وہ اب ان میں سے خون نکال چکی تھی۔۔۔

وہ اس وقت لائٹ پرپل کلر کے سادہ سے سوٹ میں بالوں چٹیا میں مقید کیے بار بار پھسلتے دوپٹے کو کبھی سر اور کبھی کندھوں پر

درست کرتی وہ لڑکی نظر انداز کیے جانے کے قابل نہیں تھی۔۔۔

مگر سامنے کھڑے شخص کو وہ اس وقت زہر سے بھی زیادہ بری لگ رہی تھی۔۔۔

جو زبردستی اس کی زندگی میں گھس آئی تھی۔۔۔

"میں یہ جاب ویسے بھی چھوڑنے والی تھی۔۔ کیونکہ میرا نکاح ہوچکا ہے اور تین دنوں بعد رخصتی ہے میری۔۔ جس کے بعد میں اس ملک سے چلی جاؤں گی۔۔۔ تو آپ یہ خیال اپنے دل سے نکال دیں کہ آپ مجھے اپنی مرضی سے چلا سکتے ہیں۔۔۔۔"

سیماب نے اس سرپھرے انسان کو اپنی شادی کا بتانا ضروری سمجھا تھا۔۔ تاکہ اسے کچھ عقل آسکے۔۔۔۔

اگر یہ شخص اچھے طریقے سے بات کرتا تو وہ کچھ دیر اس کے گھر جاکر نیہا سے ملنے کو تیار بھی تھی۔۔۔ اس کا دل نیہا کو ایک بار دیکھنے کے لیے بے چین تھا۔۔۔ لیکن اس شخص کی صورت سے بھی نفرت محسوس ہورہی تھی اسے۔۔

کیونکہ شاہ زین اعوان اپنی اگلی بات سے ثابت کرچکا تھا۔۔۔ کہ اسے صرف اور صرف اپنی بیٹی کی خوشی سے مطلب تھا۔۔ جس کے لیے وہ کچھ بھی کرسکتا تھا۔۔۔

"نکاح ہوگیا ہے تو طلاق لے لو۔۔۔ اور اس ملک سے باہر جانے کا خیال تو بالکل دل سے نکال دو۔۔۔ کیونکہ ایسا میں کبھی نہیں ہونے دوں گا۔۔ تم خود اپنی مرضی سے میری دنیا میں داخل ہوئی ہو۔۔۔

اب اس قصور کی سزا تو بھگتنی ہی پڑے گی تمہیں۔۔ آج نہیں لے جارہا تمہیں اپنے ساتھ۔۔۔ وقت دے رہا ہوں۔۔۔ آرام سے اپنے معاملات سیٹل کرو اور اعوان ہاؤس آجاؤ۔۔۔۔ تمہیں تمہاری مرضی کی سیلری دی جائے گی۔۔۔۔"

شاہ زین اعوان اپنی بات کہتا سیماب کے بے یقینی بھرے تاثرات ملاحظہ کرتا اس کے سامنے ٹیبل پر اپنا کارڈ رکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے جاتے ہی پتھر ہوئی سیماب ہوش میں آتی سامنے پڑے اس کے کارڈ کے ٹکڑے ٹکڑے کرتی فضا میں اچھال چکی تھی۔۔۔

"کیسا انسان ہے یہ۔۔۔؟؟ دل نام کی شے تو اس کے اندر موجود ہی نہیں ہے۔۔۔ یہ اتنی آسانی سے مجھے طلاق لینے کا کیسے بول سکتا ہے۔۔۔ آخر یہ ہوتا کون ہے میری زندگی کا فیصلہ کرنے والا۔۔۔۔"

سیماب کا دماغ غصے سے ابل رہا تھا۔۔۔ اس شخص کا حکمیہ انداز یاد کرتے وہ جھرجھری لے کر رہ گئی تھی۔۔

"اپنی بیوی کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرتا ہو گا۔۔ تبھی وہ چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔ اور اب ایک پانچ سال کی بیٹی بھی نہیں سنبھالی جارہی۔۔۔۔"

سیماب کا غصہ میں جو منہ میں آرہا تھا وہ بولی جارہی تھی۔۔۔

مگر اس کا دماغ ٹھنڈا ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب کی جانب سے رخصتی کے لیے دی جانے والی رضامندی کی خبر حارث تک بھی پہنچ چکی تھی۔۔۔ مگر جو ڈرامہ پولیس کے آنے کی وجہ سے اس رات بنا تھا۔۔ اس کے بعد سے سیماب کے کردار پر عجیب عجیب سوالات اٹھ رہے تھے۔۔

جنھوں نے نائمہ سمیت گھر کے باقی سب افراد کو بھی پریشان کر رکھا تھا۔۔۔

یاسمین بیگم جنہوں نے ہمیشہ سیماب کو امبرین کی طرح محبت دی تھی۔۔ وہ اسے بالکل سگی بیٹی کی طرح اہمیت دیتی تھیں۔۔ ان کے لیے سیماب کے لیے یہ سب برداشت کرنا بھی اذیت ناک تھا۔۔ سیماب سے بھی زیادہ اس بات کا اثر امبرین پر پڑ رہا تھا۔۔

ایک بہت اچھے گھرانے میں اس کے رشتے کی بات فائنل ہوئی تھی۔۔ مگر اس واقع کے بعد وہ لوگ کال کرکے یہ رشتہ توڑ چکے تھے۔۔ حارث کی طرف سے بھی کوئی خاص رسپانس نہیں آیا تھا۔۔

رخصتی کی بات پر بھی وہ بالکل خاموش تھا۔ گھر میں ایک عجیب سے سوگواریت چھائی ہوئی تھی۔۔۔

رخصتی کا دن آن پہنچا تھا۔۔۔

مگر حالات ابھی تک ویسے ہی تھے۔۔۔

حارث کی چپ سب کو خوفزدہ کررہی تھی۔۔۔ حارث کی فیملی والوں کا رویہ بھی بہت عجیب سا تھا۔۔۔ سیماب کو شاہ زین اعوان کی جانب سے الگ ہی دھچکا لگا ہوا تھا۔۔۔

جو اس دن دھمکی دے کر تو گیا تھا۔۔۔ مگر دوبارہ اس کی جانب سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

رخصتی کا اہتمام گھر پر ہی کیا گیا تھا۔۔۔

صرف قریبی لوگ انوائیٹڈ تھے۔۔۔

سیماب دلہناپے کے روپ میں تیار ہوچکی تھی۔۔۔

چھ بجے کے قریب بارات نے آنا تھا۔۔۔

سب لوگ ہی اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔۔۔ نائمہ یہ رخصتی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ کیونکہ دونوں صورتوں میں بربادی اس کی بہن کی ہی ہونی تھی۔۔۔

امبرین خود کو سیماب کا مجرم تصور کرتی بالکل الگ تھلگ سی تھی۔۔۔ چھ بجتے ہی ان کا انتظار ختم ہوا تھا۔۔۔

بارات آچکی تھی۔۔۔

مگر ان میں سے کسی کے چہرے پر خوشی اور مسکراہٹ کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔

"اچانک یہ سب کیا ہوگیا ہے۔۔۔ سب لوگ اس شادی سے کتنا خوش تھے۔۔۔ سیماب کی ایک غلط حرکت نے سب کچھ خراب کردیا۔۔۔"

حارث کی بڑی بہن فائزہ نائمہ کے پاس آتے بولی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات نائمہ کو آگ لگا گئی تھی۔۔۔

"میری سیماب نے کوئی غلط حرکت نہیں کی۔۔۔ اپنی بہن کے بارے میں میں ایک لفظ بھی غلط نہیں سنوں گی۔۔۔"

نائمہ نے سیماب کو ماں بن کر پالا تھا۔۔۔ وہ اپنے بچوں سے زیادہ سیماب سے پیار کرتی تھی۔۔۔ اس کی خوشی کی خاطر کسی سے بھی لڑ جانے کو تیار رہتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی اس کے غصے سے بولے جانے والے الفاظ پر فائزہ خاموشی اختیار کر گئی تھی۔۔۔

سیماب کو سٹیج پر لا کر حارث کے مقابل بیٹھایا گیا تھا۔۔۔

حارث جو اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے دیوانہ بنا رہتا تھا۔۔۔ آج اس نے سیماب پر ایک نگاہ غلط ڈالنا بھی گوارہ نہیں کی تھی۔۔۔

جو بات سب نے ہی نوٹ کی تھی۔۔۔

"سیماب پھوپھو آپ کی کال ہے۔۔۔۔"

کشف موبائل اٹھائے سیماب کے قریب آئی تھی۔۔۔ سیماب نے حیرت کا اظہار کرتے موبائل تھام کر کان سے لگایا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب سے اسے جو خبر سنائی گئی تھی۔۔۔ اس نے سیماب کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی۔۔۔

نیہا کی گورنس کا فون تھا۔۔۔ نیہا آئی سی یو میں تھی۔۔۔ اس کی حالت بہت سیریس تھی۔۔۔

اس کے ساتھ بیٹھا حارث بھی سپیکر سے نکلتی آواز سن چکا تھا۔۔۔۔

سیماب کا پھر سے اس لڑکی کے لیے دیوانہ ہوجانا اسے غصے سے پاگل کر گیا تھا۔۔۔

"سیماب کہاں جارہی ہو تم۔۔۔؟؟"

سیماب کو ایک دم سٹیج سے اٹھ کر نیچے جاتے دیکھ نائمہ جلدی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ باقی سب بھی سیماب کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

"آپی میرا ہاسپٹل جانا بہت ضروری ہے۔۔۔ نیہا کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔۔۔ اسے میری ضرورت ہے۔۔۔"

سیماب نیہا کی حالت کا سن کر اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔ وہ بھلا کسی اور کے کیے کی سزا اس معصوم بچی کو کیسے دے سکتی تھی۔۔۔

سیماب کو اپنا آپ بہت ظالم لگا تھا۔۔۔ نیہا کا ایک دن بھی اس سے بات کیے بغیر نہیں گزرتا تھا۔۔۔ وہ پورے دس دن اس بچی سے دور رہ کر۔۔۔ اس ننھی جان پر ظلم کر چکی تھی۔۔۔

"رک جاؤ سیماب۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ سیماب کے قدم دہلیز عبور کرتے۔۔۔ سٹیج سے اترتے حارث کی سرد آواز پر وہ بے اختیار اپنی جگہ رکی تھی۔۔۔

"میرا جانا ضروری ہے۔۔۔۔"

سیماب نے ملتجی نگاہوں سے حارث کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"بند کرو اپنا یہ ڈرامہ سیماب داؤد۔۔۔ بہت بے وقوف بنا لیا تم نے مجھے۔۔۔ تمہیں جانا ہے نا اس امیر زادے کے پاس۔۔ تو ہر طرح

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

کے بوجھ سے آزاد ہو کر جاؤ۔۔ میں آج تمہیں نہیں روکوں گا۔۔
کیونکہ مجھے پتا ہے تم نہیں رکو گی۔۔۔ اس لیے میں آج، ابھی اور
اسی وقت تمہیں اس رشتے سے آزاد کرتا ہوں۔۔۔

میں حارث جمال اپنے بقائی ہوش و حواس سیماب داؤد کو طلاق دیتا
ہوں۔۔۔ میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔ میں تمہیں طلاق دیتا
ہوں۔۔۔۔"

حارث نے کسی کو بھی کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہاں
قیامت برپا کر دی تھی۔۔۔ سب لوگ اپنی جگہ بت بنے کھڑے۔۔
بے یقینی کی کیفیت میں یہ سب دیکھ سن رہے تھے۔۔۔

جبکہ سیماب اپنی جگہ سے لڑکھڑاتی زمین بوس ہونے کو تھی جب نائمہ نے آگے بڑھتے اسے اپنی آغوش میں بھر لیا تھا۔۔۔

حارث ایک آخری نگاہ سیماب پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس کی محبت تھی۔۔

جسے وہ اپنے ہاتھوں خود سے چھین چکا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اس کے لیے پرائی ہوچکی تھی۔۔۔ اس کا اپنا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔ وہاں سب لوگ اسے برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔ مگر وہ کسی کو بھی نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ سب اس نے اپنی مرضی سے نہیں کیا تھا۔۔۔

اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔۔۔ اس سے سیماب داؤد کو چھینا گیا تھا۔۔۔

ماحول کی کشیدگی پہلے سے بھی کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔ امبرین نفرت آمیز نگاہوں سے وہاں سے نکلتے حارث کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جس نے ایک لڑکی کو بنا کسی قصور کے پورے خاندان کے سامنے رسوا کر دیا تھا۔۔۔

امبرین کو اپنی محبت پر شرمندگی ہوئی تھی۔۔ کیا یہی وہ شخص تھا جس سے اس نے محبت کی تھی۔۔۔ جو خود محبت کے معاملے میں اتنا کم ظرف نکلا تھا۔۔۔

"آپی میں نے ایسا تو کچھ نہیں چاہا تھا۔۔۔۔"

سیماب اپنی اس بربادی پر نائمہ کے سینے سے لگی پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ حارث اس کے

ساتھ ایسا کرے گا۔۔۔ سیماب کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی شادی والے دن ہی اس کا گھر اجڑ چکا تھا۔۔۔

"صبر کرو آپی۔۔۔ میرے رب کی طرف سے اس میں بھی کوئی بھلائی ہو گی۔۔۔ مجھے اپنے پروردگار پر پورا بھروسہ ہے۔۔ وہ بہتر لے کر بہترین سے نوازے گا۔۔۔ حوصلہ رکھو۔۔۔ میرے رب نے ضرور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر لکھا ہو گا۔۔۔"

نائمہ اسے اپنے سینے میں بھینچے خود بھی رو دی تھی۔۔۔

خود پر ٹوٹی قیامت کے بعد سیماب کے دماغ سے نیہا کا خیال نکل چکا تھا۔۔۔

اس کا دماغ بالکل سن ہوچکا تھا۔۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہوچکی تھی۔۔

سب مہمان جاچکے تھے۔۔۔ گھر والے بھی اپنے اپنے کمروں میں جا چھپے تھے۔۔۔ کوئی بھی ابھی تک اس صورتحال کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

نائمہ نے ایک پل کے لیے بھی سیماب کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔
سیماب ابھی تک اسی حلیے میں ہی بیٹھی تھی۔۔۔

نائمہ کچھ دیر پہلے ہی اس کے لیے کھانا لینے روم سے نکلی تھی۔۔۔
جب اسی لمحے سیماب کے پاس رکھا موبائل بجا تھا۔۔۔

شمائلہ کا نمبر دیکھ سیماب کو اچانک ہوش آیا تھا۔۔۔

"مس سیماب آپ کہاں پر ہیں۔۔۔ نیہا کی طبیعت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بگڑ رہی ہے۔۔۔ وہ بے ہوشی میں بھی آپ کو پکار رہی ہے۔۔۔ پلیز ایک بار آجائیں۔۔۔ اس معصوم کی جان بچ جائے گی۔۔۔ شاہ زین سر آپ کو لینے آرہے ہیں۔۔۔ پلیز آجائیں۔۔۔"

وہ ایک ملازمہ ہوکر اس بچی کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔ تو باقی سب کا نجانے کیا حال ہونا تھا۔۔۔

وہ بگڑا رئیس زادہ خود اسے لینے آرہا تھا۔۔۔ جس کا مطلب تھا کہ نیہا کی حالت واقعی سیریس تھی۔۔۔

سیماب اپنی جگہ سے اٹھتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اس کے پاس کسی کو بھی بتانے کا ٹائم نہیں تھا۔۔۔ وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ گیٹ کھول کر باہر آتے وہ جیسے ہی گلی میں آئی۔۔۔ لائٹ کم ہونے کی وجہ سے وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔ جب بے دھیانی میں اس کا پیر لہنگے میں بری طرح الجھتا اسے منہ کے بل لڑکھڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

وہ منہ کے بل سیدھی پکی سڑک پر جا گری تھی۔۔۔ اس کی ہتھیلیاں بری طرح چھل گئی تھیں۔۔

نوکیلا پتھر ماتھے میں جا کھبا تھا۔۔۔ تکلیف کے مارے سیماب کے ہونٹوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اسے اپنے قریب قدموں کی چاپ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

سیماب نے نگاہیں اٹھا کر مقابل کی جانب دیکھا تھا۔۔ شاہ زین اعوان کی سرخ لہو ٹپکاتی آنکھیں اس کے عروسی لباس میں ملبوس وجود پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

سیماب کی حالت اس وقت اسے نہایت ہی قابلِ رحم لگی تھی۔۔۔ اس نے زرا سا جھکتے سیماب کے آگے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلا دی تھی۔۔۔

سیماب نے بھیگی پلکوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مٹے مٹے میک اور آنسوؤں سے دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ اس کے نقوش مزید دلکش لگنے لگے تھے۔۔۔ ہونٹوں کو کچل کر وہ بری طرح زخمی کر چکی تھی۔۔۔

پیشانی سے خون کی بوندیں گر کر اس کے گال کو داغدار کر چکی تھیں۔۔۔ وہ دونوں اس وقت ایک ہی جیسی کیفیت سے گزر رہے تھے۔۔۔ دونوں ہی شدید اذیت کا شکار تھے۔۔۔

سیماب نے اس کے ہاتھ کو نظر انداز کرتے خود سے اٹھنا چاہا تھا۔۔۔ جس میں وہ ایک بار پھر سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے ہونٹ سختی سے بھینچتے اس نے شاہ زین کی چوری ہتھیلی پر اپنی نازک زخمی ہتھیلی رکھ دی تھی۔۔۔ جس کے

اگلے ہی لمحے۔۔۔ شاہ زین اسے سہارا دیتا اپنے مقابل کھڑا کر گیا تھا۔۔۔

سیماب نے فوراً سے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔ کچھ فاصلے پر کھڑی گاڑی کے قریب آکر شاہ زین نے اس کے لیے بیک سیٹ کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

ایسا پروٹوکول وہ شخص کبھی کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔۔ سیماب کو صرف اس لیے مل رہا تھا۔ کیونکہ وہ اس کی بیٹی کے لیے اہم تھی۔۔۔

سیماب خاموشی کے ساتھ وہاں ٹک گئی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زین ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی گاڑی فل سپیڈ میں دوڑاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

سیماب نے راستے میں نائمہ کو اپنے ہاسپٹل آنے کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا۔۔۔ نائمہ اس کے لیے فکرمند تو بہت تھی۔۔ مگر اسے وہاں سے واپس آنے کے لیے بھی نہیں بول سکتی تھی۔۔۔

کیونکہ اب تو ان کے خاندان کے ہر فرد کو ہی پتا چل چکا تھا کہ وہ بچی سیماب کے لیے کتنی اہم تھی۔۔۔

وہ دونوں ہاسپٹل پہنچے ہی تھے جب شمائلہ کی جانب سے نیہا کی طبیعت مزید بگڑ جانے کی خبر ملی تھی۔۔۔ جو سنتے ہی ان دونوں کی جان حلق میں اٹک چکی تھی۔۔۔

وہ بھاگتے ہوئے آئی سی یو کے باہر پہنچے تھے۔۔۔

وہاں موجود سب لوگ ہی حیرانی بھری نگاہوں سے سیماب کا حلیہ دیکھ رہے تھے۔۔۔ مگر سیماب کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں تو شیشے کے اس پار مشینوں میں جکڑے اس وجود پر تھیں۔۔۔

جو اس سے ملنے کو تڑپتی اس حال میں جا پہنچی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر سیماب کے وہاں پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی۔۔۔ اسے فوراً نیہا کے پاس لے گئے تھے۔۔۔

شاہ زین بھی سیماب کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ شاہ زین اعوان نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی کسی انسان کے آگے ایسے بے بس ہو گا۔۔۔

اس کی نیہا۔۔ جسے اس نے کبھی کانٹا بھی نہیں چبھنے دیا تھا۔۔۔ وہ اس حال کو جا پہنچے گی۔۔

شاہ زین میں ہمت نہیں تھی نیہا کے قریب جانے کی۔۔۔

جبکہ سیماب نیہا کے قریب جاتے۔۔۔ اس کا ڈریس میں جکڑا ننھا ہاتھ تھامتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"نیہا آپ کی مس سیماب آپ کے پاس ہیں۔۔۔ پلیز آنکھیں کھولو۔۔ آپ تو میری ہر بات مانتی ہو نا۔۔۔"

سیماب کے آنسو لڑیوں کی طرح بہہ رہے تھے۔۔۔ وہ نجانے کتنی ہی دیر نیہا کا ہاتھ تھامے اس سے باتیں کرتی رہی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زین خاموش کھڑا اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس کا نیہا سے کوئی رشتہ نہیں تھا۔۔ مگر وہ جس طرح نیہا کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔

یہ سب بناوٹی نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔

تو کیا وہ نیہا کو اس لڑکی سے دور کر کے بہت غلط کرچکا تھا۔۔ تو کیا وہ نیہا کی اس حالت کا زمہ دار خود تھا۔۔۔

لیکن وہ فون کال۔۔۔ نیہا کا کڈنیپ ہونا۔۔۔ اور اس سب کا الزام سیماب پر جانا۔۔۔ وہ سب بھی تو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔۔۔

سیماب جس کی نگاہیں نیہا کے معصوم چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔ اچانک سے اسے نیہا کے وجود میں حرکت سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"مسٹر اعوان دیکھیں نیہا کو ہوش آرہا ہے۔۔۔ نیہا میری باتوں پر رسپانس کر رہی ہے۔۔۔"

سیماب کی پرجوش آواز شاہ زین کو اس کی سوچوں سے باہر کھینچ لائی تھی۔۔ وہ جلدی سے آگے بڑھا تھا۔۔۔ سیماب کی آواز سن کر ڈاکٹرز کا عملہ بھی فوراً اندر آچکا تھا۔۔۔

وہ سب نیہا کے اردگرد جمع ہوچکے تھے۔۔۔

شاہ زین کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

سیماب کی حالت بھی اس سے کچھ مختلف نہیں تھی۔۔۔

وہ دونوں وہاں اندر ہی موجود تھے۔۔۔

جبکہ باہر کھڑی شرمین بیگم کے پاس کھڑی حدیقہ یہ منظر خاموش نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"یہ لڑکی کون ہے مام؟؟؟ بھائی اس لڑکی کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں۔۔۔ عجیب بات ہے۔۔۔ کہیں بھائی عینا کی جگہ کسی اور کو دینے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہے۔۔۔"

حدیقہ اس سچویشن میں بھی طنز کرنے سے باز نہیں آئی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں شرمین بیگم اسے تنبیہی نگاہوں سے دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

"شاہ زین کے سامنے یہ بات مت کرنا۔۔۔ اگر اپنی بھلائی چاہتی ہو تو۔۔۔"

شرمین بیگم کو حدیقہ کے منہ پھٹ انداز کی وجہ سے یہی فکر لاحق رہتی تھی۔۔ کہ کہیں وہ شاہ زین کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کر جائے۔۔۔

"مجھے پاگل کتے نے نہیں کاٹا۔۔ جو آپ کے اس ہٹلر کے سامنے ایسی کوئی بات کروں گی۔۔۔ ویسے یہ دلہن بنی لڑکی ہے کون۔۔۔

بھائی کی دلہن تو نہیں ہو سکتی۔۔ پھر کس کی دلہن ہے یہ۔۔۔ جو اس وقت یہاں موجود ہے۔۔۔"

حدیقہ اپنی پر تجسس طبیعت کے زیر اثر انہیں باتوں میں الجھ چکی تھی۔۔۔

نیہا کو ہوش آگیا تھا۔۔ ڈاکٹر کے مطابق اب وہ خطرے سے باہر تھی۔۔۔ سیماب کو آج پتا چلا تھا کہ نیہا کو اتنی کم عمر میں دل کا مرض لاحق ہو چکا تھا۔۔

اس کا زرا سا سٹریس لینا اس کے لیے خطرے کا باعث بن سکتا تھا۔۔۔ سیماب کو نجانے کتنا وقت لگا تھا یہ انکشاف قبول کرنے میں۔۔۔

اس معصوم بچی کی تکلیف پر۔۔ اس کا دل درد سے بھر گیا تھا۔۔

"آپ دوبارہ مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گی نا۔۔۔"

نیہا نے سیماب کا ہاتھ اپنے ننھے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامتے اس کی جانب پر امید نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

اس کی بات پر سیماب نے نگاہیں اٹھا کر سامنے کھڑے شاہ زین اعوان کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو بے تاثر نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

سیماب کو اس لمحے وہ شخص اپنے آپ سے بھی خفا لگا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی یہ شخص اس پر شدید غصہ تھا۔۔۔ کیونکہ وہ نیہا کی اس حالت کا زمہ دار اسے ہی سمجھ رہا تھا۔۔۔

اگر وہ نیہا کو خود سے اتنا قریب نہ کرتی تو آج نیہا اس حال میں نہ پہنچتی۔۔۔

"کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔"

سیماب اس کے ہاتھ چومتی محبت سے چور لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"گارڈ پرامس کریں۔۔۔"

نیہا بے یقین ہوئی تھی۔۔۔

"گارڈ پرامس میری گڑیا۔۔۔ آپ کو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔ ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گی۔۔۔"

سیماب سامنے کھڑے شخص کو پوری طرح سے اگنور کرتی اس وقت صرف نیہا کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اب اپنی طرف سے نیہا کو کوئی سٹریس نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ نیہا کے پاس آکر وہ اپنا دکھ تو بالکل فراموش کر چکی تھی۔۔ وہ بھول چکی تھی کہ آج اس پر کتنی بڑی قیامت گزری ہے۔۔

اسے خوشی تھی تو اس بات کی کہ نیہا بالکل ٹھیک تھی۔۔۔

شاہ زین کب وہاں سے گیا تھا اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اسے ہوش تو تب آیا جب نرس نے آکر اسے شاہ زین کا پیغام دیا تھا۔۔۔ وہ اسے باہر بلا رہا تھا۔۔۔

شاہ زین کے باقی فیملی والے جاچکے تھے۔۔۔ نیہا کے پاس اس وقت وہ دونوں ہی موجود تھے۔۔ ان دونوں کے علاوہ نیہا کو کسی کی ضرورت بھی نہیں تھی۔۔۔

شاہ زین کے بلاوے کا سن کر سیماب کی رنگت زرد پڑی تھی۔۔۔ مگر وہ خود میں ہمت مجتمع کرتی وہاں سے اٹھتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

باہر کوریڈور میں بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔ نرس کی نشاندہی پر وہ ایک جانب بنے ٹیرس پر آئی تھی۔۔۔ جہاں وہ ریلنگ پر اپنی مضبوط ہتھیلیاں جمائے کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔ اس کی پشت سیماب کی جانب تھی۔۔۔ وہ قدرے تاریک حصے میں کھڑا تھا۔۔۔

مگر اس کے چوڑے شانے دیکھ سیماب پہلی نظر میں ہی اسے پہچان گئی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔

"کیا سوچ کر تم نے نیہا سے وہ وعدہ کیا۔۔۔؟ "

وہ دبے دبے لہجے میں غرایا تھا۔۔۔ وہ اس کی پائل اور چوڑیوں کی چھنکار کی وجہ سے اس کی آمد سے باخبر ہوچکا تھا۔۔

سیماب اس کی جانب بنا دیکھے ہی اس کے قہر آلود تاثرات کا اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ مزید زرا سا بھی سٹریس نیہا کے لیے بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔ اس لیے میں اسے انکار نہیں کر پائی۔۔۔"

سیماب ہونٹ کچلتے، دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں الجھائے مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

کوئی قصور نہ ہوتے ہوئے بھی وہ قصوروار بن چکی تھی۔۔۔ اور اپنے کیے سے کہیں زیادہ بڑی سزا بھی پا چکی تھی۔۔۔

"میرا دل چاہتا ہے میں تمہیں ایسی جگہ غائب کروں کہ تم کبھی وہاں سے واپس نہ آسکو۔۔۔ میری بیٹی سے جھوٹا وعدہ کرکے تم اسے دوبارہ مرنے کے لیے چھوڑ جانا چاہتی ہو۔۔۔"

شاہ زین مٹھیاں بھینچے ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

اگر اس معاملے میں نیہا انوالو نہ ہوتی تو نجانے کب کا وہ اس لڑکی کو اس کی سزا سنا کر اپنی دنیا سے بے دخل کر چکا ہوتا۔۔۔

"میں نیہا کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ جب تک وہ پوری طرح سے صحت یاب نہیں ہوجاتی۔۔۔ اور میرے حوالے سے بھی تھوڑی سمجھدار نہیں ہوجاتی۔۔۔ میں اب اپنی وجہ سے نیہا کو کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گی۔۔۔"

سیماب نے مضبوط لہجے میں اپنا فیصلہ سنایا تھا۔۔۔

"اچھا اور تمہارا وہ نکاح اور رخصتی۔۔۔ اس کا کیا۔۔۔۔؟؟ "

شاہ زین اندھیرے میں آنکھیں گاڑھے استہزائیہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"مجھے طلاق ہو چکی ہے۔۔۔"

سیماب کو یہ بات بتانے میں کوئی شرمندگی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اسے نائمہ کی کہی بات اب بالکل ٹھیک لگنے لگی تھی۔۔۔ جو لوگ اسے ڈیزرو ہی نہیں کرتے تھے۔۔۔ ان کا اس کی زندگی سے چلے جانا ہی بہتر تھا۔۔۔

اگر اس کی وجہ سے کسی معصوم زندگی کی محرومیاں دور ہو رہی تھیں۔۔ تو اس سے زیادہ اور کیا چاہیے تھا اسے۔۔۔

سیماب کی بات پر شاہ زین جھٹکے سے پلٹا تھا۔۔۔

اس کے لیے یہ بات انتہائی غیر متوقع تھی۔۔

"کیا ہوا اتنے حیران کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔؟؟ اس دن یہی تو کہہ کر گئے تھے آپ مجھے۔۔۔ اپنی زندگی برباد کر کے آپ کی زر خرید ملازمہ بن جاؤں۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ کہیں میری اس طلاق کی وجہ آپ ہی تو نہیں ہیں۔۔۔ ویسے بھی آپ جیسا انسان اپنی دولت کے عوض کسی کو بھی خرید سکتا ہے۔۔۔۔"

سیماب بھی اندر سے بھری بیٹھی تھی۔۔۔ اسے بھی تو اپنی اذیت کسی نہ کسی پر نکالنی تھی۔۔۔

اسے حارث سے زیادہ خود پر غصہ تھا۔۔ کیا وہ اتنی غیر اہم تھی

کہ وہ شخص اسے زرا سی بات پر ایسے ہی ذلیل کرکے پوری دنیا

کے آگے تماشا بنا گیا تھا۔۔۔

اور یہ شخص جو اس کی زندگی کو مذاق ہی سمجھ رہا تھا۔۔۔

"شاہ زین اعوان ہر کام ڈنکے کی چوٹ پر کرتا ہے۔۔۔ یہ چھپ

چھپا کر سازشیں کرنا میری عادت نہیں ہے۔۔۔ یہ کام تم جیسے

لوگ ہی کرسکتے ہیں۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کے باوجود شاہ زین اعوان اس

پر طنز کرنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔۔

سیماب کو یقین ہوچکا تھا کہ اس شخص کے سینے میں دل سرے سے موجود ہی نہیں تھا۔۔۔

"میں نے کوئی سازش نہیں کی۔۔۔ نہ ہی کسی مقصد کے تحت میں نیہا کے قریب آئی ہوں۔۔۔"

سیماب کو اس کا بار بار الزام لگانا اذیت میں مبتلا کررہا تھا۔

"تم کس قدر معصوم ہو۔۔۔ یہ تو میں بہت جلد پتا لگوا لوں گا۔۔۔ مگر یاد رکھنا اس کے بعد تمہاری جگہ کہیں نہیں بچے گی۔۔۔۔"

شاہ زین کو اس لڑکی کی قابلِ رحم حالت پر بھی ترس نہیں آیا تھا۔۔۔ سیماب سمجھ گئی تھی کہ وہ نیہا کی خاطر اس شخص کے گھر میں رہ کر بہت بڑی قربانی دیئے جارہی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

جو دلوں کو چیر کر ان پر نمک پاشی کرنے کا ماہر لگتا تھا۔۔۔

سیماب نے بے دردی سے اپنے گال پر گرتے آنسوؤں کو رگڑا تھا۔۔۔ جب ایک لمحے کے لیے شاہ زین کی نظریں اس روتی بسورتی لڑکی پر ٹک گئی تھیں۔۔۔

جو غلطی پر ہونے کے باوجود اس سے بحث کررہی تھی۔۔۔ اور وہ اسے کچھ نہیں کہہ پارہا تھا۔۔۔

لیکن اندر کہیں دل کے کسی کونے میں اسے اس لڑکی کی حالت پر افسوس بھی ہوا تھا۔۔۔ جسے آج اس کی شادی والے دن طلاق ہوچکی تھی۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اپنا غم بھلائے نیہا کی خاطر یہاں آئی تھی۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

شاہ زین کو اتنی جلدی کسی پر بھی یقین کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔ اور یہ لڑکی تو اس کے لیے ویسے ہی مشکوک تھی۔۔۔ اس لیے وہ اس کے اوپر ایک پرسنٹ ٹرسٹ بھی نہیں کر پارہا تھا۔۔

"کیا میں اب جاسکتی ہوں۔۔۔؟؟ "

سیماب اس کی گہری نگاہوں کا ارتکاز خود پر محسوس کرتی جذبز سی ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زین اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دے پایا تھا۔۔۔ اس کی نگاہیں سر سے پیر تک سجی سنوری سیماب کے دلہناپے پر تھیں۔۔۔ بھاری عروسی دوپٹہ اس کی موہنی صورت کے گرد ہالہ بنائے۔۔ اس کی دلکشی کو مزید چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔

اپنے حسن سے لاپرواہ وہ الجھی بکھری لڑکی شاہ زین اعوان کو آج ڈسٹرب کرنے کا باعث بن چکی تھی۔۔۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔۔۔

سیماب وہاں سے جاچکی تھی۔۔۔ جبکہ شاہ زین کتنے ہی لمحے وہاں کھڑا اچانک سے بدلتے ان حالات کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے اچانک سے اس کی زندگی میں آکر سب کچھ ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔ وہ تو اپنی مرضی اور پسند کے بغیر گلاسز تک تبدیل نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

اور یہاں یہ جیتی جاگتی لڑکی بنا اجازت اس کی زندگی میں گھس آئی تھی۔۔۔ اور اس کی زندگی کی سب سے قیمتی ہستی کے لیے بہت اہم بھی بن چکی تھی۔۔۔

"اب اچھے بچوں کی طرح سو جاؤ آپ۔۔۔ اب مزید کوئی کوئسچن نہیں۔۔۔"

سیماب کب سے نیہا کو سلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے سوالوں کا سلسلہ ہی نہیں ختم ہورہا تھا۔۔۔

اتنے دنوں بعد آج اسے اپنے پاس دیکھ نیہا بے پناہ خوش تھی۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اٹھ کر ناچنا شروع کر دے۔۔۔

جبکہ شاہ زین تو مسلسل حیران ہی ہورہا تھا۔۔۔

اس کی بیٹی اس لڑکی کے آگے اسے بھی فراموش کر چکی تھی۔۔۔

"بس لاسٹ کوئسچین۔۔۔ گارڈ پرامس اس کے بعد سو جاؤں گی۔۔۔"

نیہا نے منہ بسورتے معصوم سی شکل بناتے جس انداز میں التجا کی تھی۔۔۔ سیماب اسے انکار نہیں کر پائی تھی۔۔

جبکہ اسی لمحے اندر داخل ہوتا شاہ زین اپنی لاڈلی کی اس طوطا چشمی پر حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔۔۔ جس کے مطابق اس کے لیے اس کے بابا جانی سے زیادہ اہم کوئی نہیں تھا۔۔۔ مگر اپنی مس سیماب کے آگے وہ اسے بھی بالکل بھول چکی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اس ہنستی کھکھلاتی بچی کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ ابھی کچھ گھنٹے پہلے وہ کس کنڈیشن میں تھی۔۔۔ شاہ زین کو اب سیماب کی نیہا کی زندگی میں اہمیت کا اچھے سے اندازہ ہوچکا تھا۔۔۔

اب چاہے جو بھی ہو جائے۔۔۔ اسے جو بھی کرنا پڑے وہ اس لڑکی کو نیہا سے دور جانے دینے والا نہیں تھا۔۔۔ چاہے وہ اس کے دشمنوں سے ہی کیوں نہ ملی ہوئی تھی۔۔۔ شاہ زین اعوان اب فیصلہ کر چکا تھا کہ سیماب داؤد کا اب مستقل ٹھکانا اعوان ہاؤس ہی تھا۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

"مس سیماب آپ کو دلہن کس نے بنایا ہے۔۔۔ کیا آپ کو میرے بابا جانی نے دلہن بنایا ہے۔۔۔ کیا اب آپ میری ماما بن کر ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔۔۔۔ ؟ "

نیہا جو کب سے اس کے سرخ عروسی لباس کو پسندیدگی بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔ آخر کار وہ سوال پوچھ ہی بیٹھی تھی۔۔۔ جو کب سے اس کی خوشی کا باعث بن رہا تھا۔۔

جبکہ وہیں نیہا کے ہونٹوں سے نکلنے والے الفاظ ان دونوں کے لیے انتہائی غیر متوقع تھے۔۔۔

سیماب نے گھبرا کر شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسی لمحے شاہ زین نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ دونوں کی نگاہیں بالکل بے تاثر تھیں۔۔۔

دونوں کی آنکھوں سے ہی انتہائی بے دردی کے ساتھ ان کے خواب چھین لیے گئے تھے۔۔۔ وہ دونوں ہی اس وقت جذبات اور احساسات سے بالکل بے بہرا ہو چکے تھے۔۔۔

سیماب سے کوئی جواب نہیں بن پایا تھا۔۔۔ اس کی کیفیت دیکھے شاہ زین آگے بڑھا تھا۔۔۔

"جی۔۔ اب آپ کی مس سیماب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہمارے ساتھ رہیں گی۔۔۔ لیکن اس کے لیے آپ کو ان کی ہر بات ماننی ہو گی۔۔۔"

شاہ زین نیہا کے ماتھے پر بوسہ دیتا اس کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے قریب آنے پر سیماب نامحسوس طریقے سے دور ہوئی تھی۔۔۔

"مس سیماب آپ بھی آئیں نا میرے پاس۔۔۔ کیا میں آپ کو ماما کہہ سکتی ہوں۔۔۔"

نیہا ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر بے پناہ خوش تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے ہونٹوں سے نکلنے والے الفاظ ان دونوں پر کیا اثر چھوڑ رہے تھے۔۔۔

سیماب اثبات میں سر ہلاتی اس کا ہاتھ تھام گئی تھی۔۔۔ جبکہ نیہا کا دوسرا ہاتھ شاہ زین کی گرفت میں تھا۔۔۔

نیہا اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کی پوری قوت استعمال کرتی ان دونوں کے ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں پر رکھ گئی تھی۔۔۔ جیسے ہی سیماب کا ہاتھ شاہ زین کے ہاتھ سے ٹچ ہوا۔۔۔ اس کے وجود میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

اس نے دھیرے سے اپنا ہاتھ دور کیا تھا۔۔۔

جبکہ شاہ زین ایسے بیٹھا تھا۔۔ جیسے اسے تو کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب اس وقت شاہ زین اعوان کے شاندار گھر کے آگے بنے بڑے سے لان کے سنگی بینچ پر سر دونوں ہاتھوں میں گرائے بیٹھی تھی۔۔۔ اس کے چہرے سے اس کی پریشانی صاف عیاں تھی۔۔۔ اس کی آزمائش کسی صورت ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔۔ نیہا صحت یاب ہوکر گھر آچکی تھی۔۔۔ سیماب کی عدت کی مدت بھی پوری ہوچکی تھی۔۔۔

اس نے نائمہ اور باقی گھر والوں کو اپنا اعوان ہاؤس میں رہنے کا فیصلہ سنا دیا تھا۔۔۔ جس کے بعد نائمہ نے اس کے آگے جو شرط رکھی تھی۔۔۔ وہ شرط سیماب کو نئی مشکل میں ڈال گئی تھی۔۔۔ وہ نائمہ کو ناراض کر کے اور اس کی اجازت کے بغیر اعوان ہاؤس میں رہنے نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔

مگر نائمہ نے جو شرط رکھی تھی۔۔۔ وہ بھی کسی طرح قابلِ قبول نہیں تھی۔۔

سیماب ایک بار پھر بری طرح پھنس چکی تھی۔۔۔

وہ پچھلے اتنے دنوں سے مسلسل اعوان ہاؤس آرہی تھی۔۔۔ پہلے اس کی عدت کے خیال سے نائمہ نے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ مگر اب وہ اپنی بہن کو ایسے خوار ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ سیماب ہمیشہ دوسروں کے بارے میں سوچنے کے چکر میں اپنا نقصان کر بیٹھتی تھی۔۔۔ اس لیے وہ اس بار خود سیماب کے لیے سٹینڈ لینا چاہتی تھیں۔۔۔ اور اس بار وہ سیماب کی بھی ایک نہیں سننے والی تھیں۔۔۔

نائمہ کو پہلی نظر میں ہی شاہ زین اعوان بہت اچھا انسان معلوم ہوا تھا۔۔۔ چاہے ان کی ملاقات بہت برے وقت میں ہوئی تھی۔۔۔ مگر نائمہ کی نگاہیں اس خوبرو انسان پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اس کے بعد جو بھی حالات بنے تھے۔۔۔ نائمہ کو شاہ زین ہر لحاظ سے اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔ وہ پاور فل اور سنجیدہ طبیعت کا مالک انسان ان کی بہن کے لیے بالکل پرفیکٹ میچ تھا۔۔۔

نائمہ کو اب محسوس ہورہا تھا کہ ان کے رب نے یوں اچانک شاہ زین کو سیماب کے لیے ہی بھیجا تھا۔۔۔

نائمہ ایک بار سیماب کے ساتھ اعوان ہاؤس بھی آئی تھی۔۔۔ جہاں موجود نوکروں کی فوج، آسائشوں سے بھرا گھر اور ملنسار سی شرمین بیگم انہیں بہت اچھی لگی تھیں۔۔۔

نیہا تو انہیں ویسے ہی بہت پیاری تھی۔۔۔

نائمہ ہمیشہ سے اپنی بہن کے لیے ایسے ہی کسی رشتے کی تلاش میں تھیں۔۔۔ وہ شاہ زین اعوان کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھیں۔۔۔

انہوں نے سیماب کے آگے یہی شرط رکھی تھی کہ اگر وہ اعوان ہاؤس میں جاکر رہنا چاہتی ہے تو وہ نیہا کی کیئر ٹیکر نہیں بلکہ شاہ زین اعوان کی بیوی بن کر رہے گی۔۔۔۔

سیماب تو ان کی یہ بات سن کر کتنے ہی لمحے شاک سے باہر نہیں آپائی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ نائمہ شاہ زین کی شان و شوکت دیکھ اس کے معاملے میں تھوڑی سی لالچی ہوگئ تھی۔۔۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کی بہن محلوں میں راج کرے۔۔۔

لیکن وہ اپنی بہن کو یہ بات کیسے سمجھاتی کہ شاہ زین اعوان ایک الگ ہی دنیا کا انسان تھا۔۔۔ ان دونوں کے مزاج اور رہن سہن میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔

وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنی زندگی کو انجوائے کرکے جینے والی ایک زندہ دل لڑکی تھی۔۔۔ جبکہ شاہ زین اعوان اپنے مقرر کیے گئے اصولوں کے مطابق چلنے والا ایک روبوٹک قسم کا انسان تھا۔۔۔ جس کے ساتھ گزارہ کرنا انتہائی مشکل تھا۔۔۔

اوپر سے اپنے منہ سے اس کے سامنے شادی کا پروپوزل رکھنا سیماب کے لیے مرنے کے مترادف تھا۔۔

وہ اکھڑ اور بدمزاج شخص کب اگلے کی عزت دو کوڑی کی کر کے رکھ دے۔۔۔ کوئی پتا نہیں چلتا تھا۔۔۔

وہ ایسے ہی سوچوں میں الجھی بیٹھی تھی۔۔ جب اسے امبرین کی کال موصول ہوئی تھی۔۔۔

اس نے جو اطلاع سیماب کو دی تھی۔۔ وہ اپنا سر پیٹتی سپرنگ کی طرح اپنی جگہ سے اچھل پڑی تھی۔۔

"آخر یہ کوئی مجھے سکون سے کیوں نہیں جینے دیتا۔۔۔ ؟"

سیماب اندر جانے کے بجائے باہر گیٹ کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

امبرین نے اسے نائمہ آپی کا شاہ زین کے آفس جانے کا بتایا تھا۔۔۔ وہ وہاں کیا کرنے گئی تھیں۔۔۔ سیماب یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

اگر انہوں نے شاہ زین سے وہی بات کردی تو وہ تو اس گھمنڈی شخص کی طنزیہ نگاہوں کے آگے شرم سے مر ہی جائے گی۔۔۔

اسے اب جلد از جلد وہاں جاکر نائمہ کو ایسا کچھ بھی کرنے سے روکنا تھا۔۔۔

امبرین کے مطابق وہ ایک گھنٹا پہلے گھر سے نکلی تھیں۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ اب تک شاہ زین سے بات کر بھی چکی ہونگی۔۔۔

سیماب فوراً شاہ زین کے آفس پہنچی تھی۔۔۔ وہ پہلے بھی ایک دو بار نیہا کے ساتھ یہاں آچکی تھی۔۔ اس لیے کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

"مجھے شاہ زین اعوان سے ملنا ہے۔۔۔ ابھی اور اسی وقت۔۔۔ ان سے کہیں سیماب داؤد ان سے فوری ملنا چاہتی ہے۔۔۔"

سیماب اڑ کر اندر پہنچ جانا چاہتی تھی۔۔۔ اسے کسی بھی حال میں نائمہ کو بات کرنے سے روکنا تھا۔۔۔

"میم سر ابھی ایک امپورٹنٹ میٹنگ میں ہیں۔۔۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ باہر ویٹ کریں۔۔۔"

شاہ زین اعوان کی طرف سے ہمیشہ کی طرح روکھا جواب ہی آیا تھا۔۔۔

سیماب دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔

"میں کونسا مری جارہی ہوں تم سے ملنے کے لیے۔۔۔ بس اندر آپی نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔"

سیماب کو ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس شخص سے چڑھ ہو رہی تھی۔۔۔ جو خود کو کوئی بہت ہی اعلیٰ مخلوق سمجھتا تھا۔۔۔

"میم سر بلا رہے ہیں آپ کو۔۔۔"

شاہ زین کے سیکرٹری نے آدھے گھنٹے بعد اسے شاہ زین کا پیغام دیا تھا۔۔۔

سیماب دل ہی دل میں نجانے کون کون سی دعاؤں کا ورد کرتی اس کے آفس کی جانب بڑھی تھی۔۔ وہ چاہتی تھی جیسا وہ سوچ رہی ہے ویسا کچھ نہ ہو۔۔۔ نائمہ شاہ زین کے پاس نہ آئی ہو۔۔۔

مگر اندر داخل ہوتے ہی اس کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔ شاہ زین کے بالکل سامنے کرسی پر نائمہ بیٹھی جوس سے لطف اندوز ہورہی تھی۔۔۔ جبکہ اس پر نظر پڑتے ہی شاہ زین اعوان کے ہونٹوں پر جو طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

وہ نوٹ کرتے سیماب کا دل چاہا تھا وہ خود کو اس شخص کی نگاہوں سے اوجھل کر لے۔۔۔

اسے ایک سیکنڈ لگا تھا سمجھنے میں کہ نائمہ اپنا کارنامہ سر انجام دے چکی ہے۔۔۔

"آئیں تشریف لائیں مس سیماب۔۔۔"

شاہ زین اعوان بظاہر مسکرا رہا تھا۔۔۔ جو دیکھ نائمہ بھی مسکرا دی تھی۔۔۔ مگر شاہ زین کے لہجے میں چھپی کاٹ سیماب بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

وہ اس شخص کا مزاج سمجھنے لگی تھی۔۔۔ اسے بناوٹی چیزوں اور رویوں سے سخت نفرت تھی۔۔۔ اور نائمہ اس کے سامنے اس وقت اسی کی تصویر بنی بیٹھی تھی۔۔۔

"آپ دونوں بات کر لیں۔۔۔ میں باہر ویٹ کر لیتی ہوں۔۔۔"

نائمہ ایک مسکراتی نگاہ سیماب پر ڈالتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ جبکہ سیماب اپنی بہن کو ٹھیک سے گھور بھی نہ سکی تھی۔۔۔

سیماب کو وہیں جمع دیکھ شاہ زین اپنی کرسی سے اٹھا تھا۔۔۔ نائمہ کے جانے کے ساتھ ہی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں سے ہٹ چکی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"آپی نے آپ کے سامنے جو کچھ بھی کہا ہے۔۔۔ میری اس سب میں کوئی رضامندی نہیں ہے۔۔۔ نہ میں ایسا کچھ چاہتی ہوں۔۔۔"

سیماب نے اسے اپنے مقابل آکر کھڑے ہوتے دیکھ چند قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

شرمندگی سے اس کا چہرا جھکا ہوا تھا۔۔۔

خفت اور شاہ زین اعوان کی جانب سے متوقع بے عزتی کے احساس سے اس کے پھولے گال تپ کر لال ہو چکے تھے۔۔

یہ شخص لحاظ رکھنے والوں میں سے نہیں تھا۔۔ یہ بات وہ بہت اچھے سے جان چکی تھی۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

"مگر میں تو اس بات پر پوری طرح سے رضامند ہوں۔۔۔ اور ایسا ہی چاہتا ہوں۔۔۔"

شاہ زین کی بات پر سیماب نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کا چہرا اسکے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟"

سیماب کو لگا تھا جیسے اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔

جب اس کے سوالیہ انداز پر شاہ زین اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ سیماب فوراً پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہاں رکھے ٹیبل کی وجہ سے اسے رکنا پڑا تھا۔۔۔

وہ شاہ زین کے اس رویے سے بری طرح گھبرا رہی تھی۔۔۔

"میں ابھی اور اسی وقت نکاح کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔ میرا وکیل ابھی کچھ دیر میں پہنچنے والا ہے۔۔۔ تمہاری آپی بھی گھر سے تمہارے بہنوئی کو بلوا چکی ہے۔۔۔ تمہارے پاس انکار کی کوئی گنجائش نہیں بچتی۔۔۔"

شاہ زین بول رہا تھا۔۔ جبکہ سیماب شاک سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ شاہ زین اعوان اتنی آسانی سے اس سے نکاح پر مان گیا تھا۔۔۔

"آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔۔ اور نہ ہی میرا اور آپ کا کوئی جوڑ ہے۔۔۔ پلیز آپ ان کی باتوں کو سیریس مت لیں۔۔"

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب صاف انکاری تھی۔۔۔

وہ وہاں سے جانے لگی تھی جب شاہ زین نے اس کی کلائی تھام کر اسے سامنے رکھی کرسی کی جانب پھینکا تھا۔۔۔ سیماب منہ کے بل اس کرسی پر جاگری تھی۔۔۔

اس کے ہونٹوں سے کراہ برآمد ہوئی تھی۔۔۔ جب شاہ زین اسے بازو سے پکڑ کر واپس سیدھا کرتا اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔

"میں کونسی بات کو کتنا سیریس لے رہا ہوں تم نہیں جانتی۔۔۔ اس لیے میں جو کہہ رہا ہوں وہ چپ کرکے مان لو۔۔۔ میں بھی کوئی مرا نہیں جارہا تم سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔ اس لیے یہ فضول کے نخرے دکھانے کے بجائے آرام سے میری بات مان لو۔۔۔ ہم

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

دونوں کے لیے ہی اس نکاح کا ہونا بہت ضروری ہے۔۔ میں تمہیں پھر سے کوئی موقع نہیں دینا چاہتا۔۔ جس کی وجہ سے تم میری بیٹی کو تکلیف پہنچا سکو۔۔۔"

شاہ زین کا لہجہ انتہائی ہتک آمیز تھا۔۔۔

سیماب سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر دل میں اس قدر نفرت رکھنے کے باوجود یہ شخص اس سے شادی کیوں کررہا تھا۔۔۔ یہ شخص اسے ہمیشہ کوئی بے جان کھلونا سمجھ کر ٹریٹ کیوں کرتا تھا۔۔۔ کیا اس کی اپنی کوئی لائف نہیں تھی۔۔۔

یہ شخص اسے بالکل اپنے اشاروں پر نچا رہا تھا۔۔ اور وہ ہر بار بے بس ہوجایا کرتی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"مگر میں۔۔۔۔"

اس نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اس کے ہونٹوں پر اپنی مضبوط ہتھیلی جماتے شاہ زین اپنا چہرا اس کے مقابل نہایت قریب لے آیا تھا۔۔

اس کی اس حرکت پر سیماب نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو پوری طرح سے واں کرتے اسے گھورا تھا۔۔۔

"ہمارے درمیان صرف ایک کاغذی رشتہ ہو گا۔۔۔ اس سے زیادہ نہ تو میں تم سے کوئی ریلیشن رکھنا چاہتا ہوں۔۔ اور آئی تھنک نہ تم مجھ سے۔۔۔ اس نکاح کے بارے میں بھی ہمارے چند قریبی لوگوں کے سوا کسی کو بھی علم نہیں ہو گا۔۔۔"

شاہ زین بے لچک انداز میں بولتا اس کی لال پڑتی رنگت پر ایک گہری نگاہ ڈالتا اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

اپنی سانسوں کو بحال کرتی وہ گہرے گہرے سانس لیتی اس سے پہلے کہ کچھ بول پاتی۔۔۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

شاہ زین فوراً اس سے پیچھے ہوا تھا۔۔۔

جبکہ سیماب اپنے لال پڑتی رنگت کو نارمل کرنے کی کوشش کرتی چہرا موڑ گئی تھی۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ شخص نائمہ کے آنے سے پہلے ہی یہ سب پلاننگ کر چکا تھا۔۔۔ اس کی بہن تو بیچ میں آکر بے وقوف ہی بنی

تھی۔۔۔ کیونکہ یہ شخص کسی کی صلاح مان کر چلنے والوں میں سے بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

نجانے اس کے دماغ میں اب کیا چل رہا تھا۔۔۔

سیماب کو خود بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر وہ ہر بار ان باپ بیٹی کے آگے اتنی بے بس کیوں ہوجایا کرتی تھی۔۔۔

پہلے بیٹی کی خاطر وہ اپنی زندگی برباد کر چکی تھی۔۔۔ اور اب رہی سہی کسر باپ پوری کرنے والا تھا۔۔

ان دونوں کا یہ نکاح سب لوگوں سے پوشیدہ رکھا جانا تھا۔۔۔ اس کا علم صرف نائمہ، فرہاد اور شرمین بیگم کو تھا۔۔۔ یہ ایک کانٹریکٹ

بیسڈ نکاح تھا۔۔۔ جسے شاہ زین اعوان جب چاہے ختم کر سکتا تھا۔۔۔

اور بدلے میں نائمہ نے بھاری رقم سیماب کے نام لکھوائی تھی۔۔۔ جس کا مقصد صرف سیماب کے قدم مضبوط کرنے تھے۔۔ جبکہ شاہ زین اعوان اس بات کو ان کی لالچ ہی سمجھا تھا۔۔۔ نائمہ جانتی تھی کہ یہ ایک کانٹریکٹ بیسڈ نکاح تھا۔۔۔ مگر اسے اپنی بہن پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔

وہ جتنی پیاری اور صاف دل کی مالک تھی۔۔۔ شاہ زین اعوان زیادہ دیر تک اس سے منہ موڑے نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔ اور نہ ہی نیہا ان دونوں کو ایک دوسرے سے دور جانے دینے والی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

نکاح نامے پر سائن کرتے شاہ زین اعوان کے نقوش مزید تن گئے تھے۔۔۔

سیماب کی نظریں اسی پر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ اس شخص کے دل میں اس کے لیے کچھ نہیں تھا۔ پھر وہ اس سے نکاح کیوں کررہا تھا۔۔ وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ دونوں کچھ وقت پہلے ایک دوسرے کے لیے بالکل اجنبی تھے اور اب بنا کسی دلی وابستگی کے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ اتنی مضبوطی سے جوڑ دیا گیا تھا۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

نکاح نامے پر دستخط کرتے سیماب کے ہاتھ کپکپائے تھے۔۔۔ وہ ایک بار اس تلخ تجربے سے گزر چکی تھی۔۔۔ اس کے لیے یہ سب دوہری اذیت کا باعث تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر لگی تھی۔۔ اور اسے اس احساس سے عاری روبوٹک انسان کے پلے باندھ دیا گیا تھا۔۔۔

جس کی پچھلی زندگی کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔ اس کی پہلی بیوی کون تھی۔۔۔ وہ ابھی تک اس کی لائف میں موجود تھی یا وہ اسے چھوڑ چکا تھا۔۔۔

سیماب کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔ اور نہ ہی جاننا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اس نکاح کو ایک کانٹریکٹ کی حد تک ہی رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اگلے دن سیماب خود ہی اپنے گھر سے رخصت ہوکر اعوان ہاوس آگئی تھی۔۔۔ شاہ زین نے اس دن بھی ایسی کوئی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔ سیماب کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ نجانے نائمہ کو اس شخص میں ایسا کیا نظر آگیا تھا۔۔

وہ شاید انوکھی ہی ایسی دلہن تھی۔۔ جو خود ہی رخصت ہوکر اپنا سامان اٹھائے اپنے سسرال میں انٹر ہوئی تھی۔۔۔ یہاں سے اسے لینے کوئی نہیں گیا تھا۔۔۔

سیماب اپنا بیگ اٹھائے نیہا کے روم میں آگئی تھی۔۔۔ جو بالکل خالی پڑا تھا۔۔۔ نیہا وہاں پر نہیں تھی۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔"

اسے نیہا کے روم سے نکلتا دیکھ شمائلہ نے فوراً آگے آتے اسے سلام کیا تھا۔۔۔ سیماب کو وہاں دیکھ شمائلہ کو بہت خوشی ہوئی تھی۔۔۔

دن کے گیارہ بج رہے تھے۔۔ مگر اعوان ہاؤس کو دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے وہاں ابھی تک صبح ہوئی ہی نہ ہو۔۔

کوئی بھی ابھی تک اپنے روم سے نہیں نکلا تھا۔۔۔

اتنے بڑے سے گھر میں ملازمین کے علاوہ صرف چار افراد ہی رہتے تھے۔۔۔

شاہ زین ، نیہا، شرمین بیگم اور حدیقہ۔۔۔

حدیقہ تو زیادہ پر اپنے فرینڈز اور پارٹیز میں ہی بزی رہتی تھی۔۔۔ اور شرمین بیگم کی بھی کچھ ایسی ہی مصروفیات تھیں۔۔۔ ان دونوں کا گھر میں ہونا نہ ہونا برابر تھا۔۔۔

شاہ زین زیادہ تر اپنے آفس میں ہی ہوتا تھا۔۔۔

اس نے ان سب لوگوں کو کوئی ایک دو بار ہی ایک ساتھ بیٹھے دیکھا تھا۔۔۔ جس میں ان کا بات کرنے کا انداز ایک فیملی جیسا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ ان کو دیکھ کر ایسے لگتا تھا وہ سب ایک دوسرے کے لیے بالکل اجنبی ہیں۔۔۔ اور شاید پہلی دفع مل رہے ہیں۔۔۔

سیماب کو اب نیہا کی حالت کا اندازہ ہوا تھا۔۔۔

ایسے گھر میں رہ کر کسی کا بھی دم گھٹنے لگے۔۔

جہاں محبت اور اپنائیت نام کو نہیں تھی۔۔۔

نیہا کو اپنے روم میں نہ دیکھ وہ سمجھ گئی تھی کہ ضرور وہ شاہ زین کے روم میں ہوگی۔۔۔

شاہ زین آفس جلدی چلا جاتا تھا۔۔ اب تو گیارہ بج رہے تھے۔۔۔

یہی سوچ کر سیماب نے ہلکا سا ناک کرتے شاہ زین کے بیڈ روم کا دروازہ ہلکا سا واں کیا تھا۔۔۔

جہاں سامنے ہی اسے بیڈ پر نیہا سوئی نظر آئی تھی۔۔ شاہ زین کہیں نہیں تھا۔۔۔ یہ دیکھ خود میں ہمت مجتمع کرتی سیماب اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اس نے پہلے واش روم اور ڈریسنگ روم چیک کیا تھا۔۔۔ شاہ زین کہیں نہیں تھا۔۔۔ وہ پوری تسلی کر کے مطمئین ہوتی نیہا کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"میری پرنسز آج اتنی دیر تک سو رہی ہے۔۔۔"

اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے سیماب نے دھیرے سے سرگوشی کی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے نیہا ہلکا سا کسمسائی تھی۔۔۔ اور سیماب کا ہاتھ تھامتی وہ اپنے چہرے سے لگاتی پھر سے سو گئی تھی۔۔۔

نیہا کے معصوم چہرے پر آسودگی بھری مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔۔ جو دیکھ سیماب بھی مسکرا دی تھی۔۔۔

نیہا کے قریب آکر وہ بھی اپنی ہر تکلیف بھول جایا کرتی تھی۔۔ وہ جو نیہا کو گہری نیند میں سوتا دیکھ اس کے پاس سے اٹھ جانا چاہتی تھی۔۔۔

نیہا کے یوں ہاتھ تھام کر چہرے کے نیچے رکھنے پر وہ وہی ٹک گئی تھی۔۔۔ ہاتھ کھینچنے سے نیہا نے اٹھ جانا تھا۔۔ رات کو نجانے وہ کس ٹائم سوئی تھی۔۔ سیماب اس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ ٹانگیں نیچے لٹکائے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بے فکری سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔

جب اسی لمحے دروازہ کھول کر شاہ زین اعوان اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ اسے وہاں دیکھ سیماب جذبز سی ہوئی تھی۔۔ وہیں اس لڑکی

کو پورے استحقاق کے ساتھ اپنے بستر پر بیٹھا دیکھ شاہ زین اعوان بھی پل بھر کے لیے عجیب سے احساسات کا شکار ہوا تھا۔۔

مگر اگلے ہی لمحے خود پر اجنبیت کا بورڈ سجائے وہ سیماب کو پوری طرح سے اگنور کر گیا تھا۔۔ وہ نکاح کے بعد آج پہلی بار وہاں آئی تھی۔۔ مگر اس شخص نے زرا سی تہذیت دکھانا بھی گوارہ نہیں کی تھی۔

اسے بلانا تو دور۔۔ شاہ زین نے دوبارہ پلٹ کر اس پر ایک نگاہ غلط تک نہیں ڈالی تھی۔۔۔ جو بات سیماب کو بہت بری طرح چبھی تھی۔۔

"مجھے کیا میری طرف سے بھاڑ میں جائے۔۔۔ میں کونسا اس کے لیے آئی ہوں۔۔ میں تو یہاں صرف اور صرف نیہا کے لیے موجود ہوں۔۔۔"

سیماب دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوتی اس کی جانب سے رخ پھیر گئی تھی۔۔۔ اسی لمحے شاہ زین نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جب شاہ زین کی نظر اس کی کمر پر موجود لانبے سیاہ بالوں کی چٹیا پر پڑی تھی۔۔۔ جو اس کی سر پر اوڑھے دوپٹے سے با آسانی جھانکتی اس کی نازک کمر کے عین بیچ میں موجود تھی۔۔۔

اس کے موبائل پر میسج کی بپ بجی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی شاہ زین ہوش میں آتا اپنی اس غیر ارادی حرکت پر سختی سے خود کو سرزنش کر گیا تھا۔۔۔

وہ آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔۔

ایک دو بار نجانے کس احساس کے زیر اثر سیماب نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے مرر کے سامنے کھڑے شاہ زین کی چوڑی پشت ہی نظر آئی تھی۔۔۔ اس بات سے انجان کے وہ مرر سے اس کی یہ حرکت نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

اس نے جیسے ہی خود پر پرفیوم کا چھڑکاؤ سیماب نے بے اختیار اپنی سانسیں روک لی تھیں۔۔۔

اس کی دلفریب مہک سیماب کو اپنے نتھنوں میں گھستی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس نے پلٹ کر شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسی لمحے شاہ زین کی نگاہیں بھی اس کی جانب اٹھی تھی۔۔۔

جس پر گڑبڑاتے سیماب نگاہیں موڑ گئی تھی۔۔۔

لیکن چند سیکنڈز بعد ہی اسے شاہ زین کی قدموں کی چاپ اپنے قریب آتے محسوس ہوئی تھی۔۔۔ سیماب کے ہاتھوں میں لرزش ہوئی تھی۔۔۔

وہ بیڈ کے نہایت قریب پہنچتا رکا تھا۔۔۔ سیماب اس کی جانب سے رخ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔

وہ سیماب سے چند انچ کے فاصلے پر بیڈ پر آن بیٹھا تھا۔۔ سیماب نے نیہا کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔۔ دل تھا کہ تیز رفتاری سے دھڑکا ہی جارہا تھا۔۔۔

جب شاہ زین جھکا تھا اور آگے ہوتا نیہا کی پیشانی پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔ سیماب سے اس کا فاصلہ ویسے ہی برقرار تھا۔۔۔ اس کے جھکنے پر سیماب کو اپنے بازو پر اس کی گرم سانسوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ کانپ گئی تھی۔۔۔

مگر شاہ زین اب کی بار بھی نیہا سے مل کر اس کی جانب دیکھے یا بلائے بغیر وہاں سے اٹھتا اگلے ہی لمحے روم سے نکل گیا تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

جبکہ اس کے جاتے ہی سیماب اپنی آنکھیں اور ہونٹوں کو سختی سے میچ گئی تھی۔۔۔

"استغفر اللہ یہ میں کیا سوچ رہی تھی۔۔۔ آخر ہو کیا گیا تھا مجھے۔۔۔ میں ایسی بکواس سوچ بھی کیسے سکتی ہوں۔۔۔"

وہ خود کو لتاڑتی شاہ زین کے حوالے سے اپنے دماغ میں آتے الٹے سیدھے سوالوں پر خود کو کوس کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس کا چہرا خطرناک حد تک لال ہوچکا تھا۔۔۔

وہ سوچ چکی تھی کہ اب کبھی بھی اس شخص کی موجودگی میں اس روم میں نہیں آئے گی۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

نہ ہی اس کے قریب آنے پر ایسا کچھ بھی الٹا سیدھا فیل کرے گی۔۔ وہ یہاں صرف نیہا کے لیے تھی۔۔۔ تو اس کا سارا فوکس بھی صرف اور صرف نیہا پر ہی ہونا چاہیے تھا۔۔۔

سیماب نے پلٹ کر مرر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں نظر آتے اپنے لال چہرے کو دیکھ وہ شرمندگی سے مزید لال ہوئی تھی۔۔۔

"پاگل مت بنو سیماب۔۔۔۔ وہ شخص کیا سوچے گا۔۔۔ پھر کوئی نیا الزام لگا دے گا۔۔۔ پلیز خود پر کنٹرول رکھو اس شخص سے تمہارا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔"

سیماب گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کرتی نیہا کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ وہ اپنی اس کیفیت پر خود بھی حیران تھی۔۔۔ ایسا تو

حارث کے سامنے بھی اس کے ساتھ کبھی نہیں ہوا تھا۔۔ کیونکہ شاید حارث نے کبھی اسے اس طرح اگنور نہیں کیا تھا۔۔

ہاں اس شخص کی یہ بدلحاظی ہی تھی۔۔ جس پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ سیماب اپنی اس کیفیت پر پردہ ڈالتی خود کو مختلف بہانوں سے بہلانے لگی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

" ماما مجھے نوڈلز کھانے ہیں۔۔۔"

نیہا کچن میں رکھے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی خوش ہوکر سیماب کو اپنے لیے کھانا بناتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ اب بلا جھجک سیماب کو ماما کہتی تھی۔۔۔ سیماب کو لگا تھا کہ شاید شاہ زین کو یہ بات پسند نہ آئے اور وہ اپنے طریقے سے نیہا کو اس سے منع کر دے۔۔۔

مگر حیرت انگیز طور پر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس نے نیہا کو اس بات سے نہیں ٹوکا تھا۔۔۔ نیہا اس کے سامنے بھی سیماب کو ماما کہہ کر پکارتی تھی۔۔۔ لیکن شاہ زین نے کبھی اس بات پر کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔

سیماب کے دل میں اچانک سے نیہا کی ماں اور شاہ زین کی بیوی کے بارے میں جاننے کا اشتیاق پیدا ہوا تھا۔۔۔

آخر وہ لڑکی کون تھی اور کہاں تھی۔۔۔

جو اپنی معصوم سی بچی کو چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔ اس نے شاہ زین کے ہونٹوں سے اس لڑکی کو ذکر کبھی نہیں سنا تھا۔۔۔ نہ ہی شرمین بیگم کوئی ایسا ذکر کرتی تھیں۔۔

اور حدیقہ تو ویسے ہی صرف سونے کے لیے آتی تھی اس گھر میں۔۔۔ یا تو وہ پورا دن سوئی رہتی تھی۔۔۔ یا پھر گھر سے ہی باہر رہتی تھی۔۔۔۔

آخر وہ کچھ پوچھتی بھی تو کس سے۔۔۔

شرمین بیگم کو بھی اپنے فیشن اور سوشل سرکل سے کم ہی فرصت ملتی تھی۔۔

سیماب کو ہرگز آئیڈیا نہیں تھا کہ ان امیر لوگوں کی زندگی اتنی بے رونق اور بے رنگ ہوتی تھی۔۔۔ جن کے پاس اپنے گھر کے لوگوں کے لیے بھی ٹائم نہیں ہوتا تھا۔۔۔

اوپر سے شاہ زین اعوان کے مزاج تو ان سب سے ہی الگ تھے۔۔۔

وہ دوسروں کو تو انسان سمجھتا ہی نہیں تھا۔۔۔

سیماب کو ایک ہفتہ ہوچکا تھا وہاں رہتے ہوئے۔۔۔

مگر اس شخص کو ایک بار بھی بات کرنے کی توفیق نہیں ہوئی تھی۔۔۔

سیماب اس شخص کے اس اٹیٹیوڈ پر الگ کڑھ کر رہ جاتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی وہ نیہا کے لیے نوڈلز بناتی اپنی سوچوں میں اس قدر کھو گئی تھی کہ اسے آگ کی لپیٹ میں آتا اپنا دوپٹہ دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ بے دھیانی سے کھڑی اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔۔

جب آگ لگتے دیکھ نیہا کے ہونٹوں سے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔

شاہ زین جو اسی وقت گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔ نیہا کی چیخ پر اپنا بریف کیس وہیں پھینکتا وہ کچن کی جانب بھاگا تھا۔۔۔

سیماب خوف کے عالم میں پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ آگ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اچانک نازل ہوئی اس آفت پر وہ فوری طور پر کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

"نیہا آپ ٹھیک ہو۔۔۔؟"

شاہ زین نے نیہا کو صحیح سلامت کھڑا دیکھ سکھ کا سانس لیا تھا۔۔ مگر جیسے ہی وہ پلٹا۔۔۔ سیماب کے دوپٹے سے شرٹ تک پہنچتی آگ کو دیکھ وہ جلدی سے نیہا کو شمائلہ کے حوالے کرکے اسے باہر لے جانے کا کہتا۔۔ خود سیماب کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اس نے کھینچ کر سیماب کے اوپر سے دوپٹہ ہٹاتے دور پھینکا تھا۔۔۔

اس وقت فوری طور پر شاہ زین کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ اس سے پہلے کے اس کی شرٹ کو لگی آگ سیماب کے بازوؤں کو جلا

دیتی۔۔۔ شاہ زین نے اپنے ہاتھوں کے جلنے کی پرواہ کیے بغیر اس کے بازو پر لگی آج بجھا گیا تھا۔۔۔

جس کے نتیجے میں شاہ زین کے دونوں ہاتھ جل چکے تھے۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔۔"

شاہ زین اپنا کوٹ اتارتا لرزتی کانپتی سیماب کو اس کی کور کرتا اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔ یہ سب کچھ اتنا بے اختیاری میں ہوا تھا کہ دونوں ہی اس بات کا احساس نہیں کر پائے تھے۔۔۔

سیماب خوف کے مارے ابھی تک اپنے حواسوں میں نہیں لوٹی تھی۔۔۔ شاہ زین کے اپنے گرد بندھے حصار پر اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھ تھا۔۔۔

اور اگلی نگاہ اس کے جلے ہوئے ہاتھوں پر پڑی تھی۔۔

اس شخص نے اسے بچانے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بری طرح جلا دیا تھا۔۔ اور ابھی بھی سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتا اس کی خیریت دریافت کررہا تھا۔۔۔

سیماب کا دل جیسے رک سا گیا تھا۔۔۔

سیماب اثبات میں سر ہلاتی اس کے حصار سے نکلی تھی۔۔

جس کا احساس ہوتے شاہ زین بھی پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔

"اتنا لاپرواہ رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔"

اس کے خوف سے کانپتے وجود پر نظر ڈالتے وہ ہونٹ بھینچے گیا تھا۔۔

اگر وہ زرا سی دیر کر دیتا تو اس لڑکی کا کام تمام ہو جانا تھا۔۔۔

آخر وہ خود سے اتنی لاپرواہ کیوں تھی۔۔۔

"سوری۔۔۔ آج پھر میری لاپرواہی سے نیہا کو نقصان پہنچ سکتا تھا۔۔ آئم سو سوری۔۔۔"

سیماب اس کی بات کا یہی مطلب سمجھی تھی۔۔۔ ویسے بھی اس شخص کو بھلا اس کی کہاں پرواہ ہو سکتی تھی۔۔۔

مگر شاہ زین اس کی بات کا جواب دیئے بغیر باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جبکہ سیماب کی نظریں تو دور جاتے شاہ زین پر ہی جمی ہوئی تھیں۔۔۔

سیماب کچن سے نکلی تھی جب وہ اسے فون کان سے لگائے بالکنی میں جاتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

سیماب کی نظریں اب بھی اس کے ہاتھوں کی جانب گئی تھیں۔۔۔ جن کی پرواہ کیے بغیر وہ لیپ ٹاپ کے سامنے بیٹھتا کام میں مصروف ہوچکا تھا۔۔۔

سیماب نے ملازمہ کو بلا کر اسے فرسٹ ایڈ باکس شاہ زین کی جانب لے جانے کو کہا تھا۔۔ جس پر ملازمہ خاموشی سے باکس لیتی شاہ زین کو دے آئی تھی۔۔۔

جس پر غور کیے بغیر وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوگیا تھا۔۔

سیماب گہرا سانس بھرتی اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

چینج کرکے نیچے آتے اس نے سب سے پہلے نیہا کا پوچھا تھا۔۔ اسے شمائلہ کے ساتھ باہر کھیلتا دیکھ اس کی جانب سے تسلی کرتی وہ ڈرائینگ روم میں آن بیٹھی تھی۔۔۔

جہاں سے بالکنی کا نظاہرہ صاف طور پر کیا جاسکتا تھا۔۔۔

اسے شاہ زین پر حیرت ہوئی تھی۔۔۔ کیا اس شخص کو درد نہیں ہوتا تھا۔۔۔

وہ ان جلے ہاتھوں سے مسلسل کام میں مصروف تھا۔۔۔

"کیا یہ واقعی ایک نارمل انسان ہے۔۔۔؟؟ اسے درد نہیں ہوتا کیا؟یہ اپنی پرواہ کیوں نہیں کرتا۔۔۔؟ مگر مجھے کیا یہ شخص اپنے ساتھ جو مرضی سلوک کرے۔۔۔ مجھے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔"

سیماب اپنی بے چینی پر خود کو کوستے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"لیکن نہیں۔۔ اس کے یہ ہاتھ میری وجہ سے جلے ہیں۔۔۔ میں اس کی بینڈیج تو کر ہی سکتی ہوں۔۔۔ اس کے دونوں ہاتھ جلے ہوئے ہیں کیا پتا وہ بینڈیج کر ہی نہ پارہا ہو۔۔"

سیماب کا گداز دل اسے مسلسل اکسا رہا تھا۔۔

مگر دماغ ایسا کوئی بھی قدم اٹھانے سے روک رہا تھا۔

جب آخر کار تنگ آکر وہ اپنی جگہ سے اٹھتی شاہ زین کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"آپ کے ہاتھوں کا زخم مزید خراب ہورہا ہے۔۔ آپ کو یہ بینڈیج کرنی ہوگی۔۔۔"

سیماب اس کے سر پر پہنچتی ایک ہی سانس میں بول گئی تھی۔۔۔

یہ دیکھے بغیر کہ وہ اس وقت لیپ ٹاپ پر کتنے سارے لوگوں کے ساتھ میٹنگ کررہا ہے۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب کی نظر لیپ ٹاپ پر نہیں پڑی تھی۔۔۔ مگر وہاں موجود تمام افراد دلچسپی بھری نگاہوں سے شاہ زین اعوان کے قریب کھڑی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ جو ان کے اکھڑ مزاج باس کو آرڈر دے رہی تھی۔۔۔

"میں ابھی بزی ہوں۔۔ تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"

شاہ زین نے کان سے ائیر پیس نکالتے اسے گھورا تھا۔۔

وہ اکثر سمجھ نہیں پاتا تھا کہ آخر کس مٹی سے بنی ہے یہ لڑکی۔۔ اس کے اتنے برے رویے کے باوجود وہ ہر بار اس کے قریب کیوں آجاتی تھی۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

وہ اس سے گریز برت رہا تھا۔۔ مگر یہ لڑکی اپنی نادانی میں کچھ سمجھ ہی نہیں پارہی تھی۔۔۔

"آپ کب بڑی نہیں ہوتے مسٹر اعوان۔۔۔ پانچ منٹ بھی نہیں لگیں گے۔۔۔ مجھے بینڈیج کرنے دیں۔۔۔۔"

سیماب اس سے تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھتی باکس اٹھاتی اس کا ہاتھ تھام گئی تھی۔۔۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اتنے سارے لوگ ان دونوں کو دیکھ رہے ہیں۔۔۔

لیکن اس کے گداز ہاتھوں میں مقید اپنے ہاتھوں کو دیکھتا شاہ زین اعوان اس لڑکی کے اتنے استحقاق بھرے انداز پر غصے سے پاگل ہو اٹھا تھا۔۔۔

اس نے لیپ ٹاپ پر نظر آتے مسکراتے چہروں کو جلتی نگاہوں سے دیکھتے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچتے زور دار جھٹکے کے ساتھ لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ سیماب کچھ سمجھ پاتی وہ سیماب کی کلائی دبوچ کر اس کی کمر پر باندھتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔

"تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟ تمہارے اندر زرا سی سیلف ریسپیکٹ نہیں ہے کیا۔۔۔ تمہیں سمجھ نہیں آتا کہ مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ نہ میرے نزدیک تمہاری زرا سی بھی اہمیت ہے۔۔۔ میں تمہیں یہاں صرف اور صرف اپنی بیٹی کے لیے لایا ہوں۔۔ تو یہ سب ناٹک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

تم میری زندگی کی وہ آخری فرد ہوگی جس پر میں ٹرسٹ کروں گا۔۔۔

مجھے تم پر رتی بھر بھروسہ بھی نہیں ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں تمہیں یہاں کس لیے بھیجا گیا ہے۔۔۔ تم اپنی ان حسین زلفوں اور اس دلکش روپ سے مجھے اپنی محبت کے جال میں پھنسانا چاہتی ہو۔۔۔ اس سب کے لیے پیسے دیئے گئے ہیں نا تمہیں۔۔۔ تم جیسی لالچی لڑکیوں کی زندگی پیسوں سے شروع ہوکر پیسوں پر ہی ختم ہوتی ہے۔۔۔"

اس کے کمر پر بکھرے گیلے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑتے وہ غصے سے دھاڑ رہا تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسیں سیماب کی مدھم سانسوں سے الجھتیں اسے کی حالت غیر کررہی تھیں۔۔۔

وہ شاک سی اس شخص کے الزامات سن رہی تھی۔۔۔

کوئی انسان اتنا بد لحاظ اور احسان فراموش کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ اپنی زندگی برباد کر کے اس کی بیٹی کی خاطر یہاں آن بیٹھی تھی۔۔۔ اور یہ شخص اس کے کردار پر انگلی اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"اپنی لمٹس میں رہو۔۔۔ آئندہ میرے قریب آنے کی بھول مت کرنا۔۔۔۔۔"

شاہ زین اسے وارن کرتا اس کے لال پڑتے چہرے سے نگاہیں چراتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ سیماب اپنی اس قدر توہین پر کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل نہیں پائی تھی۔۔۔۔ اس نے پلٹ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔ جہاں کھڑی شرمین بیگم کا دھواں دھواں ہوتا چہرا بتا رہا تھا کہ وہ شاہ زین کی ساری باتیں سن چکی ہیں۔۔۔

انہیں بے اختیار اس لڑکی پر افسوس ہوا تھا۔۔۔

جو شاہ زین جیسے کھٹور بندے کے ساتھ پھنس چکی تھی۔۔۔

"ماما۔۔۔۔۔"

نیہا اسے ڈھونڈتے ہوئے اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

"میری پیاری سی بیٹی ماما کی ایک بات مانے گی۔۔۔؟"

سیماب اس سے اپنے آنسو چھپاتی بمشکل مسکرا کر بولی تھی۔۔۔

"ماما کو کچھ دنوں کے لیے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔۔۔ تو آپ کو کچھ دنوں کے لیے ماما کے بغیر رہنا ہو گا۔۔۔ میں جانتی ہوں میری پرنسز میری بات ضرور مانے گی۔۔ اور یہاں کسی کو بھی تنگ نہیں کرے گی۔۔۔"

سیماب بہت پیار سے نیہا کو سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

شرمین بیگم خاموشی سے کھڑی اس کی باتیں سن رہی تھیں۔۔ وہ اچھے سے سمجھ گئی تھیں کہ سیماب وہاں سے جانا چاہتی ہے۔۔۔

"آپ کب واپس آئیں گی۔۔۔؟؟ "

نیہا اس کے جانے کا سن کر اداس ہوئی تھی۔۔۔

جو سن کر سیماب پھیکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔ وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ اب کبھی واپس نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔

"کوشش کروں گی۔۔ جلد واپس آنے کی۔۔۔"

سیماب اس کا ماتھا چومتی وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔۔

"میں اس گھر میں خالی ہاتھ آئی تھی۔۔۔ اور خالی ہاتھ ہی جارہی ہوں۔۔۔ بتا دیجیے گا اپنے بیٹے کو۔۔۔ اور ہاں نیہا اب انہیں میرے لیے تنگ نہیں کرے گی۔۔ میں نے نیہا کو بہت اچھے سے سمجھا دیا ہے۔۔۔"

سیماب خاموش کھڑی شرمین بیگم کو خدا حافظ کرتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

"شاہ زین تم نہیں جانتے تم کتنا نقصان کر رہے ہو اپنا۔۔۔ مت کرو ایسا۔۔۔ ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔"

شرمین بیگم تاسف بھرے لہجے میں بولتیں گھر کی دہلیز عبور کرتی سیماب کو دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"نیہا سو گئی ہے۔؟"

شاہ زین کی واپسی رات گئے ہوئی تھی۔۔۔ وہ اکثر گھر لیٹ آتا تھا۔۔ مگر جب بھی آتا تھا سیماب اسے بالکنی میں ٹہلتی نظر آتی تھی۔۔۔ اس کے روم میں جانے کے بعد ہی وہ روم میں جایا کرتی تھی۔۔۔۔

مگر آج وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے ملازمہ کو بلا کر نیہا کا پوچھا تھا۔۔۔

سیماب کے بارے میں پوچھنا اس کی اکڑ نے گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

"جی سر وہ تو کب کی آپ کے روم میں سو گئیں۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر شاہ زین اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

"اچھا سنو۔۔۔۔"

ملازمہ کو پلٹتا دیکھ وہ پیشانی مسلتے اسے پھر سے پکار گیا تھا۔

"جی سر۔۔۔"

"نیہا سو گئی ہے۔؟"

شاہ زین کی واپسی رات گئے ہوئی تھی۔۔۔ وہ اکثر گھر لیٹ آتا تھا۔۔ مگر جب بھی آتا تھا سیماب اسے بالکنی میں ٹہلتی نظر آتی تھی۔۔۔ اس کے روم میں جانے کے بعد ہی وہ روم میں جایا کرتی تھی۔۔۔

مگر آج وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔۔ اس لیے اس نے ملازمہ کو بلا کر نیہا کا پوچھا تھا۔۔۔

سیماب کے بارے میں پوچھا اس کی اکڑ نے گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔

"جی سر وہ تو کب کی آپ کے روم میں سو گئیں۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر شاہ زین اثبات میں سر ہلا گیا تھا۔۔۔

"اچھا سنو۔۔۔۔"

ملازمہ کو پلٹتا دیکھ وہ پیشانی مسلتے اسے پھر سے پکار گیا تھا۔۔

"جی سر۔۔۔۔"

ملازمہ پلٹی تھی۔۔۔

دروازے میں کھڑی شرمین بیگم شاہ زین کی الجھن اچھے سے سمجھ چکی تھیں۔۔۔ ان کا بیٹا بظاہر جتنا بھی برا بن جاتا مگر اس کے اندر ایک کیئرنگ اور حساس انسان چھپا تھا۔۔

جو اسے بہت اچھے سے احساس دلا رہا تھا کہ وہ سیماب کے ساتھ بہت غلط سلوک کر چکا ہے۔۔۔

"وہ سیماب میڈم کہاں ہیں۔۔۔؟؟ "

اپنی انا کو مارتے اس نے یہ سوال پوچھ ہی لیا تھا۔۔۔ جو شرمین بیگم کو شدید حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

کیا وہ واقعی شاہ زین اعوان ہی تھا۔۔۔

"سر وہ تو شام کو آپ کے جانے سے کچھ دیر بعد ہی چلی گئی تھیں۔۔۔ اور ابھی تک واپس نہیں آئیں۔۔۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر شاہ زین نے مڑ کر اندر داخل ہوتی شرمین بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری کی جانے والی اتنی بے عزتی کے بعد وہ یہاں ایک پل کے لیے بھی رک سکے گی۔۔۔ وہ چلی گئی ہے۔۔ شاید ہمیشہ کے لیے۔۔۔ وہ بہت سادہ سی لڑکی ہے۔۔۔ یہاں کسی مقصد کے لیے نہیں آئی شاہ زین۔۔۔ صرف تمہاری بیٹی کی خاطر آئی تھی۔۔۔ مگر تم نے اس کے کردار پر ہی سوال اٹھا دیا۔۔ تم جانتے ہو اسے طلاق کیوں ہوئی۔۔۔ صرف نیہا کی وجہ سے۔۔۔

آج کل کوئی انسان اس قدر بناوٹ سے پاک اور صاف نیت نہیں ہے جتنی وہ لڑکی تھی۔۔ مگر تم نے اسے بہت بری طرح سے توڑ دیا ہے۔۔۔

ضروری نہیں ہر بار ہمیں ایک جیسے لوگ ملیں۔۔۔ بہت غلط کررہے ہو تم۔۔۔ بہت غلط۔۔۔"

شرمین بیگم اس کے اندر احساس پیدا کرنے کی ایک کوشش کرتیں وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔ جبکہ شاہ زین پیشانی مسلتا وہیں ٹک گیا تھا۔۔۔

آنکھیں موندتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے سیماب کا لال چہرا آن ٹھہرا تھا۔۔۔ شاہ زین نے اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا تھا۔۔

جن پر ابھی تک بینڈیج نہیں کی تھی اس نے۔۔۔ زخم مزید خراب ہوچکے تھے۔۔۔

شاہ زین نے ہونٹ بھینچتے موبائل نکال کر کال ملائی تھی۔۔۔

دوسری جانب سے فون سوئچ آف آرہا تھا۔۔

شاہ زین گاڑی کی کیز اٹھاتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

وہ اس وقت گرے کلر کی پینٹ شرٹ میں ملبوس اپنی سحر انگیز پرسنالٹی کے ساتھ غصے اور بے چینی کے عالم میں مزید ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سیماب کے گھر کے گیٹ پر کھڑا تھا۔۔۔

اسے اس بات کی پرواہ ہی نہیں تھی کہ اس وقت کافی رات ہو چکی تھی۔۔۔ اور شاید یہاں آنا مناسب نہیں تھا۔۔

دوسری بیل پر دروازہ کھول دیا گیا تھا۔۔۔

فرہاد سامنے کھڑے شاہ زین اعوان کو دیکھ کتنی ہی دیر حیرت زدہ سا منہ کھولے کھڑا رہ گیا تھا۔۔۔

آج دوسری بار شاہ زین ان کے گھر آیا تھا۔۔۔ مگر آج بھی اس کے تاثرات پہلے جیسے ہی تھے۔۔۔

انتہائی سرد و سپاٹ۔۔۔

"پلیز سر اندر تشریف لائیں۔۔۔"

پیچھے سے آتی نائمہ کی پکار پر فرہاد نے اسے اندر آنے کی دعوت دی تھی۔۔۔

"نہیں شکریہ۔۔۔ آپ بس سیماب کو بلا دیں میں انہیں لینے آیا ہوں۔۔۔"

شاہ زین انتہائی سنجیدگی سے بولا تھا۔۔۔

اس کا انداز اتنا حکمیہ تھا کہ وہ دونوں جواب میں کچھ نہیں بول پائے تھے۔۔۔

"جی میں بلاتی ہوں۔۔۔ سیماب شاید چھت پر ہے۔۔۔"

نائمہ تھوڑی جزبز سی ہوئی تھی۔۔۔ کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے نے حارث کو سیماب کے پیچھے چھت پر جاتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ پیچھے جانے ہی والی تھی۔۔ جب شاہ زین کو آتا دیکھ وہ اپنی جگہ جم سی گئی تھی۔۔

"اٹس اوکے میں خود بلا لیتا ہوں۔۔۔"

نائمہ کو اپنی جگہ جما کھڑا دیکھ۔۔ شاہ زین خود ہی سیڑھیوں کی جانب بڑھا تھا۔۔ جو دیکھ نائمہ کو اپنا خون خشک ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"نن نہیں میں بلاتی ہوں نا۔۔۔"

نائمہ فوراً بوکھلائی گھبرائی سی شاہ زین کے قریب آئی تھی۔۔ اس کا یہ گھبراہٹ زدہ انداز شاہ زین جیسے زہین بندے کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

"ڈونٹ وری میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔"

شاہ زین پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں بولتا سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔۔ مگر آخری سیڑھی پر پہنچ کر جو بات اس کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔

وہ سختی سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

سامنے کا منظر اس کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر گیا تھا۔۔۔

حارث سیماب کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اس سے واپس لوٹ آنے کی فریاد کر رہا تھا۔۔۔

"پلیز معاف کر دو مجھے۔۔۔ میں تمہیں کھو کر بہت پچھتا رہا ہوں۔۔۔ مجھے تمہیں طلاق دینے کے لیے بلیک میل کیا گیا تھا۔۔

میں نے اپنی مرضی سے وہ سب نہیں کیا۔۔ میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔ نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔ تم شاہ زین سے طلاق لے کر واپس لوٹ آؤ میرے پاس۔۔۔ میں جانتا ہوں تم اس کے ساتھ خوش نہیں ہو۔۔۔ تم نے صرف اس کی بیٹی کی خاطر شادی کی ہے اس سے۔۔ میں تمہیں اس بچی سے ملنے سے نہیں روکوں گا۔۔ تم جب چاہے اس سے مل سکتی ہو۔۔۔"

حارث اس کے پیروں میں گرا واپس لوٹ آنے کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔۔ جبکہ سیماب غصے اور شاک کی کیفیت میں کھڑی اس کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

ان دو مردوں نے اسے بنا کیا لیا تھا۔۔۔

جب مرضی زندگی میں شامل کرلیا اور جب مرضی اس کے کردار پر کیچڑ اچھال کر چل دیئے۔۔۔

سیماب پہلے ہی شاہ زین اعوان کے غصے سے بھری پڑی تھی۔۔ حارث کی باتوں نے اس کا دماغ مزید گھما دیا تھا۔۔۔

"میں نے اگر اس شخص سے طلاق بھی لے لی نا تب بھی تمہارے پاس واپس نہیں آؤں گی۔۔۔"

شاہ زین اعوان کے اندر حارث کی باتیں سن کر جو آگ بھڑکی تھی۔۔۔ سیماب کے جواب نے اس کی شدت کو تھوڑا کم کردیا تھا۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔"

سیماب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہاں آتے شاہ زین کو دیکھا تھا۔۔۔ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ شاہ زین اس وقت وہاں آجائے گا۔۔۔

شاہ زین کو دیکھ حارث بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ حارث کا بھیگا چہرا بتا رہا تھا کہ وہ رویا تھا۔۔۔

حارث اس لڑکی کے لیے تڑپ رہا تھا جو اب صرف اس کی تھی۔۔۔

لیکن وہ اس نعمت سے ناشکری کر رہا تھا۔۔

سیماب شاہ زین کی شعلہ برساتی نگاہیں دیکھ کر ہی سمجھ چکی تھی کہ وہ اس کی ساری بات سن چکا ہے۔۔۔

نجانے کس احساس کے تحت سیماب کا دل لرز اٹھا تھا۔۔۔

شاہ زین چلتا ہوا سیماب کے برابر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اور دھیرے سے اس کے ہاتھ کو اپنی چوڑی ہتھیلی میں مقید کیا تھا۔۔۔

حارث کے ادا کیے گئے الفاظ اس کی غیرت کو بری طرح للکار گئے تھے۔۔۔ اس کا دل تو چاہا تھا حارث کا منہ توڑ دیتا جو اس کی بیوی کو ایسا گھٹیا پرپوزل پیش کررہا تھا۔۔

مگر وہ رات کے اس پہر یہاں کوئی ڈرامہ کری ایٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ اور نہ ہی حارث کی حالت ایسی تھی۔۔۔ وہ شخص پہلے ہی اپنے ہاتھوں کیے اپنے نقصان پر ٹوٹا بکھرا ہوا تھا۔۔۔

"یہ سیماب داؤد نہیں اب سیماب شاہ زین اعوان ہیں۔۔۔ اور ہمیشہ رہیں گی۔۔۔ آج چھوڑ رہا ہوں۔۔ مگر آئندہ میری بیوی کے آس پاس بھی نظر نہیں آنے چاہیے ہو تم مجھے۔۔۔ اب جاسکتے ہو تم یہاں سے۔۔۔۔"

سیماب کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے کھڑا وہ چٹانی لہجے میں بولتا سیماب کو ایک نئے شاک میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

وہ چہرا موڑ کر شاہ زین کی جانب تکے گئ تھی۔۔۔ کیا یہ وہی تھا یا اس کا کوئی وہم تھا۔۔۔

شاہ زین کی بات سنتا حارث تھکے تھکے قدموں سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ مگر اس نے ہار اب بھی نہیں مانی تھی۔۔۔ اس نے سیماب کے ساتھ جو زیادتی کی تھی وہ اس کا ازالہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

حارث کے جاتے ہی سیماب نے شاہ زین کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچا تھا۔۔۔ مگر وہ نکال نہیں پائی تھی۔۔۔

"کیوں آئیں ہیں آپ یہاں۔۔۔؟؟ کوئی الزام لگانا باقی رہ گیا تھا۔۔

"

سیماب غصے سے لال پڑتی رنگت کے ساتھ اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

جبکہ شاہ زین بنا اس کا ہاتھ چھوڑے۔۔ دوسرا ہاتھ اپنی پاکٹ میں ڈالے کھڑا چاند کی روشنی میں جگمگاتے اس کے سراپے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو اتنی شدید ٹھنڈ میں کسی گرم شے کے بغیر سکڑی سمٹی کھڑی تھی۔۔۔

"تم جب تک میرے نکاح میں ہو۔۔ میری اجازت کے بغیر کہیں نہیں آجاسکتی۔۔۔ پھر تم یہاں کس سے پوچھ کر آئی ہو۔۔۔"

شاہ زین نے اس کا ہاتھ اب بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی مسلسل مزاحمت کی وجہ سے شاہ زین کے زخم مزید خراب ہوچکے تھے۔۔۔ اور درد کی شدت بھی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"ہمارے کانٹریکٹ میں ایسا کچھ نہیں لکھا۔۔۔ میں کسی کی پابند نہیں ہوں۔۔۔"

سیماب کی نظر شاہ زین کے زخموں پر پڑ چکی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اس نے مزاحمت کرنا چھوڑ دی تھی۔۔۔ شاہ زین کا بے حد لال پڑتا ہاتھ دیکھ سیماب کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"تم نکاح پر سائن کرنے کے بعد سے میری پابند بن چکی ہو۔۔۔"

شاہ زین نے اسے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

سیماب کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

آخر وہ اس شخص کے آگے کچھ کر کیوں نہیں پاتی تھی۔۔۔

"آپ کی غلط فہمی ہے۔۔۔"

سیماب نے اس کے سینے پر دباؤ ڈالتے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔

"تم چل رہی ہو میرے ساتھ۔۔۔"

شاہ زین نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں اب وہاں واپس نہیں جاؤں گی جہاں میری عزت نہ ہو۔۔۔ میں وہاں صرف نیہا کے لیے تھی۔۔۔ آپ پر ڈورے

ڈالنے کے لیے نہیں۔۔ نیہا کو سمجھا کر آئی ہوں میں۔۔ وہ اب آپ کو تنگ نہیں کرے گی۔۔۔"

سیماب اس کی دھونس کے جواب میں تپ کر بولی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے ڈورے ڈالنے والی بات پر شاہ زین زیر لب مسکرایا تھا۔۔۔

"ڈورے تو آپ ڈال رہی ہیں محترمہ۔۔۔ اس معاملے میں غلط بیانی مت کریں آپ۔۔۔"

یہ بات کرتے اس کے ہونٹوں کی تراش میں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ جو سیماب کو ایک نئے شاک سے دوچار کر گئی تھی۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ شخص مسکراتا بھی تھا۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے اس کی کہی جانے والی بات کے جواب میں سیماب کو پتنگے لگ چکے تھے۔۔۔

یہ شخص اس کی سوچ سے زیادہ بے مروت اور بدلحاظ انسان تھا۔۔

"آپ کا دماغ خراب ہوچکا ہے۔۔۔ بلاوجہ دوسروں پر الزام لگانے کی عادت ہے آپ کو۔۔۔ میں آپ کے گھر صرف نیہا کے لیے گئی تھی۔۔۔ وہ اب ٹھیک ہے تو میرا اب وہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔۔۔ میں اب وہاں نہیں آؤں گی۔۔۔"

سیماب اتنی بے عزتی کے بعد دوبارہ وہاں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"نیہا کی وجہ سے ہی لینے آیا ہوں میں تمہیں۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔ بہت زیادہ رات ہوچکی ہے۔۔۔ باقی کی لڑائی گھر جاکر کر لینا۔۔۔۔"

شاہ زین مزید اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر اس کا ہاتھ ویسے ہی تھامے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ نیہا کے بارے میں سن کر سیماب پریشان ہوئی تھی۔۔

وہ خاموشی سے شاہ زین کے ساتھ واپس آگئی تھی۔۔

مگر نیہا کو بالکل سکون سے سویا دیکھ سیماب نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

آخر یہ شخص اس سے چاہتا کیا تھا۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

سیماب شاہ زین کے روم میں سوئی نیہا کو دیکھ واپس پلٹنے ہی والی تھی جب شاہ زین روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔

"آپ نے جھوٹ کیوں بولا مجھ سے۔۔۔۔"

سیماب دانت پیستی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

جو تھکے تھکے انداز میں صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔

سیماب کی بات پر اس نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے سیماب کا دوپٹہ اس کی پیر میں الجھا تھا۔۔۔ اور وہ توازن برقرار نہ رکھ پاتے ٹیبل پر گرنے کو تھی۔۔ جب شاہ زین نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

سیماب سیدھی اس کے چوڑے سینے میں آن سمائی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زین اس کے نرم گرم وجود کی نرماہٹوں کو اپنے اتنے قریب محسوس کرتا بالکل ساکت ہوا تھا۔۔۔

سیماب کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا۔۔ وہ بھول چکی تھی کہ وہ شاہ زین کو کیا کہنے آ رہی تھی۔۔۔

اسے یاد رہا تھا تو اپنی کمر پر موجود اس کی چوڑی ہتھیلی کا لمس اور گردن پر محسوس ہوتی گرم سانسیں۔۔۔

سیماب کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"میں جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔ میں تمہیں یہاں نیہا کی وجہ سے ہی لایا تھا۔۔۔"

شاہ زین نے لفظ ' تھا ' پر کافی زور دیا تھا۔۔۔

لیکن سیماب اس وقت سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔

اس کی رنگت ٹماٹر کی طرح لال ہوچکی تھی۔۔۔

جبکہ ہاتھوں کی کپکپاہٹ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

وہ جلدی سے پلٹی تھی۔۔۔

مگر نجانے کیوں شاہ زین کا دل نہیں چاہا تھا کہ وہ جائے یہاں

سے۔۔۔

"رکو۔۔۔ میری بینڈیج کردو۔۔ میرے زخم زیادہ خراب ہوچکے ہیں۔۔۔۔"

شاہ زین کی پکار پر سیماب کے قدم تھم سے گئے تھے۔۔ وہ پلٹی تھی۔۔۔ جب شاہ زین فرسٹ ایڈ باکس سامنے رکھے اس کا منتظر تھا۔۔۔

سیماب کو یہ لمحے سب سے مشکل لگے تھے۔۔۔

وہ نہیں سمجھ پارہی تھی کہ آخر آج یہ شخص اسے اتنی اہمیت کیوں دے رہا تھا۔۔۔ پہلے آدھی رات کو گھر سے لینے جانا۔۔ اور اب بار بار اپنے سامنے روکے رہنے کی کوشش۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ یہ اس کا وہم تھا۔۔ یا واقعی سب کچھ ایسا ہی تھا۔۔

شاہ زین کے ہاتھوں کی حالت دیکھ وہ انکار نہیں کر پائی تھی۔۔

اسے لگا تھا اگر اس نے بینڈیج نہ کی تو شاید ضد میں آکر یہ شخص پھر اپنے زخموں کو ایسے ہی چھوڑ دے۔۔۔

سیماب اس سے کچھ فاصلے پر صوفے پر آن بیٹھی تھی۔۔

اس کے زخموں پر مرہم لگاتی وہ بہت کوشش کررہی تھی کہ اس کا ہاتھ کسی بھی طرح شاہ زین کے ہاتھ سے ٹچ نہ ہو۔۔ مگر ایک دو بار شاہ زین کے ہاتھ ہلا دینے سے۔۔ دونوں کی انگلیاں ٹچ ہوئی

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

تھی۔۔۔ جس کے نتیجے میں سیماب کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

شاہ زین نے اس کی پلکوں کو لرزتے دیکھا تھا۔۔۔

اس کے حسین چہرے پر بار بار گرتی بالوں کی لٹ اس کے ساتھ ساتھ شاہ زین کو بھی ڈسٹرب کر رہی تھی۔۔ جو کبھی اس کے ہونٹوں سے ٹکراتی تھی تو کبھی اس کی نوز رنگ سے۔۔۔

شاہ زین کا دھیان بھٹک بھٹک کر اس کی نوز رنگ کی طرف جارہا تھا۔۔۔ جو اس کے ستواں ناک پر ایک الگ چھب دکھلا رہی تھی۔۔۔

شاہ زین نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کے بالوں کی لٹ کو تھامتے کانوں کے پیچھے اڑس دیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی یہ حرکت سیماب کے دل کی دنیا میں طوفان برپا کر گئی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ اس بری طرح سے لرز رہے تھے۔۔ کہ بہت بار کی کوشش کے بعد بھی وہ ٹھیک سے بینڈیج نہیں کر پارہی تھی۔۔

بینڈیج بار بار کھل رہی تھی۔۔۔

سیماب اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

کیونکہ اس شخص نے کبھی ہار تو ماننی نہیں تھی۔۔۔

وہ جلدی جلدی بینڈیج کرتی اٹھی تھی۔۔۔

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

جب چند قدموں کے فاصلے پر ہی اسے اپنے دوپٹے پر کھینچاؤ سا محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔

اس کی توقع کے عین خلاف شاہ زین اس کے دوپٹے کو اپنی مٹھی میں دبوچے صوفے سے ٹیک لگائے براجمان تھا۔۔۔

"مجھے کافی کی شدید طلب ہورہی ہے۔۔۔ اس وقت ملازمین سو چکے ہونگے۔۔ تم بنا کر دے سکتی ہو۔۔۔؟؟ "

اس کے دوپٹے کو اپنے ہاتھ پر لپٹتے وہ نہایت ہی معصوم بنا اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

وہ جس انداز میں بول رہا تھا۔ سیماب اس کے آگے انکار نہیں کر پائی تھی۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page “Farwa Khalid Novels”.

Also,Subscribe My Youtube Channel “Farwa Khalid Novels”.

رات کے دو بج رہے تھے۔۔ مگر اس شخص کے ڈرامے ہی ختم نہیں ہورہے تھے۔۔ آج وہ اسے کوئی الگ ہی انسان لگ رہا تھا۔۔ جیسے وہ اس کی توجہ کا طلبگار ہو۔۔

وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اس شخص کے نجانے کتنے سارے روپ تھے۔۔ وہ جاننا چاہتی تھی کہ اصل شاہ زین کون سا تھا۔۔۔

لیکن جو بھی تھا اسے اس شخص کا یہ روپ سب سے زیادہ اچھا لگا تھا۔۔۔ جس میں وہ بار بار اس کے قریب رہنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

وہ کافی تیار کر ہی چکی تھی جب شاہ زین کپڑے چینج کرتا اس کے پیچھے کچن میں آیا تھا۔۔۔ سیماب نے ہاتھ بڑھا کر کافی کا مگ اس کی جانب بڑھاتے اس کی جانب سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔

وہ بلیک قمیض شلوار میں ملبوس بہت زیادہ ہینڈسم لگتا تھا۔۔ سیماب کا اپنی نگاہوں پر قابو رکھ پانا مشکل ہو جاتا تھا۔۔

سیماب جلدی سے کچن سے نکل آئی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زین وہیں کرسی پر بیٹھ کر کافی کا مگ ہونٹوں سے لگاتا اپنی اس بدلتی کیفیت کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔ کیا واقعی وہ اس لڑکی کا عادی ہو رہا تھا۔۔۔

آج تک وہ اتنا بے بس تو کسی کے سامنے نہیں ہوا تھا جتنا سیماب داؤد کے آگے ہو رہا تھا۔۔۔

اسے ایک لمحے کے لیے بھی گھر میں نہ پاکر وہ بنا کسی بات کی پرواہ کیے آدھی رات کو اسے لینے چل دیا تھا۔۔۔

یہ احساس بہت خوش کن تھا۔۔۔ مگر جو کچھ بھی ہو رہا تھا وہ غلط تھا۔۔۔۔

شاہ زین اپنی پیشانی مسلتا کافی کا مگ وہیں چھوڑتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب نیہا کو سکول بھیج کر لاؤنج میں آن بیٹھی تھی۔۔۔ جہاں شرمین بیگم چائے پینے کے ساتھ ساتھ نیوز پیپر میں بھی مصروف نظر آئی تھیں۔۔۔

سیماب ان سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔ مگر اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اپنی بات کا آغاز کیسے کرے۔۔۔ اسے الجھن بھرے انداز میں اپنے ہاتھ کی انگلیاں مسلتے دیکھ شرمین بیگم بھی اس کی جانب متوجہ ہو چکی تھیں۔۔۔

"کوئی بات کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟؟؟"

نیوز پیپر سائیڈ پر رکھتے انہوں نے سوالیہ نگاہوں سے سیماب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جی وہ مجھے۔۔۔۔"

سیماب نہیں جانتی تھی یہ بات پوچھنا ٹھیک رہے گا بھی یا نہیں۔۔۔ مگر نجانے کب سے یہ سوال اس کے دماغ میں گھوم رہا تھا۔۔۔ جس کا جواب وہ جاننا چاہتی تھی۔۔۔

"تم مجھ سے کھل کر ہر بات پوچھ سکتی ہو۔۔۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

شرمین بیگم نے اس کا حوصلہ بڑھایا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھیں کہ سیماب ان سے کیا پوچھنا چاہتی ہے۔۔۔۔

"مجھے بس یہ جاننا ہے کہ کیا نیہا کی مدر زندہ ہیں۔۔۔ مطلب وہ یہاں نہیں رہتی نا تو اس لیے۔۔۔۔"

سیماب یہ سوال پوچھتے تھوڑی جذبز سی ہوئی تھی۔۔۔ وہ یہاں کسی کو بھی اپنی اندرونی کیفیت کا پتا نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کا سوال اپنی توقع کے عین مطابق جان کر شرمین بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔

"ہاں وہ زندہ ہے۔۔۔ اور اسی شہر میں رہتی ہے۔۔۔ مگر شاہ زین کی جانب سے اسے نیہا سے ملنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔۔"

شرمین بیگم کی بات پر سیماب نے حیرت بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

شاہ زین کے اپنی پہلی بیوی سے ایسے کونسے اختلافات تھے۔۔ کہ وہ اسے اپنی سگی اولاد سے بھی نہیں ملنے دے رہا تھا۔۔۔

سیماب کا دماغ مزید الجھ گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی سوال کرتی جب لاؤنج کے دروازے سے دو نفوس اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

جنہیں دیکھ شرمین بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔

جبکہ سیماب اس بے انتہا سٹائلش لڑکی اور اس کے ساتھ موجود شخص کو اجنبی نگاہوں سے دیکھتی اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

وہ لوگ بھی اسے کچھ ایسے ہی انداز سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

شرمین بیگم باری باری ان دونوں کو ہی بہت محبت سے ملی تھیں۔۔۔

"یہ بیوٹیفل لیڈی کون ہیں۔۔۔؟؟؟ شاہ زین نے یہ شوق بھی پالنا شروع کردیے ہیں۔۔۔"

وہ شخص صوفے پر براجمان ہوتا سیماب کو سر سے پیر تک انتہائی بے باک نگاہوں سے گھورتے ہوئے شرمین بیگم سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔ اس کا یہ انداز صرف سیماب نے ہی نوٹ کیا تھا۔۔۔

وہ ناگواری سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"یہ سیماب ہے نیہا کی مس سیماب۔۔۔ جو اب اس گھر کی ہی ایک فرد ہیں۔۔۔ اور سیماب یہ میری بڑی بیٹی اور شاہ زین کی بہن مہرین ہے، اور یہ مہرین کے شوہر ثاقب ہیں۔۔۔"

شرمین بیگم کے تعارف کے بعد سیماب انہیں رسمی سے انداز میں سلام کرتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

وہ اس گھٹیا شخص کی نگاہوں کے سامنے مزید کھڑا نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔ جو اپنی بیوی کے سامنے اسے کمینوں کی طرح گھور رہا تھا۔۔۔

"ارے لگتا ہے آپ کو ہمارا یہاں آنا اچھا نہیں لگا۔۔۔ گھر آئے مہمانوں کو کمپنی تو دینی چاہیے نا۔۔۔"

سیماب کچن میں کھڑی ملازمین کو ہدایت دے رہی تھی۔۔۔ جب ثاقب اس کے پیچھے پیچھے وہاں آن دھمکا تھا۔۔۔

"ثاقب بھائی آپ یہاں کیوں آگئے۔۔۔ آپ کو کسی چیز کی ضرورت تھی۔۔۔"

سیماب نے بھائی لفظ پر زور دیتے اسے اس کی لمٹس بتائی تھیں۔۔۔

"میں آپ کا بھائی نہیں ہوں۔۔۔ ویسے بھی میں اتنی خوبصورت لڑکیوں کا بھائی نہیں بنتا۔۔۔۔"

ثاقب نے واضح الفاظ میں چھچھوڑ پن کی انتہا کردی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ سیماب اس کا منہ توڑتی حدیقہ کی آواز پر ثاقب فوراً شرافت کے دائرے میں آیا تھا۔۔۔

"ثاقب بھائی آپ کو آپی بلا رہی ہیں۔۔۔۔"

حدیقہ سیماب کا غصے سے لال پڑتا چہرا دیکھ چکی تھی۔۔۔ وہ اپنے اس بہنوئی کے کردار سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ اس لیے وہ یہاں آئی تھی۔۔۔

کیونکہ اگر اس سے پہلے شاہ زین آجاتا اور ثاقب کی بکواس سن لیتا تو ثاقب کی خیر نہیں ہونی تھی۔۔۔

"آپ کو شاہ بھائی بلا رہے ہیں۔۔۔"

ثاقب کو وہاں سے بھیج کر وہ سیماب سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

"اور پلیز بھائی کے سامنے ثاقب کے بارے میں کچھ مت کہیں گا۔۔۔ وہ بہت غصے والے ہیں۔۔۔ وہ ثاقب کو کچھ کہہ دیں گے تو پھر آپی کے لیے مسئلہ بنے گا۔۔۔"

حدیقہ ملتجی لہجے میں کہتی وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔

جبکہ سیماب اس نئی مصیبت پر پیر پٹختی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب ہلکا سا دروازہ ناک کرتے کچھ سیکنڈز کے لیے باہر رکی تھی۔۔۔اندر سے کوئی جواب نہ پا کر وہ دھیرے سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

مگر روم میں آتے ہی اسے شدید ٹھنڈ نے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔کچھ دیر پہلے باہر شدید بارش ہوئی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے ٹھنڈ کی شدت میں کئی

گنا اضافہ ہوا تھا۔۔۔اور یہاں یہ شخص اتنی شدید ٹھنڈ میں فل سپیڈ پر اے سی لگائے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا۔۔۔

"یہ شخص پہلے آدھا پاگل تھا ہی اب پورا پاگل ہو چکا ہے۔۔۔"

سیماب دل ہی دل میں سوچتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جو شوز سمیت بیڈ پر اوندھے منہ پڑا تھا۔۔۔

وہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس آفس والے حلیے میں ہی تھا۔۔۔اس کی حالت دیکھ سیماب کو تشویش ہوئی تھی۔۔۔

"آپ نے بلایا مجھے۔۔۔۔"

سیماب نے کافی فاصلے پر کھڑے ہوتے اسے پکارا تھا۔۔۔

مگر دوسری جانب سے کوئی جواب نہ پا کر اس کی فکر میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

شدید ٹھنڈ سے وہ کانپ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ اس شخص کی اجازت کے بغیر اے سی آف کرنے کی جرأت نہیں کر پائی تھی۔۔ جس کی وجہ شاہ زین اعوان کا خوف تھا۔۔۔

"مسٹر اعوان۔۔۔۔"

سیماب آگے ہوتی اسے پکارنے لگی تھی۔۔ مگر وہ آنکھیں موندے بیڈ پر بے سدھ پڑا تھا۔۔۔ اس کی حالت دیکھ سیماب کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"مسٹر اعوان کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔؟؟"

سیماب نے آگے ہوتے اس کا کندھا تھپتھپایا تھا۔۔۔

مگر اس کی جانب سے کوئی رسپانس نہ پاتے سیماب کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

وہ شاہ زین کے مزید قریب ہوتی اس کے ماتھے کو چھو گئی تھی۔۔۔ جس کے اگلے ہی سیکنڈ اسے بے اختیار اپنا ہاتھ واپس کھینچنا پڑا تھا۔۔۔ شاہ زین کا ماتھا جلتے انگارے کی طرح تپ رہا تھا۔۔۔

اسے بہت سخت بخار تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ غنودگی میں جا چکا تھا۔۔۔

اس لمبے چوڑے مضبوط شخص کو یوں بے سدھ پڑا دیکھ سیماب کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

وہ بنا کچھ سوچے سمجھے پریشانی کے عالم میں باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔ مگر باہر اس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔وہ سب لوگ کسی پارٹی میں جا چکے تھے۔۔

شمائلہ نیہا کے ساتھ اس کے روم میں تھی۔۔۔۔

باقی ملازمین سیماب کو کہیں نظر نہیں آئے تھے۔۔۔شاید وہ اپنے کوارٹرز میں جا چکے تھے۔۔۔ سیماب کو کچھ سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اس وقت کیا کرے۔۔۔باہر ایک بار پھر سے شدید بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔

اس طوفانی بارش میں ڈاکٹر کا آپانا بھی پاسبل نہیں تھا۔۔۔سیماب نے روم میں آتے شاہ زین کو اسی طرح پڑا دیکھ بے بس ہوتے نائمہ کا نمبر ڈائل کر دیا تھا۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔

رات کے ساڑھے دس بج رہے تھے۔۔۔نائمہ کچھ دیر پہلے ہی سونے کے لیے لیٹی تھی۔۔۔سیماب کی اس وقت کال دیکھ وہ پریشانی ہوتی فوراً کال پک کر گئی تھی۔۔۔

"آپی۔۔۔وہ شاہ زین۔۔۔۔"

سیماب جو شاہ زین کی حالت دیکھ عجیب سے احساسات کا شکار تھی۔۔۔نائمہ کی آواز سنتے ہی رو دی تھی۔۔۔کسی کو تکلیف میں دیکھنا تو اس سے برداشت ہوتا جو نہیں تھا۔اور انسان بھی وہ جو آج کل اس کے دل و دماغ کو بری طرح سے ڈسٹرب کیے ہوئے تھا۔۔۔

"آپی کیا ہوا گڑیا۔۔؟؟روکیوں رہی ہو۔۔۔؟شاہ زین نے کچھ کہا ہے۔۔۔؟"

نائمہ یہی سمجھی تھی کہ شاید اس کی شاہ زین سے پھر کوئی لڑائی ہوئی ہے۔۔۔

"نہیں آپی۔۔۔وہ شاہ زین کو نجانے کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟وہ ہوش میں نہیں آرہے۔۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں۔۔۔"

سیماب روم میں آچکی تھی۔۔۔اس وقت اسی طرح لیٹے شاہ زین کو دیکھ وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔

اس نے روتے ہوئے نائمہ کو ساری سچویشن کہہ سنائی تھی۔۔۔

جو سن کر پریشان ہونے کے ساتھ ساتھ نائمہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی بکھر گئی تھی۔۔۔

اپنی بہن کا یہ انداز اسے اندر کہیں بے پناہ خوشی دے گیا تھا۔۔وہ شاہ زین کو قبول کر رہی تھی۔۔اس کی یہ حالت شاہ زین کے لیے اس کی محبت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔۔

لیکن وہ جانتی تھی کہ سیماب ابھی اس بات کو بالکل بھی نہیں مانے گی۔۔۔

"گڑیا پریشان مت ہو۔۔۔شاہ زین شدید بخار کی وجہ سے غنودگی میں ہو گا۔۔۔اس طرح اتنے شدید بخار میں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔موسم کے تیور دیکھ کر نہیں لگ رہا کہ ابھی اتنی جلدی بارش تھم جائے۔۔۔تم ایسے کرو اتنی دیر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھ کر اسکے بخار کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کرو۔۔۔دیکھنا بخار کی شدت کم ہوتے ہی اسے ہوش آجائے گا۔۔۔"

نائمہ نے اسے نرمی سے سمجھاتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ نائمہ کی بات سنتے فکر مندی کے ساتھ ساتھ خفت سے سیماب کا چہرا لال ہوا تھا۔۔۔

"آپی میں۔۔۔۔"

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ نائمہ کو کیا بولے۔۔۔

"ہاں تم۔۔۔اور کون بھلا۔۔۔؟؟؟شوہر ہے تمہارا۔۔۔اگر اپنے شوہر کو اس حالت میں بے یارومددگار چھوڑو گی تو اپنے رب کو ناراض کرو گی۔۔۔"

نائمہ نہیں چاہتی تھی کہ ان دونوں کا قریب آنے کا یہ موقع ضائع ہو۔۔۔

جبکہ سیماب اپنی بہن کی بات پر معصومیت سے سر ہلاتی لرزتے ہاتھوں کے ساتھ فون بند کر گئی تھی۔۔۔

اس نے پلٹ کر شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کی دھڑکنیں اس کا ساتھ چھوڑ رہی تھیں۔۔۔

ٹھنڈے پانی سے بھرا باؤل اور پٹی لاتے وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھتی شاہ زین کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

اے سی بند کر کے وہ ہیٹر آن کر چکی تھی۔۔۔ مگر ابھی تک کمرے کا ٹمپریچر نارمل نہیں ہو سکا تھا۔۔۔

سیماب کو خود بھی بہت ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔اوپر سے اس شخص کی قربت کے خیال سے اس کا پورا وجود الگ لرز رہا تھا۔۔۔

سیماب پہلے اس کے پیروں کی جانب بڑھتی انہیں جوتوں اور موزوں کی قید سے آزاد کر گئی تھی۔۔۔یہ کرتے اس کی دھڑکنوں کی رفتار ہر حد پار کر چکی تھی۔۔۔اس کے سفید پیروں سے نگاہیں ہٹاتے وہ اس کے قریب بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ ہوش میں آنے کے بعد یہ شخص اس پر نئے الزامات کی برسات کر دے گا۔۔۔

مگر ان سب باتوں کو پس پشت ڈالتے وہ اس وقت صرف اپنا فرض نبھا رہی تھی۔۔۔وہ دونوں چاہے جتنا بھی جھٹلاتے۔۔۔ مگر ان کے درمیان ایک بہت مضبوط رشتہ موجود تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے سیماب اسے ایسے نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔۔

اس کے قریب جھکتے سیماب نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے اس کے کندھے کو تھامتے اسے پیچھے کیا تھا۔۔۔ تاکہ وہ اس کی گردن کو ٹائی کی قید سے آزاد کر سکے۔۔۔

اس کا سر تکیے پر ٹھیک کر کے اسے چت لیٹاتے سیماب بری طرح ہانپ گئی تھی۔۔۔وہ شخص بالکل ہی بے جان تھا۔۔۔

بخار میں اس بری طرح کسی کو نڈھال ہوتے اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

مگر کسی کو اس قدر شدید بخار میں جلتا بھی تو وہ پہلی بار ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر اس شخص کو ہوا کیا تھا۔۔۔

صبح تو وہ بالکل ٹھیک گیا تھا۔۔۔

سیماب اس کے اوپر جھکی اس کی ٹائی کھول رہی تھی۔۔۔جب اسے شاہ زین کی پلکوں میں موومنٹ ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔سیماب نے غور کیا تھا۔۔۔مگر دوبارہ اسے ایسا کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس نے لرزتے ہاتھوں سے اس کی ٹائی وہیں چھوڑ دی تھی۔۔اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

وہ کانپتے ہاتھوں کے ساتھ پٹی اٹھا کر شاہ زین کے ماتھے پر رکھ گئی تھی۔۔۔

اس شخص کے قریب بیٹھنا اس کے لیے آسان نہیں تھا۔۔۔

اتنی شدید ٹھنڈ میں بھی اس کا ماتھا پسینے سے بھر گیا تھا۔۔۔

نجانے کتنی دیر وہ ایسے ہی پٹیاں رکھتی رہی تھی۔۔۔شاہ زین کے بخار کی شدت کچھ حد تک کم ہوئی تھی۔۔۔

جو بات سیماب کے لیے سکون کا باعث تھی۔۔

اسے لگا تھا بخار کی شدت تھوڑی سی کم ہوتے ہی اسے ہوش آ جائے گا۔۔۔

مگر اسے ابھی بھی ویسے ہی بے جان وجود کے ساتھ پڑا دیکھ سیماب کو تشویش ہوئی تھی۔۔۔

شاہ زین کے وجود میں کسی قسم کی کوئی جنبشِ نہیں ہوئی تھی۔۔

"یہ زندہ تو ہے نا۔۔۔"

سیماب کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔۔

وہ شاہ زین کے ارد گرد بیڈ پر اپنی دونوں ہتھیلیاں ٹکاتے اس کی مدھم مدھم چلتی سانسوں کا اندازہ لگانے کے لیے جھکی تھی۔۔۔

وہ ایک لمحے کے لیے اس کے نہایت قریب آگئی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے شاہ زین نے اپنی آنکھیں کھول کر اس کی یہ حرکت ملاحظہ کی تھی۔۔۔

"نبض چیک کر کے بھی زندہ ہونے کا پتا لگایا جا سکتا ہے۔۔۔"

سیماب جس کا دل اس کی فکر میں لرز رہا تھا کہ کہیں اسے کچھ ہو تو نہیں گیا۔۔۔

اپنے کانوں کے نہایت قریب اس شخص کی طنز میں ڈوبی آواز سنتے سیماب کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔

وہ فوراً پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

جب شاہ زین کو کھلی آنکھوں کے ساتھ اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔وہ جو پچھلی اتنی دیر سے اس کی خاطر ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔اس شخص کی بات سن کر اسے اچھے سے سمجھ آ گئی تھی۔۔

کہ یہ شخص ہمدردی کے قابل بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

شاہ زین اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات نوٹ کرتا۔۔۔غصے سے اٹھ کر جاتی سیماب کی کلائی اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔

"کہاں جارہی ہو۔۔۔۔؟؟اپنے شوہر کی خدمت نہ کرکے گنہگار ہونا ہے کیا۔۔۔۔"

شاہ زین کہنیوں کے بل اوپر اٹھتا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اپنی کلائی پر موجود اس کی گرفت سے سیماب اندازہ لگاسکتی تھی کہ اسے ابھی بھی شدید بخار تھا۔۔

مگر اس کا بے ہوش ہونا صرف ایک ناٹک تھا۔۔۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔آپ ایک انتہائی جھوٹے اور دھوکہ باز انسان ہیں۔۔"

سیماب مسلسل اس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔وہ اس کی نائمہ سے ہوئی گفتگو بھی سن چکا تھا۔۔۔یہ بات سیماب کے لیے زیادہ شرمندگی کا باعث بنی تھی۔۔۔وہ جس طرح رورو کر نائمہ سے بات کر رہی تھی یہ شخص نجانے اس کا کیا مطلب اخذ کر چکا تھا۔۔۔

"پہلے خود ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اب جب ہوش میں آچکا ہوں تو تمہیں برا لگ رہا ہے۔۔۔"

شاہ زین اس کی کلائی آزاد کر گیا تھا۔۔۔

اسے ابھی بھی شدید بخار تھا۔۔۔جس کی وجہ سے اس کا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔۔۔بنا سہارے کے اس سے سیدھا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔

اوپر سے اس لڑکی کی نزدیکی۔۔۔

وہ اس وقت بہت بڑی آزمائش کا شکار تھا۔

سیماب فوراً بیڈ سے اٹھتی فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

"کیا تم مجھے کافی لا کر دے سکتی ہو۔۔۔"

اب کی بار اسے شرمندہ کیے بغیر وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔

سیماب نے نگاہیں اٹھا کر اس سر پھرے شخص کو دیکھا تھا۔

جو اتنی شدید بیماری میں بھی اپنی کافی سے دور نہیں رہ پا رہا تھا۔۔۔

"آپ نے ڈنر کیا ہے۔۔۔؟"

اس کی بات کے جواب میں سیماب نے سوال کیا تھا۔۔۔

"میں اس وقت صرف کافی پینا چاہوں گا۔۔۔"

وہ بھی شاہ زین اعوان تھا۔۔۔زیادہ دیر بھلا کہاں نرم لہجے میں بات کر سکتا تھا۔۔۔

"آئم سوری وہ نہیں مل سکتی آپ کو۔۔۔"

سیماب اسی کے انداز میں دھونس جماتی الماری کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ جہاں سے اس کے کپڑے نکال کر واش روم میں ہینگ کرتی وہ واپس بیڈ کی جانب آئی تھی۔۔۔

"ڈریس چینج کریں۔۔۔۔"

سیماب کی اس حکمیہ انداز پر شاہ زین کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

"تم مجھ پر آرڈر چلا رہی ہو۔۔۔؟؟"

بھنویں اٹھاتا وہ اسے گھورتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔جب اس کا سر بری طرح چکرایا تھا۔۔۔

وہ اپنی طبیعت کو سیریس نہیں لے رہا تھا۔۔۔

سیماب کو اس کی فکر ہوئی تھی۔۔۔

وہ آگے بڑھتی اسے دونوں کندھوں سے تھام گئی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ اس کے بہت قریب آگئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت پنک کلر کے لباس میں سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اس کے لیے فکر مند تھی۔۔۔شاہ زین کو اس کی آنکھوں میں اپنے لیے یہ فکر بہت اچھی لگی تھی۔۔۔

"کیا آپ آج کے دن اپنی یہ اکڑ سائیڈ پر رکھ کر میری بات مان سکتے ہیں۔۔

"

سیماب اسے واپس بیڈ پر بیٹھاتے ملتجی لہجے میں بولی تھی۔۔۔اسے محسوس ہو رہا تھا کہ صرف بخار نہیں تھا جس نے شاہ زین کو اس قدر نڈھال کر دیا تھا۔۔۔

اس کی اس حالت کے پیچھے کوئی اور ریزن تھا۔۔۔

جو یہ شخص اسے کبھی نہیں بتانے والا تھا۔۔۔

مگر اس کا نرم خو دل اس شخص کو اس حالت میں چھوڑنا برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔میری اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے تمہیں۔۔۔مت کرو یہ فکر۔۔۔تمہیں مجھ سے کچھ نہیں ملنے والا۔۔۔۔"

شاہ زین اس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹاتا واپس سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

سیماب نے بے بسی سے اس ضدی انسان کو دیکھا تھا۔۔۔جو اس کی بات کی بالکل نفی کرتا واش روم میں جانے کے بجائے ٹیرس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جہاں ہوتی موسلا دھار بارش دیکھ سیماب اپنا سر پکڑ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اسے پہلے ہی شدید بخار تھا۔۔۔اوپر سے اگر وہ ایسی بارش میں بھیگ جاتا تو اس کے لیے یہ بہت زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔۔

سیماب چاہتی تھی کہ وہ اس گھمنڈی شخص کو اسی کے حال پر چھوڑ کر یہاں سے چلی جائے۔۔ مگر اپنے دل کو کیسے مناتے اس بات کے لیے۔۔۔ جو اس کی فکر میں دیوانہ ہوا جارہا تھا۔۔

سیماب اپنے دل سے جنگ ہارتی اس کے پیچھے ٹیرس پر آگئ تھی۔۔۔

جو اپنے مخصوص سٹائل میں ریلنگ پر اپنی دونوں ہتھیلیاں جمائے جھکا کھڑا تیز بارش میں پوری طرح سے شرابور ہو چکا تھا۔۔۔

"آپ کا دماغ خراب ہوچکا ہے کیا؟؟؟ یہ کیا حرکت ہے۔۔؟؟اندر آئیں پلیز۔۔۔۔"

سیماب نے دروازے میں کھڑے رہ کر اسے پکارا تھا۔۔ مگر اس کے کانوں پر سے توجوں تک نہیں رینگی تھی۔۔۔ وہ ویسے ہی کھڑا رہا تھا۔۔۔

جب ناچار سیماب کو اس کے پیچھے جانا پڑا تھا۔۔۔

اتنی شدید بارش میں اسے اپنا پورا وجود ٹھنڈ سے کانپتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"پلیز اندر چلیں۔۔۔۔"

سیماب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے متوجہ کیا تھا۔۔۔

شاہ زین جو آنکھیں موندے کھڑا تھا۔۔۔اس لمس پر اس کی گرفت ریلنگ پر مزید سخت ہوئی تھی۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ اپنے برابر کھڑی سیماب کی کلائی تھام کر اسے اپنے مقابل کھینچتا اس کی پشت ریلنگ سے ٹیکا گیا تھا۔۔۔

سیماب کے لیے اس کا یہ عمل بالکل غیر متوقع تھا۔۔۔

وہ اک دم اس شخص کے نہایت قریب آ گی تھی۔۔۔

جو اب ریلنگ پر اس کے ارد گرد اپنے ہتھیلیاں جمائے واپس پہلے والی پوزیشن میں کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے اتنے قریب آچکے تھے کہ سیماب کو سانس لینے میں بھی دشواری پیش آنے لگی تھی۔۔۔

وہ ریلنگ کی جانب پیچھے جھکی کھڑی تھی۔۔۔ مگر اس کے باوجود شاہ زین سے فاصلہ بر قرار نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔

"کیا مقصد ہے تمہارا۔۔۔؟؟ کیوں اتنی فکر کر رہی ہو میری۔۔۔؟؟؟"

شاہ زین کے بولنے پر اس کے لب سیماب کی پیشانی سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔

سیماب کو اپنے پورے وجود میں ہلچل ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اوپر سے اس کے الفاظ۔۔۔

یہ شخص واقعی بہت بے رحم تھا۔۔۔

"میرا کوئی مقصد نہیں ہے۔۔۔۔؟؟"

سیماب نے لرزتے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔

"تو پھر محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔۔"

شاہ زین کے دونوں ہاتھوں کا فاصلہ اس کے گرد آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا۔۔۔

سیماب کو اس شخص کے تیور خوفزدہ کر رہے تھے۔۔۔اس کے اس سوال پر سیماب کی ایک بیٹ مس ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس بات کا کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔وہ اپنی جگہ بالکل مجسمہ بنی کھڑی تھی۔۔۔ ٹھنڈ کے احساس سے اس کا جسم برف ہو چکا تھا۔۔۔

اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر شاہ زین تلخی بھری مسکراہٹ کے ساتھ چہرا جھکا گیا تھا۔۔۔

"تم جس بھی مقصد کے لیے آئی ہو۔۔ میں جانتا ہوں ایک دن چھوڑ جاؤ گی مجھے۔۔۔ جیسے آج تک میرا ہر قریبی رشتہ مجھے چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔ تم بھی ویسا ہی کرو گی۔۔۔ میں تمہاری کسی گیم میں نہیں آؤں گا سیماب داؤد۔۔۔ تمہیں میری تباہی کی خاطر بھیجا گیا ہے۔۔۔"

اس کی نازک سی کمر کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتا وہ اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

آج پہلی بار یہ گھمنڈی شخص اس کے سامنے کسی بات کا اقرار کر گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ہلکورے لیتے خوف کو دیکھ سیماب کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

وہ اب سمجھی تھی کہ یہ شخص اسے اپنے قریب کیوں نہیں آنے دیتا تھا۔۔۔

اس نے اپنے گرد اتنا سخت خول کیوں بنا رکھا تھا۔۔۔

کیا وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے کبھی چھوڑ کر نہ جائے۔۔

سیماب نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر وہ ایسا کچھ بھی پوچھنے اور کہنے کا حق نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"اندر چلیں۔۔۔ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔"

سیماب کے پاس اس کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔ اور اگر جواب ہوتا بھی تو اس شخص نے اس کا یقین نہیں کرنا تھا۔۔۔

"ہاں میں مر گیا تو تمہارا مقصد ادھورا رہ جائے گا۔۔۔ اسی لیے میری اتنی فکر کر رہی ہو۔۔۔"

شاہ زین اس وقت سیماب کو پوری طرح سے ٹوٹا بکھرا انسان لگا تھا۔۔۔ جو شاید اس وقت اپنے کمزور لمحوں کی زد میں تھا۔ وہ اس کے سامنے اپنی اندرونی کیفیت عیاں کر رہا تھا۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔"

سیماب نے ملتجی انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میری بنو گی۔۔۔۔؟؟"

شاہ زین نے چہرا اس کے بہت قریب لے جاتے گھمبیر لہجے میں جو سوال پوچھا تھا۔۔۔وہ سیماب کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔وہ کتنے ہی لمحے کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

اسے یہ اپنا کوئی خواب لگا تھا۔۔۔

"نہیں بن سکتی نا۔۔۔میں جانتا تھا۔۔۔۔"

اس کی خاموشی پر وہ تلخی سے مسکراتا سیماب کے کندھے پر اپنا چہرا اٹکا گیا تھا۔۔۔

اس کی بھیگی سانسیں سیماب کو اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔وہ جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔وہ شخص اپنا پورا وزن اس پر ڈالتا۔۔۔نہایت ہی سکون کے ساتھ آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

جیسے اسے پورا یقین ہو کہ وہ خود کو اس لڑکی کے سپرد کر کے سب سے زیادہ محفوظ رہے گا۔۔۔

سیماب نے اس کے چوڑے شانے کے گرد اپنے بازو حمائل کرتے اسے سنبھال لیا تھا۔۔۔شاہ زین کے اذیت میں ہونے کی وجہ نہیں جانتی تھی وہ۔۔۔مگر وہ اس کی تکلیف پر اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔

سیماب نے کتنی مشکل سے اسے سنبھال کر روم میں لایا تھا۔۔وہ ابھی پوری طرح غنودگی میں نہیں گیا تھا۔۔سیماب کے لیے یہی کافی تھا۔۔۔

وہ اسے صوفے پر بیٹھاتی اس سے کچھ فاصلے پر آن بیٹھتی۔۔۔دھیرے سے اس کی ٹائی کھولنے لگی تھی۔۔پہلے کی طرح اس وقت اس کے ہاتھ نہیں لرزے تھے۔۔۔

اب اس کی گرفت میں استحقاق کی جھلک نمایاں تھی۔۔۔

آج پہلی بار شاہ زین اعوان نے اسے اپنی ذات پر اختیار بخشا تھا۔۔۔

اور وہ نرم خو لڑکی اس شخص کے اس روپ کے آگے پوری طرح سے بہہ گئی تھی۔۔۔

اس بات سے انجان کے وہ شاہ زین اعوان تھا۔۔۔جس سے بڑا بے رحم انسان اس کی زندگی میں کبھی کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔

"شاہ زین۔۔۔"

سیماب نے آج پہلی بار اس طرح اس کا نام پکارا تھا۔۔۔

اپنے سینے پر اس کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتے وہ سکون سے آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔ جب سیماب کی اس میٹھی پکار پر اس نے آنکھیں کھول کر سیماب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اسے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلنا پڑا تھا۔۔۔

سیماب کا بھیگا ہوش ربا حسن اس کے بے پناہ قریب لمحے بھر کے لیے اس کے ہوش اڑا گیا تھا۔۔۔

"چینج کر لیں پلیز۔۔۔ ٹھنڈ لگ جائے گی آپ کو۔۔۔ پھر آپ کی طبیعت مزید خراب ہو جائے گی۔۔۔"

سیماب نہایت ہی نرمی سے بولی تھی۔۔۔ جس پر شاہ زین اس کی جانب دیکھے بغیر اپنی پیشانی مسلتا واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ اگر مزید وہاں رہتا تو ضرور کوئی گستاخی سرزد کر جاتا۔۔۔ اس لیے نا چاہتے ہوئے بھی وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"عینا تمہیں اس طرح اچانک پاکستان دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔ یقیناً بھائی بھی بہت خوش ہونگے۔۔۔ آج کہ دن انہیں تمہاری سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔۔ اور تم نے یہاں آکر پروف کر دیا ہے کہ تمہیں بھائی سے کتنی محبت ہے۔۔۔۔"

حدیقہ عینا سے گلے ملتے خوش دلی سے بولی تھی۔۔۔

وہ سب اسے ائیر پورٹ پر ریسیو کرنے آئے تھے۔۔۔شاہ زین کے لیے یہ بار سرپرائز رکھی گئی تھی۔۔۔

"شاہ زین اعوان سے میری محبت کی شدت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔۔۔ اس کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ کر یہاں آئی ہوں۔۔ کبھی نہ واپس جانے کے لیے۔۔۔"

عینا بھی بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔اور بے قراری سے اب جلد از جلد شاہ زین کے پاس پہنچنا چاہتی تھی۔۔۔

"اوہ واؤ۔۔۔مطلب اس بار آپ دونوں کا شادی کا پلان کنفرم ہو گیا ہے۔۔۔امیزنگ۔۔۔اب ہمارے سرکل کا موسٹ ڈیزائر بیچلر بہت ساری لڑکیوں کا دل توڑ کر پوری طرح سے ہماری عینا کا ہونے والا ہے۔۔۔"

مہرین نے بھی گاڑی میں ان کے ساتھ آن بیٹھتے گفتگو میں حصہ ڈالا تھا۔۔۔

جبکہ ثاقب کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی شرمین بیگم بالکل خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھیں۔۔۔

ان کی آنکھوں کے سامنے سیماب کی معصوم صورت آن ٹھہری تھی۔۔۔

ہر طرح کی بناوٹ اور ریاکاری سے پاک وہ سادہ سی لڑکی شاہ زین کے لیے سب سے زیادہ بیسٹ تھی۔۔۔

عینا اور سیماب کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔۔

مگر وہ جانتی تھیں کہ ان کا بیٹا دونوں میں سب عینا کو ہی چوز کرنے والا تھا۔۔۔

اور وہ کوشش کے باوجود اسے اس نقصان سے نہیں روک سکتی تھیں۔۔۔

کیونکہ آج تک انہوں نے خود کوئی ایسا عمل ہی نہیں کیا تھا کہ وہ شاہ زین کا اعتبار جیت کر اس کے قریب ہو سکیں۔۔۔

"آنٹی آپ کو کیا ہوا۔۔؟ آپ کس سوچ میں گم ہیں۔۔۔؟"

عینا نے شرمین بیگم کو مخاطب کیا تھا۔۔۔ جو اسے پہلے سے کافی بدلی بدلی سی لگی تھیں۔۔

"میں آپ لوگوں کی یہ پیاری پیاری باتیں انجوائے کر رہی ہوں۔۔۔ میں بھی اپنے گھر کی رونق لگتی دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔ جو بالکل ویران ہو چکا

ہے۔۔۔ مگر مجھے لگ رہا ہے تمہارے آنے سے اب اس گھر کی رونقیں واپس آجائیں گی۔۔۔"

شرمین بیگم مسکرا کر بولی تھیں۔۔۔

جس پر عینا خوش ہوتی کھل کر مسکرا دی تھی۔۔۔

عینا شاہ زین کے چچا کی بیٹی اور اس کی فیانسی تھی۔۔۔

دونوں بچپن سے ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے۔۔۔ دونوں کے بیچ بہت اچھی انڈرسٹینڈنگ تھی۔۔۔ شاہ زین کو عینا بالکل اپنے جیسی لگتی تھی۔۔ ہر کام میں بالکل پرفیکٹ۔۔۔ بالکل ویسی لڑکی جیسی اسے چاہئے تھی۔۔۔

اس لیے اس نے اپنے جیون ساتھی کے روپ میں عینا کو ہی چنا تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"میری نیہا بھی اپنے پاپا کی شادی پر بہت خوش ہو گی۔۔۔۔"

اچانک سے شرمین بیگم کے ہونٹوں سے نیہا کا نام نکلا تھا۔۔۔ جسے سنتے عینا کی مسکراہٹ کو بریک لگی تھی۔۔۔

"اس کا ذکر کر کے میری خوشی غارت کرنا ضروری تھا کیا۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں لفظ چبا کر رہ گئی تھی۔۔۔

یہ لڑکی ہمیشہ اس کے اور شاہ زین کے بیچ دیوار بن جایا کرتی تھی۔۔۔

" صحیح کہا آپ نے۔۔۔ نیہا تو سب سے زیادہ خوش ہو گی۔۔۔"

حدیقہ کی بات پر عینا مروتاً بھی مسکرا نہ سکی تھی۔۔۔ جو بات شرمین بیگم نے بیک ویو مرر سے بہت واضح طور پر نوٹ کی تھی۔۔۔

بارش کی وجہ سے ان لوگوں کر گھر پہنچنے میں بہت زیادہ وقت لگ گیا تھا۔۔۔

"شاہ زین کہاں ہے۔۔۔؟؟"

عینا نے اندر آتے سیڑھیاں اترتی شمائلہ سے یہی سوال کیا تھا۔۔۔

"سر سیماب بی بی جی کے ساتھ اپنے روم میں ہیں۔۔۔"

شمائلہ کی بات پر عینا کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی اسے ایسے دیکھا تھا

جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔۔۔

جبکہ واحد شرمین بیگم ہی تھیں جو اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائی تھیں۔۔۔

انہیں یہ بات سن کر خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔۔

"وہ لڑکی وہاں کیا کر رہی ہے۔۔۔وہ بھی رات کے اس وقت۔۔۔"

عینا حدیقہ سے سیماب کے بارے میں سب سن چکی تھی۔۔۔اسے ویسے ہی سیماب کی یہاں موجودگی کھٹک رہی تھی۔۔۔

اوپر سے ابھی ملازمہ کے ادا کیے گئے الفاظ اس کی رہی سہی کسر بھی پوری کر گئے تھے۔۔۔

وہ غصے سے پاگل ہوتی شاہ زین کے روم کی جانب بڑھی تھی۔۔

"بہت خوش قسمت ہو تم شاہ زین اعوان کہ وہ اتنی حسین بلبل تمہارے قبضے میں ہے۔۔۔کوئی نہیں۔۔۔ہم بھی اس بہتی ندیاں میں ہاتھ ضرور دھویں گے۔۔۔"

ثاقب سیماب کا حسین سراپا نگاہوں کے سامنے لاتا۔۔۔مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شاہ زین چینج کر کے واش روم سے نکلا تھا جب اس کی نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے لمبے گیلے بالوں کو دوپٹے میں لپیٹنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی سیماب پر پڑی تھی۔۔

وہ بھی ڈریس چینج کر کے آگئی تھی۔۔

آج وہ پوری طرح سے ایک فرمانبردار بیوی کے روپ میں تھی۔۔۔

شاہ زین کے ہونٹ مسکراہٹ بھرے انداز میں سکڑ کر سمٹ گئے تھے۔۔۔

آنے والا وقت اپنے ساتھ جو بھی طوفان لے کر آنے والا تھا۔۔۔ مگر وہ آج کا دن اس لڑکی کو اچھے سے پرکھنا چاہتا تھا۔۔۔

کیاوہ واقعی ہی ویسی ہی تھی جیساوہ اسے سمجھ رہاتھا۔۔یا پھر یہ سیماب داؤد واقعی ایک معصوم اور بے ضرر لڑکی تھی۔۔۔

شاہ زین خاموشی سے آتا بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔

آہٹ پر سیماب نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے یوں بے سدھ لیٹا دیکھ وہ گھبرا کر اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اس کے قریب آنے پر اس کے بال شاہ زین کے بازو سے ٹچ ہوتے اس کے دل میں ہلچل سی برپا کر گئے تھے۔۔۔سیماب نے دھیرے سے اس کے ماتھے کو چھوا تھا۔۔۔

اس کی گداز انگلیوں کا لمس شاہ زین کو اپنی جلتی پیشانی پر مرہم کی طرف محسوس ہوا تھا۔۔۔

"یہ میڈیسن لے لیں۔۔۔"

سیماب نے اس کا کندھا ہلایا تھا۔۔۔

جب شاہ زین نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

سیماب سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

سیماب کا چہرا شرم و خفت سے لال انگارہ ہوا تھا۔۔۔

یہ شخص کبھی کبھی ایسے بی ہیو کرتا تھا جیسے صرف اس کا ہی طلبگار ہو۔۔۔
صرف اس کی توجہ اور موجودگی چاہتا ہو۔۔

"کیوں مانوں میں تمہاری بات۔۔۔۔؟؟"

اس کے گیلے بالوں کو چھوتا وہ جیسے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"کیونکہ آپ جیسا سر پھرا شخص بیمار ہو کر مزید خطرناک ہو چکا ہے۔۔۔ میں ایسے خطرناک انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔"

سیماب نے اس کی حرکت پر دانت پیس کر بولا تھا۔۔۔ جو اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتا اس کا چہرا اپنے چہرے کے قریب کر گیا تھا۔۔

"اگر اتنا ہی خطرناک ہوں تو میرے اتنے قریب کیوں آ رہی ہو۔۔۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔۔۔"

شاہ زین اعوان شاید اپنے مقابل موجود لڑکی کی کمزوری سمجھ چکا تھا۔۔۔ اس لیے ظالم بنا اسے آزما رہا تھا۔۔۔

"آپ میڈیسن لے لیں میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔"

سیماب نے اس کی گرفت سے خود کو آزاد کروانا چاہا تھا۔۔۔اسے اس لمحے

شاہ زین اعوان کا یہ نرم خوانداز کسی فریب سے کم نہیں لگا تھا۔۔۔

جو کل ہوتے ہی واپس سے اجنبی بن کر اس کے سامنے آنے والا تھا۔۔۔

"تمہاری بات میں کبھی نہیں مانوں گا۔۔۔تمہاری اتنی حیثیت نہیں ہے

میرے نزدیک۔۔۔"

وہ اس کے بالوں کو اپنی ہتھیلی پر لپیٹتا ان سے کھیل رہا تھا۔۔۔ان کی مسحور

کن مہک اسے اپنے حصار میں باندھ رہی تھی۔۔

اس کے تلخ جملوں پر سیماب نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں ہر بار آپ کے یہ توہین آمیز الفاظ برداشت نہیں کروں گی۔۔۔اگر

اب کی بار چھوڑ کر گئی تو کبھی واپس نہیں آؤں گی۔۔۔"

سیماب کو اس کے الفاظ سب اذیت ہوئی تھی۔۔۔

"تو مت آنا۔۔۔ویسے بھی تم یہاں صرف نیہا کی وجہ سے ہو۔۔۔۔"

شاہ زین کے تلخی میں ڈوبے الفاظ بتا رہے تھے کہ وہ اپنے حواسوں میں لوٹ رہا تھا۔۔۔

سیماب پھیکا سا مسکرا دی تھی۔۔۔

"نہیں آؤں گی۔۔۔"

سیماب اس کی گرفت سے اپنے بالوں کو آزاد کرواتی اس بے رحم شخص کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

جواب اپنے سر کے نیچے بازو فولڈ کیے اسے سر سے پیر تک گھور رہا تھا۔۔

"جا سکتی ہو تم۔۔۔میرے لیے کافی ضرور بھیجوا دینا۔۔۔"

اسے جاتے دیکھ شاہ زین نے پیچھے سے آواز لگائی تھی۔۔۔جبکہ پلک جھپک کر اپنے آنسو روکنے کی کوشش کرتی سیماب پلٹ کر اسے کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی آواز کے ساتھ ہی شاہ زین نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

"تمہیں مجھ سے دور ہی رہنا ہو گا سیماب داؤد۔۔۔ہم دونوں کا ایک دوسرے کے قریب آنا ہم دونوں کے لیے خطرناک ہے۔۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوتا کچھ دیر پہلے گزرے فسوں خیز لمحوں سے چھٹکارا پانے کے لیے اپنی پیشانی مسل گیا تھا۔۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب جیسے ہی باہر نکلی دروازے کے عین سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ وہ رکی تھی۔۔۔اس لڑکی کی آنکھوں میں اتنی نفرت تھی کہ سیماب اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔

"آپ کون۔۔۔۔؟؟؟"

سیماب نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہی جس کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہو تم۔۔۔"

عیناز ہر خند لہجے میں بولتی سیماب کو سر سے پیر تک گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ پر سیماب کو شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟؟"

سیماب نے اٹکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

"شاہ زین اعوان کی ہونے والی بیوی ہوں میں عینا جعفر۔۔۔۔ میرے فیانسی سے دور رہو۔۔۔ تمہیں یہاں جس کام کے لیے رکھا گیا ہے وہ پورا کرو۔۔۔ ویسے بھی بہت کم دن ہیں تمہارے پاس۔۔ ہماری شادی ہوتے ہی میں تمہیں یہاں سے باہر کا راستہ دکھادوں گی۔۔۔۔ دوبارہ مجھے شاہ زین کے آس پاس بھی نظر مت آنا ورنہ تمہارا ایسا انجام کروں گی کہ پوری زندگی یاد رکھو گی۔۔"

عینا اسے دھمکی آمیز لہجے میں وارن کرتی روم کے اندر داخل ہو گئی تھی۔۔۔

جبکہ سیماب کتنے ہی لمحے دھندلائی آنکھوں کے ساتھ بند دروازے کو دیکھتی وہی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

"یہ لڑکی شاہ زین اعوان کی ہونے والی بیوی تھی۔۔۔ مطلب اس شخص کی زندگی میں اس کے لیے کبھی کوئی جگہ نہیں بن سکتی تھی۔۔۔اسی لیے تو وہ اس سے دور اور کھینچا کھینچا رہتا تھا۔۔۔

یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا۔۔۔

کیوں دن بدن اس کی زندگی اتنی مشکل ہوتی جا رہی تھی۔۔

وہ یہاں صرف نیہا کے لیے ہی تو آئی تھی۔۔۔

پھر وہ کیوں شاہ زین اعوان کے اتنے قریب آ رہی تھی۔۔۔ جو شخص خود بھی اسے امپورٹنس نہیں دیتا تھا۔۔۔

سیماب کو لگ رہا تھا کہ وہ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی بے وقوف لڑکی تھی۔۔۔جو اپنی زندگی خود اپنے ہاتھوں سے برباد کر رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپی تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔ وہاں سب ٹھیک ہے۔۔؟؟"

سیماب نائمہ کے ساتھ شاپنگ مال آئی ہوئی تھی۔۔۔اس کا بالکل بھی دل نہیں تھا۔۔ مگر نائمہ کے اصرار پر وہ منع نہیں کر سکی تھی۔۔۔

نیہا ویسے ہی آج کل عینا کے ساتھ زیادہ انجوائے کر رہی تھی۔۔عیناشاہ زین کی نگاہوں میں آگے آنے کے لیے نیہا کو بہت زیادہ اہمیت دے رہی تھی۔۔ تاکہ وہ لوگ جلد از جلد شادی کر لیں۔۔۔اس کے بعد اس کا نیہا کو سائیڈ پر کرنے کا ہی ارادہ تھا۔۔۔

مگر ابھی یہ بات صرف شرمین بیگم ہی سمجھ رہی تھیں۔۔ لیکن فلحال وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔

کیونکہ سیماب خود ہی پیچھے ہٹ چکی تھی۔۔۔

سیماب ساتھ تو آئی تھی مگر اس نے اپنے لیے کچھ بھی نہیں خریدا تھا۔۔۔

نائمہ مسلسل اس کی غیر دماغی نوٹ کرتے بول پڑی تھی۔۔۔

"نہیں آپی میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ ویسے ہی تھکاوٹ ہو گئی تھی۔۔۔۔"

سیماب نے مختصراً جواب دیتے اپنے ساتھ چلتے ہادی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو آئس کریم لینے کی ضد کر رہا تھا۔۔۔

وہ مسلسل اس سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش میں تھا۔۔۔

"میں زرا کال سن لوں۔۔۔ یہاں بہت شور ہے۔۔۔"

نائمہ کی بات پر اس رہلا کر جواب دیتے سیماب نے دوسری جانب دیکھا تھا جب اچانک اس کی نظر روڈ سے گزرتی گاڑی پر پڑی تھی۔۔ سیماب کی دھڑکنیں وہیں تھم سی گئی تھیں۔۔

پورے وجود میں ایک عجیب سی بے قراری بھر گئی تھی۔۔۔

گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر موجود شاہ زین اعوان کے برابر میں عینا بیٹھی تھی۔۔۔ جبکہ پیچھے سے ان کی سیٹ سے جھکی کھڑی نیہا مسکراتی کھکھلاتی بے پناہ خوش لگ رہی تھی۔۔۔

ایک خوشحال فیملی کا منظر تھا یہ۔۔۔

سیماب زخمی مسکراہٹ کے ساتھ ہونٹ میچ گئی تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اب اس کی اس فیملی میں کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔

اسے جلد از جلد اپنا فیصلہ کرنا تھا۔۔

ایک بھولا بھٹکا آنسو اس کے گال پر آن پھسلا تھا۔۔۔ اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی برباد کر چکی تھی۔۔۔ اعوان مینشن میں وہ کسی کے لیے بھی ضروری نہیں تھی۔۔۔

"ہادی۔۔۔۔"

سیماب اپنے ہی دھیان میں گم تھی۔۔۔ اسے ہوش تو اس وقت جب اپنے آس پاس ہادی کی غیر موجودگی نوٹ کی تھی۔۔۔

"ہادی۔۔۔۔"

سیماب کو اپنے ہاتھوں پیروں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ہادی روڈ کی دوسری جانب کھڑے آئس کریم والے کی جانب بھاگ رہا تھا۔۔۔

روڈ پر اس وقت گاڑی کا بہت زیادہ رش تھا۔۔۔

سیماب تیزی سے اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

مگر تب تک ہادی روڈ پر پہنچ چکا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ کسی طرف سے آتی تیز رفتار گاڑی اسے کچل دیتی وہاں موجود کسی شخص نے جلدی سے آتے ہادی کو تھام لیا تھا۔۔۔

اس چکر میں اس شخص کے ساتھ بھی حادثہ پیش آسکتا تھا۔۔۔ مگر اس مہربان شخص نے اپنی زندگی خطرے میں ڈال کر ہادی کو بچا لیا تھا۔۔۔

"ہادی۔۔۔ہادی تم ٹھیک ہو۔۔۔ کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔۔۔؟"

سیماب جلدی سے ان کے قریب آتی ہادی کو اپنی آغوش میں لے گئی تھی۔۔۔

"ڈونٹ وری۔۔۔وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔اسے کوئی چوٹ نہیں آئی۔۔۔"

اس شخص کی پکار پر سیماب اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔۔ آپ نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔۔۔ جس کا بدلہ شاید میں کبھی نہ اتار سکوں۔۔۔ مگر ہمیشہ آپ کی احسان مند رہوں گی۔۔۔بے شک آپ ایک بہت اچھے انسان ہیں۔۔۔ اگر آج آپ آگے نہ آتے تو۔۔۔"

سیماب سے اس سے آگے سوچا ہی نہیں گیا تھا۔۔۔

اس کی ٹانگیں ابھی بھی کانپ رہی تھیں۔۔۔وہ تشکر بھرے انداز میں مقابل کھڑے شخص کی جانب دیکھتی اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔

"میرا نام خلیل پاشا ہے۔۔۔بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔۔۔۔اور میں نے کوئی احسان نہیں کیا آپ پر۔۔۔"

اس شخص کی آنکھوں میں ایکو عجیب سا رنگ تھا۔۔۔جو سیماب اس وقت نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

خلیل پاشا کی نظریں سیماب پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔

"بڑا ہی کوئی سر پھرا ہے یہ شاہ زین اعوان۔۔۔اتنی پیاری لڑکی سے نکاح ہونے کے باوجود خود سے دور رکھا ہوا ہے۔۔پر کوئی بات نہیں ہم کو لیے

ہیں۔۔۔شاہ زین اعوان کا دشمن ہونے کے ناطے اس لڑکی پر تھوڑا بہت حق تو ہمارا بھی بنتا۔۔۔"

خلیل پاشا سیماب کی جانب دیکھتا دل ہی دل میں کمینگی بھری مسکراہٹ کے ساتھ خود سے مخاطب تھا۔۔۔

بہت اچھا موقع اس کے ہاتھ لگا تھا۔۔وہ یہ گنوانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

"بہت بہت شکریہ آپ کا سر۔۔۔۔"

سیماب اس کی بات کا مسکرا کر جواب دیتی ہادی کو لیتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

اسے یہ شخص اچھا لگا تھا کیونکہ اس کی حاضر دماغی کی وجہ سے وہ بہت بڑے نقصان سے بچ گئے تھے۔۔۔

مگر سیماب یہ نہیں جانتی تھی کہ شاہ زین کے دشمنوں کے جال میں پھنسی وہ مزید نجانے کتنی الجھنوں میں الجھنے والی تھی۔۔۔۔

"یہ تصویریں اور ویڈیو شاہ زین اعوان کو ہماری جانب سے تحفے کے طور پر بھیج دو۔۔ کل بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے ہماری۔۔اس کو آج بھیجا گیا یہ تحفہ بہت اچھا رہے گا۔۔۔"

خلیل پاشا نے اپنے آدمی کو ہدایت دیتے کمینگی بھری مسکراہٹ کے ساتھ دور جاتی سیماب کو دیکھا تھا۔۔۔

جس کا بے پناہ حسن اسکی آنکھوں کی گھر کر گیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔؟ میں انہیں کیسے کہہ سکتی ہوں منگنی پر آنے کے لیے۔۔۔ وہ بہت بزی ہوتے ہیں ان کے پاس بالکل بھی ٹائم نہیں ہوتا۔۔۔ میں آجاؤں گی نا۔۔ میرے اکیلے آنے میں کیا پرابلم ہے۔۔۔"

سیماب نائمہ کی جانب سے کی جانے والی نئی فرمائش پر زچ ہوتے بولی تھی۔۔۔امبرین کی منگنی تھی جو نائمہ نے بہت بڑے پیمانے پر ارینج کی تھی۔۔۔

اب وہ چاہتی تھیں کہ شاہ زین ہر حال میں اس منگنی میں شرکت کرے۔۔۔ تاکہ اس کی پرسنالٹی اور پاور دیکھ ان کے خاندان کے وہ لوگ

جنہوں نے سیماب کے کردار پر بہت باتیں کی تھیں۔۔ان کے منہ بند کر سکیں۔۔۔

مگر سیماب جانتی تھی کہ وہ شخص اب کسی قیمت پر اس کے ساتھ نہیں آنے والا تھا۔۔۔اس لیے وہ اسے کہہ کر اپنی انسلٹ نہیں کروانا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے نائمہ کو صاف لفظوں میں منع کر دیا تھا۔۔۔ مگر نائمہ پھر بھی ماننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔وہ بار بار اصرار کر رہی تھی۔۔ جس پر اب سیماب تنگ آچکی تھی۔۔۔

"آپی وہ نہیں آئیں گے۔۔۔اگر آپ کی یہی ضد ہے تو میں بھی نہیں آرہی منگنی میں۔۔ آپ کیوں ہر بار اس شخص کے آگے مجھے بے عزت کرواتی ہیں۔۔۔پلیز۔۔۔"

بات کرتے سیماب کے لہجے میں نمی در آئی تھی۔۔۔

وہ دیکھ ہی نہیں پائی تھی کہ کب شاہ زین روم میں آیا تھا۔۔۔

اور اب اس کے عین پیچھے کھڑا اس کی کمر پر جھولتی چٹیا کو گھورتا اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

اس رات کے بعد سے سیماب ایک بار بھی اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔۔۔وہ جب بھی گھر میں ہوتا تھا سیماب نیہا کے روم میں ہی گھسی رہتی تھی۔۔۔

اس کا بہت جلد یہاں سے چلے جانے کا ارادہ تھا۔۔۔

جس کے بارے میں اس نے ابھی نائمہ کو بھی نہیں بتایا تھا۔۔

"سیماب تم ایک بار بات تو کرو۔۔۔ تم سب خاندان والوں کی نظر میں اب شادی شدہ ہو۔۔۔ گھر جا فنکشن ہے اس میں تمہارا یوں اکیلے آنا اچھا نہیں لگتا۔۔۔ حارث کی ساری فیملی بھی ہو گی۔۔۔ باقی سب بھی۔۔۔ جو ابھی تک یہی باتیں بنا رہے ہیں کہ میں نے ایسے ہی کسی سے تمہارا نکاح پڑھوا دیا ہے۔۔۔"

سیماب نے اپنے نکاح والی بات خاندان والوں سے چھپا کر رکھی تھی۔۔ مگر اس دن حارث اور شاہ زین کے ٹکراؤ کے بعد حارث نے اپنے گھر والوں کو ان کی شادی کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔ جس کے بعد یہ خبر ہر طرف پھیل گئی تھی۔۔۔

اب وہاں مختلف قسم کی باتیں کی جا رہی تھیں۔۔۔انہیں سب لوگوں کا منہ بند کروانے کے لیے نائمہ چاہتی تھی کہ شاہ زین اس کے ساتھ وہاں آئے۔۔۔

شاہ زین کی مرعوب کن پرسنالٹی دیکھ کر سب خاندان والوں میں سیماب کی ویلیو بڑھ جانی تھی۔۔۔

مگر سیماب کسی قیمت پر شاہ زین کو ساتھ چلنے کے لیے کہنے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔

ابھی نائمہ بول ہی رہی تھی جب پیچھے سے شاہ زین نے اس کا موبائل اپنی گرفت میں لیتے کان سے لگایا تھا۔۔۔

سیماب نے حیرت زدہ سا ہو کر پلٹتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ اس روم میں کب اور کیوں آیا تھا۔۔

نیہا تو باہر ہی تھی۔۔۔

سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ سیماب کے دل پر اپنا گہرا اثر چھوڑ گیا تھا۔۔ سیماب نے جلدی سے اپنی نگاہیں جھکالی تھی۔۔

جب سے اسے پتا چلا تھا کہ عینا شاہ زین کی فیانسی ہے وہ اس شخص کے معاملے میں مزید محتاط ہو گئی تھی۔۔ مگر ایک بات اسے ابھی بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ شاہ زین کی پہلی بیوی اور نیہا کی ماں کون اور کہاں تھی۔۔

جس کا کبھی بھول کر بھی اس گھر میں ذکر نہیں ہوا تھا۔۔۔ اور نہ اس نے خود کبھی اپنی بیٹی سے ملنے یا واپس لینے کی ڈیمانڈ کی تھی۔۔۔

شرمین بیگم کے مطابق وہ اسی شہر میں رہتی تھی۔۔پھر بھی وہ اپنی بیٹی سے اتنی لاپرواہ کیونکر تھی۔۔۔

سیماب کے ذہن میں بہت سارے سوالات تھے۔۔

مگر جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

"ڈونٹ وری۔۔۔ہم ضرور آئیں گے۔۔۔"

اپنی سوچوں سے نکلتے سیماب نے بے یقینی بھرے انداز میں شاہ زین کے لفظوں پر غور کیا تھا۔۔۔وہ اس کے ساتھ آنے کی حامی بھر رہا تھا۔۔۔۔

"تم مجھ سے پوچھے بغیر میرے حصے کے فیصلے نہیں کر سکتی۔۔۔جب بھی جانا ہو ابتا دینا ہم ایک ساتھ جائیں گے۔۔۔ "

شاہ زین نے اس کا موبائل اس کی جانب واپس بڑھاتے اسے ہدایت کی تھی۔۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔بہت شکریہ آپ کے اس احسان کا۔۔ میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔"

سیماب اس کے ہاتھ سے اپنا موبائل لیتی روکھے لہجے میں بولتی اس کے آگے سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

جب پاس سے گزرتی سیماب کا پرپل آنچل اپنی مٹھی میں قید کرتے وہ اس کے قدم وہی جکڑ گیا تھا۔۔۔

سیماب نے اس کی اس حرکت پر گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو تیز نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

شاہ زین کی نگاہیں بار بار بھٹک کر اس کے چٹیا میں مقید لانبے بالوں پر جا رہی تھیں۔۔۔ اسے لمبے بال بہت پسند تھے۔۔۔ سیماب کے بال اسے ہر بار ڈسٹرب کر دیتے تھے۔۔

اس کا دل اکثر اسے انہیں چھونے اور سراہنے کی خواہش کرتا تھا۔۔۔

"مسٹر اعوان آپ کے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے۔۔۔ میں کوئی کٹ پتلی نہیں ہوں ایک جیتی جاگتی انسان ہوں۔۔۔ آپ ہر بار مجھے ایسے ڈیل نہیں کر سکتے۔۔۔"

سیماب اس سے اپنا دوپٹہ آزاد کروانے کی کوشش کرتے تپ کر بولی تھی۔۔۔ یہ شخص اس کی ذات کا تماشا بنانے کا شوقین تھا۔۔ جب چاہتا تھا

اسے اپنے قریب لے آتا تھا اور جب چاہتا تھا اس کے لیے اجنبی بن جاتا تھا۔۔۔

پچھلے کئی دنوں سے وہ اسے روز صبح عینا کے ساتھ جاتے اور شام کو واپس آتے دیکھ رہی تھی۔۔۔عینا کے ساتھ ہوتے شاہ زین اعوان کے چہرے پر جو مسکراہٹ ہوتی تھی وہ اسے شاہ زین کی زندگی میں عینا کی اہمیت اچھے سے باور کروا گئی تھی۔۔۔

وہ شخص پچھلے دنوں اسے بالکل بھولا ہوا تھا۔۔۔

آج اچانک پھر نجانے کیسے اس کی یاد آگئی تھی۔۔۔

مگر سیماب اب تھک چکی تھی اس سب سے۔۔۔

وہ مزید اس شخص کی عادی ہو کر اپنی آگے کی لائف مشکل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"مجھے اعتبار نہیں ہے تم پر۔۔۔میں تمہیں وہاں اکیلے نہیں بھیج سکتا۔۔۔۔ وہاں تمہارا ایکس ہزبینڈ بھی ہو گا۔۔۔چاہے تم میرے لیے زیادہ اہم نہیں ہو۔۔۔مگر بیوی تو ہو میری۔۔۔میری غیرت گوارہ نہیں کرے گی تمہیں وہاں اکیلے بھیجنا۔۔۔"

شاہ زین اعوان نے لب کھولے بھی تو کیسے۔۔۔اس کی روح کو ہی واپس سے چھلنی کر دیا تھا۔۔۔

یہ بے رحم شخص آخر اسے انسان ہونے کا مارجن بھی کیوں نہیں دیتا تھا۔۔۔

سیماب کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑے تھے۔۔۔ جنہیں چھپانے کے لیے اس نے اپنا چہرا جھکا لیا تھا۔۔۔ وہ ہونٹ کاٹتی اپنے آنسو پینے کی کوشش کرتی لال ہوئی تھی۔۔ اذیت کی ایک شدید لہر اس کے رگ وپے میں سرایت کر گئی تھی۔۔۔

وہ خود کو بدنصیب ترین عورت تصور کر چکی تھی۔۔ جس کی زندگی میں نہ تو کسی مرد کی محبت تھی اور نہ بھروسہ۔۔۔

"ٹھیک ہے میں تیار رہوں گی۔۔۔۔"

جھکے سر کے ساتھ بولتی وہ پلٹنے لگی تھی جب اس کے آنچل پر شاہ زین کی گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کے آنسو دیکھ چکا تھا۔۔ جو شاہ زین اعوان کو اندر سے بے چین کر گئے تھے۔۔ اسے لگا تھا کہ سیماب اس بات پر اس سے لڑے گی اسے باتیں سنائے گی۔۔ مگر اس کا ایک دم یوں چپ ہو جانا شاہ زین کے دل پر گراں گزرا تھا۔۔۔

سیماب نے اپنی بے تاثر نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اسی پر اپنی نگاہوں گاڑھے کھڑا تھا۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے وہ اسے آنچل سمیت اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔ سیماب نے اپنے بے یقینی سے اس کی یہ حرکت دیکھی تھی۔۔۔

آخر یہ شخص چاہتا کیا تھا اس سے۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب نے اس کے سینے پر ہتھیلی جماتے دونوں کے بیچ فاصلہ برقرار رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر شاہ زین اسے اپنے اتنے قریب کر چکا تھا کہ یہ فاصلہ بالکل بے معنی لگنے لگا تھا۔۔۔

"رو کیوں رہی ہو تم۔۔۔؟؟ حالانکہ میری بات سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔ فرق تو صرف انہیں کی باتوں سے پڑتا ہے ناجو ہمارے لیے اہم ہوتے ہیں۔۔۔۔"

شاہ زین نے اس کی چٹیا کو چھوتے پوچھا تھا۔۔۔

سیماب نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر اسے جس انداز میں گھورا تھا۔۔۔ شاہ زین کے ہونٹوں پر بے اختیار نہایت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

جو دیکھ سیماب نے فوراً اس کے چہرے کی جانب سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بہت پیارا لگتا تھا۔۔۔ سیماب کے دل نے اقرار کیا تھا۔۔۔

"میں اس دن کا شدت سے انتظار کر رہی ہوں جب میں اس عذاب سے باہر نکلوں گی۔۔۔ میرا دم گھٹتا ہے اس گھر میں۔۔۔ جہاں انسان نہیں پتھر بستے ہیں۔۔۔ جن میں احساسات نام کی کوئی شے موجود نہیں ہے۔۔۔ آپ کو بالکل پرفیکٹ لڑکی ملی ہے مسٹر اعوان۔۔۔ آپ عینا جعفر کو ہی ڈیزرو کرتے ہیں۔۔۔ آپ جانتے ہیں اب صبح شام میرے لبوں پر ایک ہی دعا ہوتی ہے کہ جلد از جلد آپ دونوں کی شادی ہو اور میری آپ سے جان چھوٹے۔۔۔"

سیماب کے ہونٹوں سے نکلی دعا شاہ زین اعوان کو اس لمحے کسی بد دعا سے کم نہیں لگی تھی۔۔۔

اس لڑکی کے اپنے زندگی سے نکل جانے کے خیال سے اس کا دل جیسے ڈوب سا گیا تھا۔۔۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میری اور عینا کی شادی کے بعد تم یہاں سے جا سکتی ہو۔۔۔ تم نے یہی رہنا ہے جب تک نیہا کو تمہاری ضرورت ہے۔۔۔"

شاہ زین نے بار بار پیچھے ہوتی سیماب کی کمر بھی اپنا بازو حمائل کرتے اسے خود سے قریب تر کیا تھا۔۔۔ اس کی چٹیا پوری طرح شاہ زین کی گرفت میں تھی۔۔۔

سیماب اس کی ان حرکتوں پر سرخ ہوتی اس کی باتوں کا ٹھیک سے جواب نہیں دے پارہی تھی۔۔۔

"لیومی۔۔۔"

سیماب اس کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتے بمشکل بول پائی تھی۔۔۔اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔جبکہ پیروں میں جان ختم ہو چکی تھی۔۔۔

"عینا میری فیانسی نہیں ہے۔۔۔صرف بہت اچھی دوست ہے۔۔۔ہمارا دو سال پہلے شادی کا پلان تھا۔۔۔"

شاہ زین اعوان کے ہونٹوں سے نکلنے والے الفاظ سیماب کو سکتے میں مبتلا کر گئے تھے۔۔۔یہ شخص اسے وضاحت دے رہا تھا۔۔۔

کیا وہ اس کے اہم تھی۔۔۔؟؟

اس کا دل بے اختیار خوش فہم ہوا تھا۔۔۔

"تو میں کیا کروں۔۔۔وہ لڑکی آپ کی بیوی بنے یا فیانسی میرا اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔۔"

سیماب اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے تپ کر بولی تھی۔۔۔اس شخص کی گرفت اس کے اوسان خطا کر رہی تھی۔۔۔وہ اس کے بالوں سے کھیلتا اس کی سانسیں روک رہا تھا۔۔

"تو پھر چھپ چھپ کر روتی کیوں ہو۔۔۔؟؟"

وہ شخص اپنا پورا استحقاق استعمال کرتا اس کی چٹیا کے بل کھولتا چہرا ان کے قریب لے جاتا۔۔۔ان کی مہک اپنی سانسوں میں اتارنے لگا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی گرم سانسوں کا لمس سیماب کو جی جان سے لرزنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔وہ شخص اسے چھونے کا ایسا کوئی حق نہیں رکھتا تھا۔۔۔وہ اس رشتے کو صرف کاغذی سمجھتا تھا۔۔۔

سیماب ہمیشہ اس کی حرکتوں پر الجھ جاتی تھی۔۔

کیونکہ شاہ زین اعوان کا لمس ہمیشہ اس کے لیے خاص ہی رہا تھا۔۔۔وہ اسے ایسے چھوتا تھا جیسے وہ اس کے لیے بہت اہم ہو۔۔۔

مگر جب وہ بولتا تھا تو اس کی ساری خوش فہمیاں دور کر جاتا تھا۔۔۔

شاہ زین کی بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھی۔۔۔جو اس وقت وہ بالکل فراموش کرتا اس کے بالوں کو چھوتا اپنے دل کی ضد پوری کر رہا تھا۔۔اسے بالکل بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا کہ سیماب داؤد اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہے۔۔۔

اسے بس یہ لمحات بہت ہی سکون آمیز اور دلفریب محسوس کر رہے تھے۔۔۔جو اس کے اندر کے اضطراب کو کم کر رہے تھے۔۔ایسا سکون اسے پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔۔۔

مگر اسی لمحے بجتے موبائل نے اس کا سارا فسوں توڑ دیا تھا۔۔۔وہ فوراً سیماب سے الگ ہوا تھا۔۔۔جو بالکل لال انگارہ ہوتی بے ہوش ہونے کو تیار تھی۔۔۔

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔۔چہرا اٹھانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔اس کے زرا سے استحقاق پر یہ لڑکی حال سے بے حال ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی یہ غیر ہوتی حالت دیکھ شاہ زین کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔وہ آگے ہوا تھا اور سیماب کے گرد اپنی دونوں بازوؤں کا حصار قائم کرتا اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔

یہ عمل اتنا اچانک ہوا تھا کہ کچھ لمحوں کے لیے وہ دونوں ہی نہیں سمجھ پائے تھے کہ یہ ہوا کیا ہے۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے شاہ زین خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

جبکہ سیماب تو نجانے کتنے ٹائم تک اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ اس نے مڑ کر اپنے کھلے بالوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کی سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"السلام و علیکم کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

سیماب نیہا کے ساتھ اس کے فیورٹ ریسٹورنٹ میں آئی ہوئی تھی۔۔۔

وہ دونوں ابھی اپنی جگہ پر آن بیٹھی ہی تھیں۔۔ جب کسی اجنبی آواز پر

سیماب نے پلٹ کر مقابل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ پہلے تو کچھ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔ مگر پھر اچانک سے اس شخص سے ہوئی

پہلی ملاقات یاد آتے اس نے فوراً اس کے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔

یہ وہی تھا جس نے اس دن ہادی کی جان بچائی تھی۔۔۔

"کیا میں کچھ دیر کے لیے یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔۔ وہ دراصل مجھے اکیلے کھانا

کھانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔ میری وائف آج میرے ساتھ نہیں ہیں۔۔

اور مجبوری میں مجھے یہیں کھانا کھانے آنا پڑا۔۔۔۔"

خلیل پاشا نہایت ہی شائستگی سے بولتا سیماب کے سر اثبات میں ہلانے پر اس کے مقابل کرسی پر آن بیٹھا تھا۔۔۔وہ سادہ لوح لڑکی سامنے بیٹھے شخص کی چال نہیں سمجھ پائی تھی۔۔

وہ اس سے اچھے سے بات اس لیے کر رہی تھی کیونکہ اس نے ہادی کی جان بچائی تھی۔۔۔

اسے یہ شخص اچھا لگا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ یہ شخص اس کے ساتھ کیا گیم کھیلنے والا تھا۔۔۔

"آپ کی بیٹی بہت کیوٹ ہے ماشاءاللہ۔۔۔"

نیہا کا گال چھوتے اس نے تعریف کی تھی۔۔ جبکہ نیہا اس شخص سے دور ہوتی سیماب کی جانب کھسک گئی تھی۔۔۔

جو چیز سیماب نوٹ نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔"

سیماب نے نیہا کو اپنے ساتھ لگاتے مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔۔

وہ اس سے نارمل انداز میں تھوڑی بہت بات کر رہا تھا۔۔ جس کے سیماب نپے تلے لہجے میں جواب دے رہی تھی۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ اب یہ شخص یہاں سے اٹھ جائے۔۔۔ مگر وہ تو وہاں سے ہلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"ماما مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔۔"

نیہا کے کہنے پر سیماب اس کے ساتھ اٹھی تھی۔۔۔ مگر بے دھیانی میں وہ اپنے پرس کے ساتھ رکھا موبائل فون اٹھانا بھول گئی تھی۔۔۔ جس پر مینیو کارڈ رکھ کر خلیل پاشا نے اسے خود ہی سیماب کی نگاہوں سے اوجھل کر دیا تھا۔۔

خلیل پاشا جو ابھی کچھ منٹ پہلے ریسیو ہوئی پکس دبئی میں بیٹھے شاہ زین اعوان کے نمبر پر فارورڈ کر چکا تھا۔۔۔ سیماب کو اپنا فون وہیں چھوڑ کر جاتے دیکھ اس کے ہونٹوں پر مکروہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

یہ معصوم لڑکی خود بخود اس کے جال میں پھنس رہی تھی۔۔۔شاہ زین جو کل ہی دبئی اپنی ایک بہت اہم میٹنگ کے لیے آیا ہوا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کی میٹنگ شروع ہونی تھی۔۔۔ مگر انجان نمبر سے اپنے نمبر پر ریسیو ہوئی تصویریں اس کا دماغ گھما گئی تھیں۔۔

وہ بہت ساری تصویریں تھیں۔۔۔ شاپنگ مال کے باہر کھڑے سیماب اس کے سب سے بڑے دشمن کے ساتھ کھڑی مسکرا کر باتیں کر رہی تھی۔۔

خلیل پاشا اس کے کافی قریب کھڑا تھا۔۔۔ تصویر ایسے بنائی گئی تھیں جن میں سیماب کے ہاتھ میں شاپنگ بیگز تھے۔۔۔ ہادی کو ان تصویروں میں نہیں لایا گیا تھا۔۔۔ وہ تصویریں یہی ظاہر کر رہی تھیں کہ جیسے وہ دونوں بہت ہی اچھے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔۔۔ اور اس وقت وہ دونوں ایک ساتھ شاپنگ کر کے مال سے نکل رہے ہیں۔۔۔

جبکہ دوسری تصویریں تو رہا سہا شک بھی دور کر گئی تھیں۔۔۔

سیماب اور خلیل پاشا ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔ جو کہ شاہ زین اعوان کا سکون ملیامیٹ کر گئی تھی۔۔۔ ان دونوں کے درمیان رکھی کرسی پر بیٹھی نیہا اور خلیل پاشا کا نیہا سے پیار کرنا۔۔۔۔

شاہ زین کو اپنی کنپٹی سلگھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے فوراً سے سیماب کا نمبر ملایا تھا۔ وہ جب بھی اس لڑکی پر اعتبار کرنے لگتا تھا۔۔ یہ لڑکی کچھ ایسا ضرور کر دیتی تھی۔۔۔ مگر اب کی بار جو قصور اس نے کیا تھا وہ کسی صورت قابلے قبول نہیں تھا۔۔۔

"کہاں ہو تم اس وقت۔۔۔۔؟؟؟"

شاہ زین کال پک ہوتے ہی غصے سے دھاڑ اٹھا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بپھری آواز سنتے دوسری جانب موجود خلیل پاشا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"اتنا غصہ مت کیا کرو شاہ زین اعوان کہیں دماغ کی کوئی نس ہی نہ پھٹ جائے۔۔۔ اتنی نازک اور حسین بیوی سے بھلا ایسے کون بات کرتا ہے۔۔۔"

خلیل پاشا کی آواز سپیکر پر ابھری تھی۔۔۔ جو سنتے شاہ زین کو پورا وجود میں زہر گھل گیا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔ ورنہ جان سے مار دوں گا تمہیں میں۔۔۔ اس لڑکی کا فون تمہارے پاس کیا کر رہا ہے۔۔۔ فون دو اسے۔۔۔"

شاہ زین اعوان نے بہت جلدی سیماب سے واپس اس لڑکی نامے کا سفر طے کیا تھا۔۔۔

"وہ تم سے بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ جسے اتنی پیاری بیوی سے بات کرنے کی تمیز بھی نہیں ہے۔۔۔ ویسے تمہاری بیٹی بھی بہت پیاری ہے۔۔۔ اپنے باپ پر گئی ہے۔۔۔ اور سانولی رنگت بالکل اپنی ماں پر۔۔۔۔ ایک اور بات بتاؤں۔۔۔ تمہاری بیوی تم سے زیادہ اچھا انسان مجھے سمجھتی ہے۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔"

بات کے اختتام پر خلیل پاشا نے قہقہ لگایا تھا۔۔۔

جو شاہ زین اعوان کو بھسم کر گیا تھا۔۔۔

شاہ زین نے اپنا فون کان سے ہٹاتے دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔

زوردار آواز کے ساتھ وہ کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔

"سر کیا ہوا۔۔؟؟ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔"

اس کا پی اے فرحان پریشانی کی حالت میں بھاگتا ہوا اندر آیا تھا۔۔

"پہلی فلائٹ کی ٹکٹ بک کرواؤ فوراً۔۔ ہمیں ابھی پاکستان واپس جانا ہے۔۔۔"

شاہ زین کا چہرا غصے کی شدت سے لال ہو چکا تھا۔۔ بہت مشکل سے وہ یہ الفاظ ادا کر پایا تھا۔۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ پوری دنیا کو آگ لگا دے۔۔۔

آخر کیوں ہمیشہ اسی کے ساتھ دھوکا ہوتا تھا۔۔

وہ جس پر بھی اعتبار کرنے لگتا تھا وہی انسان اسے بے اعتبار کر جاتا تھا۔۔

"مگر سر میٹنگ۔۔۔۔"

فرحان کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔جب شاہ زین کی لال آنکھیں دیکھتے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

آج سے پہلے بھی کئی بار اس نے شاہ زین کو غصے میں دیکھا تھا۔ مگر ایسا غضبناک انداز وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب نیہا کو لے کر گھر آچکی تھی۔۔۔اس شخص کی وجہ سے اس نے وہاں سے جلدی اٹھنا ہی مناسب سمجھا تھا۔۔۔وہ یوں اجنبی لوگوں کو زیادہ لفٹ نہیں کرواتی تھی۔۔۔

اس شخص کی احسان مند تھی اس لیے مروتاً اسے انکار نہیں کر سکی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی غیر موجودگی میں خلیل پاشا نے شاہ زین کی کال اٹینڈ کی تھی۔۔ کیونکہ اس کے آنے سے پہلے ہی خلیل پاشا اس کے کال لاگ سے شاہ زین کا نمبر ڈیلیٹ کر چکا تھا۔۔۔

سیماب کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو چکا ہے۔۔۔

سیماب موبائل لے کر لان میں آ گئی تھی۔۔۔ گھر میں اس وقت صرف ثاقب ہی تھا۔۔۔ شرمین بیگم، حدیقہ اور مہرین کسی پارٹی میں گئی ہوئی تھیں۔۔۔ باقی ملازمین اپنے اپنے کاموں کی مصروف تھے۔۔۔

عینا شاید اپنے روم میں ہی تھی۔۔۔

سیماب کو اندر گھٹن سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس لیے وہ فون پر بات کرتی باہر آگئی تھی۔۔۔جہاں اب ہر سو تاریکی پھیل چکی تھی۔۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے خنکی میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔بی بی جی وہ نیہا میڈم بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔وہ ثاقب صاحب کے روم میں ہیں انہیں ہوش ہی نہیں آ رہا۔۔۔"

سیماب باتوں میں مصروف تھی جب ملازمہ کی گھبرائی ہوئی آواز اس کے ہوش اڑانے کے لیے کافی تھی۔۔۔

وہ موبائل وہیں پھینکتی بنا کچھ سوچے سمجھے بھاگتے ہوئے ثاقب کے روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جو نیچے گیسٹ روم میں ہی رکا ہوا تھا۔۔۔

سیماب دروازے کھولتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ مگر اندر آکر اسے گہرا جھٹکا لگا تھا۔۔ نیہا وہاں کہیں پر بھی نہیں تھا۔۔ اسے لگا تھا شاید وہ غلط روم میں آگئی ہے۔۔ مگر اچانک اسے اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔

سیماب کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔۔

وہ انہیں قدموں پر واپس پلٹی تھی۔۔

بند دروازے کے آگے جمے کھڑے ثاقب کو مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنی جانب دیکھتے پاکر اسے اپنے پیروں تلے سے زمین کھسکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"آخر کار آج یہ حسین بلبل میرے قبضے میں آہی گئی۔۔۔"

ثاقب آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھتے بولا تھا۔۔۔

"تم میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا انسان نکلے۔۔ تمہیں شرم نہیں آتی اپنے ہی گھر نقب زنی کرتے ہوئے۔۔۔ میرے قریب مت آنا۔۔ ورنہ میں شور مچا کر سب کو یہاں بلا لوں گی۔۔۔۔"

سیماب اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتے بولی تھی۔۔

جبکہ اس شخص کی بری نیت دیکھ اس کا دل سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔۔۔

"کیوں تمہیں صرف شاہ زین اعوان کی منظورِ نظر بن کر رہنے کا شوق ہے۔۔ وہ امیر ہے اس وجہ سے۔۔۔ ہم بھی کچھ کم نہیں ہیں۔۔ بتاؤ وہ تمہیں ایک رات کا کتنا دیتا ہے میں تمہیں اس سے ڈبل دوں گا۔۔۔ بس تمہیں مجھے خوش کرنا ہو گا۔۔۔ اور کسے مدد کے لیے بلانے کی بات کر رہی ہو

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

تم۔۔۔ تمہارا وہ شاہ زین اعوان دبئی بیٹھا ہے۔۔ جبکہ اس گھر کی باقی ساری خواتین اس پلان میں برابر کی شریک ہیں۔۔۔"

ثاقب کی بات سن کر سیماب کو لگا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔ شاہ زین کے گھر والے اس کے بارے میں اتنا غلط سوچتی تھیں۔۔۔

اور کیسی عورتیں تھیں وہ۔۔۔ جو خود دوسری عورت کی عزت سے کھلواڑ کر رہی تھیں۔۔۔

"قریب مت آنا۔۔۔ میں جان سے مار دوں گی تمہیں۔۔۔"

سیماب نے ایک جانب رکھا ڈیکوریشن پیس اٹھاتے اسے ڈرانا چاہا تھا۔۔۔

اسے اس لمحے بے بسی سے رونا آرہا تھا۔۔۔اس کے شوہر کے گھر میں ہی اس کی عزت محفوظ نہیں تھی۔۔۔

"ایک شرط پر تمہیں چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔اگر میری یہ بات مانو گی تو فائدے میں رہو گی۔۔۔"

ثاقب اس سے چند قدموں کے فاصلے پر رکتے بولا تھا۔۔۔جس پر سیماب نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"شاہ زین اعوان کا پیچھا چھوڑنا ہو گا۔۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔اگر دوبارہ اس گھر میں یا اس کے قریب نظر آئی تو پھر تمہیں بدنام ہونے سے کوئی بچا نہیں پائے گا۔۔۔"

ثاقب کی بات پر سیماب کو اب سب کچھ سمجھ آنے لگا تھا۔۔یہ لوگ اسے یہاں سے نکلنا چاہتے تھے۔۔۔

سیماب کو خود پر ہنسی آئی تھی۔۔۔

باہر زور دار آواز میں دستک کی گئی تھی۔۔۔ثاقب کو اونچی اونچی آواز میں پکارا جا رہا تھا۔۔۔

"ان کو کیا تکلیف ہے اب۔۔۔؟؟"

ثاقب سمجھ گیا تھا کہ یہ اس کی بیوی ہی تھی۔۔۔

"جلدی بولو۔۔۔۔تمہاری پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔۔۔"

اس نے سیماب کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔اس کا بالکل دل نہیں چاہا تھا اس لڑکی کو ایسے چھوڑنے کی۔۔ مگر وہ اس وقت باہر موجود خواتین کی وجہ سے مجبور تھا۔۔۔

"مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔۔۔"

سیماب نے چند سیکنڈز بعد اپنا فیصلہ سنا دیا تھا۔۔

"ثاقب دروازہ کھولو۔۔۔شاہ زین باہر آچکا ہے۔۔۔"

باہر سے سنائی دیتی مہرین کی آواز ثاقب کے پیروں تلے سے زمین کھینچ گئی تھی۔۔۔شاہ زین اعوان اگر یہ سب دیکھ لیتا تو اس کا زندہ بچ پانا ناممکن تھا۔۔۔وہ اب سمجھا تھا کہ مہرین اس طرح دروازہ کیوں پیٹ رہی تھی۔۔۔۔

اس نے فوراً بھاگ کر دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

چاروں خواتین حواس باختہ چہروں کے ساتھ باہر کھڑی تھیں۔۔۔ جیسے ہی ثاقب نے دروازہ کھولا اسی لمحے شاہ زین وہاں آیا تھا۔۔۔وہ دروازہ پیٹنے کی آواز سن چکا تھا۔۔۔

اب سامنے کا منظر اسے ساری صورتحال سمجھا گیا تھا۔۔۔

ثاقب کے پیچھے ساکت کھڑی سیماب کو دیکھ اس کے پورے وجود میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔

وہ پہلے ہی دبئی سے یہاں تک بہت مشکل سے پہنچا تھا۔۔۔اسے لگ رہا تھا غصے سے اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔۔

"شاہ زین شکر ہے تم نے اپنی آنکھوں سے اس لڑکی کے کرتوت دیکھ لیے۔۔۔میں اتنے دنوں سے اس لڑکی کی حرکتیں نوٹ کر رہی ہوں۔۔۔بے شرم میرے شوہر پر ڈورے پر ڈال رہی تھی۔۔اور آج تو اس نے حد ہی کر دی۔۔۔کس گندی نالی سے اٹھا کر لائے ہو اسے۔۔یہ پنچ لڑکی ہماری نیہا کی تربیت کرے گی۔۔۔"

مہرین فوراً اپنے شوہر کی طرف داری کرتی سارا ملبہ سیماب پر ڈال چکی تھی۔۔۔

جبکہ باقی سب شاک کی کیفیت میں کھڑی تھیں۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

شرمین بیگم اور حدیقہ اس پلین کا حصہ نہیں تھیں۔۔اس لیے انہیں یہ ساری صورتحال سمجھنے میں وقت لگا تھا۔۔جبکہ شاہ زین کے غضبناک تیور دیکھ عینا اور حدیقہ نے کچھ بھی بولنے کی جرأت نہیں کی تھی۔۔۔

انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ شاہ زین یوں اچانک آ کر ان کا سارا پلان خراب کر دے گا۔۔۔

"ہاں مہرین ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔میں نے اس لڑکی کو سمجھانے اور نظر انداز کرنے کی بہت کوشش کی۔۔۔مگر آج تو یہ میرے کمرے میں ہی۔۔۔"

ثاقب ابھی بول رہا تھا۔۔۔جب شاہ زین اپنی جگہ سے آگے بڑھا تھا۔۔۔

اس کی سفید رنگت خطرناک حد تک لال پڑ چکی تھی۔۔۔ کنپٹی کی رگیں بالکل تن گئی تھیں۔۔۔

جبڑے اتنی سختی سے بند تھے۔۔۔ آنکھوں کی غضبناکی خوفزدہ کر دینے والی تھی۔۔۔

ثاقب کو اپنی آنکھوں کے سامنے موت منڈلاتی دکھائی دی تھی۔۔۔

مگر وہ سب شدید حیرت میں مبتلا تو اس وقت ہوئے تھے جب شاہ زین ثاقب کو چھوڑتا سیماب کے مقابل جا کھڑا ہوا تھا۔۔

شاہ زین نے مٹھیاں اتنے زور سے بھینچ رکھی تھیں۔۔ جیسے بہت مشکل سے خود کو ہاتھ اٹھانے سے روکا ہوا ہو۔۔۔

سیماب بے یقینی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیا واقعی اس شخص کو اس کے کردار کی پختگی کا اندازہ ابھی تک نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ بھی حارث کی طرح اس پر شک کر رہا تھا۔۔۔

کیا ایک بار پھر اس کی ذات کا تماشا لگنے والا تھا۔۔۔

"ابھی اور اسی وقت میرے گھر سے نکل جاؤ۔۔۔دوبارہ کبھی لوٹ کر یہاں مت آنا۔۔۔میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔نیہا کے ساتھ تمہارا کوئی رشتہ نہیں ہے اب۔۔۔دوبارہ میری بیٹی کے سامنے آنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ورنہ جان سے مار دوں گا۔۔"

شاہ زین کے ہونٹوں سے نکلنے والے الفاظ سیماب کے دل کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر گئے تھے۔۔۔

اس کی آنکھوں سے بے اختیار نمی چھلک پڑی تھی۔۔۔

اس نے زخمی نگاہوں سے شاہ زین اعوان کی جانب دیکھا تھا۔۔ جس نے آج بے رحمی کی انتہا کر دی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب عینا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔۔اس کا دل چاہا تھا اچھل پڑے۔۔۔

"میں نے کہا تھا تمہیں شاہ زین کے نزدیک اس لڑکی کی کوئی ویلیو نہیں ہے۔۔۔وہ صرف مجھے پسند کرتا ہے۔۔۔"

عینا حدیقہ کے کان میں بڑبڑائی تھی۔۔ جبکہ حدیقہ بنا ملے ساکت سی کھڑی تھی۔۔۔اسے عینا کا اس موقع پر ایسے خوش ہونا انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔

سیماب نے ایک لمحے کے لیے اپنی اذیت سے چور نگاہیں اٹھا کر شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ان آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔۔۔پل بھر کے لیے شاہ زین کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہوا تھا۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ پھر سے کھٹور بنا تھا۔۔۔

سیماب بنا سے کوئی بھی صفائی دیئے۔۔اپنے لہولہان ہوتے دل کے ساتھ وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔

شاہ زین نے ایک بار بھی پلٹ کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔نہ ہی سیماب نے۔۔۔

وہ بہت مشکل سے خود پر ضبط رکھے ہوئے تھی۔۔

آج زندگی میں دوسری بار اس کے ساتھ یہ ظلم ہوا تھا۔۔۔ مگر اس بار درد پچھلی بار کی نسبت بہت زیادہ تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اب کبھی اس اذیت سے نکل پائے گی۔۔۔ اس شخص نے اپنا کہا سچ کر دیکھایا تھا۔۔۔ اسے پوری طرح سے برباد کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے ناکارہ ہو چکی تھی۔۔۔ شاہ زین اعوان نے اسے ایسا زخم دے دیا تھا۔۔۔ جس سے اب پوری زندگی کے لیے خون رسنا تھا۔۔۔ جس کا وہ اب کوئی مرہم نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا شاہ زین۔۔۔"

سیماب نے جیسے ہی دہلیز پار کی۔۔۔ مہرین نے فاتحانہ مسکراہٹ عینا کی جانب اچھالتے شاہ زین کو کہا تھا۔۔۔

اسی لمحے شاہ زین پلٹا تھا اور کسی کو بھی کچھ سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ثاقب کے منہ پر زوردار لات رسید کی تھی۔۔۔ جو اتنی زوردار تھی کہ ثاقب منہ کے بل زمین پر جا گرا تھا۔۔

سب خواتین نے دہل کر شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

انہیں لگا تھا وہ اپنے پلان میں کامیاب ہو چکی ہیں۔۔ مگر

عینا کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ وہ جانتی تھی ثاقب فوراً اپنا منہ کھول دے گا۔۔۔

اور اگر شاہ زین کو پتا چل جاتا کہ وہ بھی اس پلان میں شریک ہے تو شاہ زین نے اسے زندگی بھر معاف نہیں کرنا تھا۔۔۔

لیکن شاہ زین ثاقب کو کچھ بولنے کا موقع دیتا تو وہ بول پاتا۔۔۔

شاہ زین کے اندر یہ سوچ کر آگ لگی ہوئی تھی کہ اس کے گھر میں اسی کی بیوی پر یہ شخص بری نیت لگائے بیٹھا تھا اور وہ یہ بات دیکھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

خلیل پاشا کی وجہ سے سیماب پر جتنا شدید غصہ سہی مگر وہ پوری دنیا کے سامنے سیماب کے کردار کی گواہی دے سکتا تھا۔۔۔ وہ لڑکی بدکردار نہیں تھی۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

ہاں مگر خلیل پاشانے جس طرح ساری صورتحال اس کے سامنے رکھی تھی۔۔۔اور جو کچھ پہلی ملاقات میں پولیس سٹیشن پر ہوا تھا۔۔۔اس کی وجہ سے شاہ زین غصے کی انتہا پر پہنچ کر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھوتا یہی سمجھ بیٹھا تھا کہ سیماب خلیل پاشا کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔۔

اور اس کے لیے ہی کام کر رہی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ تصویریں بالکل اوریجنل تھیں۔۔۔

شاہ زین کے ساتھ اس کے ماضی میں جو کچھ ہو چکا تھا۔۔۔اس کے بعد اس کا یوں ری ایکٹ کرنا اتنا غلط بھی نہیں تھا۔۔وہ جتنے دھوکے کھا چکا تھا۔۔اس کے بعد لوگوں پر اعتبار کر پانا اس کے لیے ناممکن تھا۔۔اتنے عرصے بعد اس نے بہت مشکل سے سیماب پر بھروسہ کیا تھا۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

جو ایک بار پھر اس کے دل پر کاری وار کر گئی تھی۔۔

خلیل پاشا بہت اچھے سے سمجھتا تھا کہ شاہ زین کو سب سے زیادہ درد کہاں ہو گا۔۔۔

اس لیے اس نے بہت سوچ سمجھ کر وار کیا تھا۔۔۔ جو اس کی سوچ کے مطابق بالکل کامیاب رہا تھا۔۔۔

"شاہ زین یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔ چھوڑو ثاقب کو۔۔۔ خدا کے لیے چھوڑ دو وہ مر جائے گا۔۔۔"

شاہ زین کا یہ جنونی روپ دیکھ وہ سب خواتین سکتے میں آچکی تھیں۔۔۔ تبھی مہرین پوری طرح لہولہان ہوئے اپنے شوہر کو موت کے منہ میں جاتے دیکھ فوراً آگے بڑھی تھی۔۔۔

مگر شاہ زین تو رکنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔وہ بے ہوش پڑے ثاقب کو بری طرح پیٹ رہا تھا۔۔۔

مہرین نے آگے آتے اس کے پیر پکڑ لیے تھے۔۔۔ جس پر شاہ زین کا ہاتھ رکا تھا۔۔۔

"اپنے شوہر کو لے کر میرے گھر سے دفع ہو جاؤ۔۔۔ خبر دار جو دوبارہ یہاں قدم رکھا تو۔۔۔"

شاہ زین اپنی بہن کی پکار سن چکا تھا۔۔۔جب وہ ثاقب کو دروازہ کھولنے کو کہہ رہی تھی۔۔۔وہ سمجھ چکا تھا کہ مہرین بھی اس کے اس پلان میں شامل ہے۔۔۔

وہ اسے اپنی گھر سے نکل جانے کا کہتا اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"یہ سب کیا ہو گیا۔۔۔؟؟"

مہرین روتے ہوئے ثاقب کے پاس جا بیٹھی تھی۔۔۔وہ لوگ سیماب کے ساتھ برا کرنے کے ارادے سے آئے تھے۔۔۔ مگر شاہ زین اعوان نے سیماب کا بدلہ لے لیا تھا ان سے۔۔۔

عینا مجرموں کی طرح ایک جانب سر جھکائے کھڑی تھیں۔۔۔اس کے دل بھی خوف سے لرز رہے تھے۔۔اگر شاہ زین کو پتا چل جاتا کہ وہ بھی اس سب میں شامل ہیں تو نجانے ان کا کیا حال ہوتا۔۔۔۔

ثاقب کو فوری طور پر ہاسپٹل پہنچایا گیا تھا۔۔۔

مگر تب تک وہ کومہ میں جا چکا تھا۔۔۔

مہرین نے خلیل پاشا کا نمبر ملایا تھا۔۔۔ جس کے کہنے پر اس نے اور ثاقب نے یہ سب کیا تھا۔۔۔عینا کو خلیل پاشا کے بارے میں بتائے بغیر اس پلان میں شامل کیا تھا۔۔۔ مہرین نے پیسوں کی لالچ میں آ کر اپنے بھائی کے دشمن کا ساتھ دے کر بھائی کو دھوکا دیا تھا۔۔۔

جبکہ خلیل پاشا تو اب ایسے مکر گیا تھا جیسے وہ انہیں جانتا بھی نہ ہو۔۔

"میری تم سے اور تمہارے شوہر سے کیا ڈیل ہوئی اس کے بارے میں تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔۔۔اس لیے پیسوں کو تو بھول ہی جاؤ۔۔اور شکر کرو ثبوت نہیں ہے۔۔۔ورنہ وہ ثبوت اگر شاہ زین اعوان کے پاس پہنچ جاتے تو اس نے تم میاں بیوی کا ٹکٹ اس دنیا سے کٹوا دینا تھا۔۔۔ابھی آدھا سچ جان کر تمہارے شوہر کا یہ حال کیا اس نے۔۔ اگر تم

لوگوں کے میرے ساتھ ملے ہونے کا جان لیتا تو سوچو کیا حالت کرنی تھی اس نے تم لوگوں کی۔۔۔"

خلیل پاشا اپنی اوقات دکھاتا فون بند کر چکا تھا۔۔ جبکہ مہرین کسی لٹے ہوئے جواہیری کی طرح فون اٹھائے کھڑی خالی نگاہوں سے اسے تکے گئی تھی۔۔۔ شاہ زین نے آج تک ان دونوں بہنوں کو باپ سے بڑھ کر عزت اور محبت دی تھی۔۔۔

اس نے اپنے باپ جیسے بھائی کو دھوکا دیا تھا۔۔۔ پھر یہی انجام ہی تو بنتا تھا اس کا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب گھر آچکی تھی۔۔نائمہ اپنی بہن کی حالت دیکھ اندر سے ٹوٹ گئی تھی۔۔۔سیماب نے اسے ساری بات بتادی تھی۔۔جو سن کر نائمہ خود کو اس کا مجرم تصور کرنے لگی تھی۔۔

پہلے بھی سیماب نے اسی کے کہنے پر حارث سے نکاح کیا تھا۔۔۔اور اب شاہ زین سے نکاح کرنے کی ضد بھی اسی کی ہی تھی۔۔وہ جتنا چاہتی تھی کہ اس کی بہن خوش رہے۔۔ہر بار وہ اپنے ہاتھوں اپنی بہن کی اذیت کا باعث بن جاتی تھی۔۔

نائمہ نے شکر ادا کیا تھا کہ گھر کے باقی سب لوگ ایک ہفتے کے لیے رشتہ دار کی شادی میں شرکت کرنے کراچی گئے ہوئے تھے۔۔نائمہ نہیں چاہتی تھی

کسی کو بھی اس بارے میں کچھ علم ہو۔۔۔اسے ابھی بھی شاہ زین اعوان سے کچھ اچھے کی امید تھی۔۔۔

مگر سیماب اب اس شخص کا نام بھی سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

جس نے اس پر اعتبار نہیں کیا تھا۔۔۔

سیماب کا پورا دن روتے گزر جاتا تھا۔۔۔وہ جتنا اس شخص کے خیالوں سے چھٹکارا پانا چاہتی تھی۔۔۔اتنا وہ شخص اسے ستانے اس کی یادوں میں آن ٹھہرتا تھا۔۔۔

ایک ہفتہ گزر چکا تھا اسے یہاں آئے۔۔۔

مگر سیماب خود کو سنبھال نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ جب وہ پہلے سے اس شخص کو چھوڑنے کا فیصلہ کر چکی تھی تو پھر یہ اتنا درد کس بات کا تھا۔۔۔یہ اذیت کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

ہفتے بعد سب گھر والے لوٹ آئے تھے۔۔۔

نائمہ نے انہیں یہی بتایا تھا کہ سیماب وہاں کچھ دنوں کے لیے رہنے آئی ہے۔۔۔سیماب کو وہاں دیکھ وہ سب بہت خوش ہوئے تھے۔۔وہ لوگ سیماب کی صورت دیکھنے کو ترس گئے تھے۔۔کیونکہ شاہ زین کی جانب سے سیماب کو وہاں آنے کی اجازت نہیں تھی پہلے۔۔۔

اس لیے سب اتنے عرصے بعد اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے کے خیال سے خوش تھے۔۔۔

"آپی آپ نے آج کا اخبار دیکھا ہے۔۔۔؟؟"

سیماب کو دو ہفتے ہو چکے تھے وہاں آئے۔۔۔وہ گھر بیٹھ بیٹھ کر اپنی جان لیوا سوچوں سے تنگ آچکی تھی۔۔۔کوئی لمحہ ایسا نہیں ہوتا تھا جس میں اس شخص کا خیال نہ آن گزرا ہو۔۔۔

وہ بہت کم اکیلے بیٹھتی تھی۔۔ہر وقت خود کو کسی نہ کسی مصروفیت میں الجھائے رکھتی تھی۔۔۔

جب اچانک اسے دوبارہ سے جاب سٹارٹ کرنے کا خیال آیا تھا۔۔وہ سب ٹیچنگ تو کسی صورت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس بار اس کا ارادہ کوئی آفس جاب ڈھونڈنے کا تھا۔۔

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

اسی خیال سے وہ پچھلے دو دن سے روز اخبار میں چھپی جاب دیکھ کر ان پر اپلائے کر رہی تھی۔۔

آج بھی اس نے اسی خیال کے تحت اخبار دیکھنا چاہا تھا۔۔۔ مگر ہر طرف ڈھونڈنے کے بعد اسے اخبار کہیں نہیں ملا تھا۔۔۔

اس لیے وہ نائمہ سے پوچھنے اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔

"نہیں مجھے تو نہیں پتا۔۔ باہر ہی ہو گا۔۔۔"

نائمہ اپنی بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے لاپرواہی سے بولی تھی۔۔ جب اسی لمحے سیماب کی نظر تکیے کے پیچھے رکھے نیوز پیپر پر پڑی تھی۔۔۔

یہ تکیہ ابھی نائمہ نے ٹھیک کیا تھا۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page “Farwa Khalid Novels”.

Also,Subscribe My Youtube Channel “Farwa Khalid Novels”.

جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ سیماب سے اخبار چھپا رہی تھی۔۔۔

سیماب اپنی بہن کی اس حرکت پر حیرت زدہ سی آگے بڑھی تھی۔۔۔اور تکیہ ہٹاتے اخبار نکال لیا تھا۔۔۔

نائمہ نے فوراً نگاہیں جھکائی تھیں۔۔

سیماب سمجھ گئی تھی کہ ضرور اس اخبار میں کچھ ایسا تھا۔۔جسے نائمہ اس سے چھپا رہی تھی۔۔

اس نے پورے اخبار کو کنگال ڈالا تھا۔۔جب ایک خبر پر آکر اس کی نظریں جم سی گئی تھیں۔۔۔

جہاں فرنٹ پیج پر بڑے بڑے لفظوں میں جو تحریر لکھی گئی تھی۔۔اور نیچے موجود تصویر سیماب کے نازک دل پر قیامت برپا کر گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنی آنکھوں کو سختی سے میچ لیا تھا۔۔۔بائیں جانب سینے میں درد کی شدید ٹیسیں اٹھی تھیں۔۔۔

"ایشیا کے ٹاپ بزنس ٹائیکون شاہ زین اعوان کی انگیجمنٹ کی خبر اس کی اور عینا کی ایک بہت خوبصورت تصویر کے ساتھ شائع کی گئی تھی۔۔ جسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ خاص طور پر اس کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے لیے یہ تصویر لگوائی گئی تھی۔۔۔

سیماب کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر شاہ زین کی تصویر پر جا گرے تھے۔۔۔جو دیکھ نائمہ بھی اذیت سے چور ہوئی تھی۔۔

"میں اسی لیے نہیں چاہتی تھی کہ تم یہ اخبار دیکھو۔۔۔"

نائمہ اپنی بہن سے شرمسار تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں آپی۔۔۔فرق نہیں پڑتا مجھے۔۔۔"

سیماب نے بے دردی سے اپنے آنسو رگڑتے انہیں شرمندگی سے بچایا تھا۔۔۔

نائمہ نے بے بسی سے اپنی بہن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کے لیے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔سیماب نے اس بار اسے اپنی قسم دی تھی کہ وہ کسی قیمت پر اس بے رحم انسان کے پاس نہیں جائے گی۔۔۔

سیماب کی قسم نے نائمہ کے پیروں میں بیڑیاں باندھ دی تھیں۔۔ورنہ وہ اب تک اس سنگدل اور بے حس انسان کے پاس اپنی بہن کا مقدمہ لڑنے پہنچ چکی ہوتی۔۔۔

"میرا آج ایک انٹرویو ہے۔۔۔مجھے ابھی تھوڑی دیر کے لیے نکلنا ہے۔۔۔
آپ کو یہی بتانے آئی تھی۔۔۔میں یہاں کسی کو اپنے رشتے کی حقیقت کبھی
پتا نہیں لگنے دوں گی۔۔۔ آپ کو کسی کے سامنے بھی شرمندگی نہیں اٹھانی
پڑے گی۔۔ جاب ملتے ہی میں کسی ہاسٹل میں شفٹ ہو جاؤں گی۔۔۔مجھے
آپ سے کسی قسم کا کوئی گلہ نہیں ہے آپی۔۔ آپ نے میرے لیے ماں باپ
سے بڑھ کر کیا ہے۔۔۔خود کو کسی بھی بات کا الزام مت دیجیے گا۔۔۔
میری قسمت میں یہی سب لکھا تھا۔۔۔"

سیماب بہت مشکل سے اپنے آنسو روکے مضبوط لہجے میں اپنی بہن سے
مخاطب تھی۔۔۔

جبکہ نائمہ کو اپنی بہن کی تکلیف دیکھ اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

سیماب نائمہ کے سامنے تو بہت بہادری کا مظاہرہ کر آئی تھی۔۔ مگر روم میں آتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو تھی۔۔۔ شاہ زین اعوان اب ہمیشہ کے لیے اس سے دور جا چکا تھا۔۔۔

اس سنگدل کے اتنے ستم کے بعد بھی دل میں ایک کسک باقی تھی کہ شاید وہ اس کا یقین کر کے اسے لینے آجائے۔۔ مگر آج وہ امید بھی ختم ہو چکی تھی۔۔۔

وہ شخص اسے بدکردار سمجھتا تھا۔۔ یہ اذیت سیماب کو جینے نہیں دے رہی تھی۔۔ وہ آہستہ آہستہ اندر سے ختم ہو رہی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب کو گھر سے نکالنے کے بعد شاہ زین اعوان بھی کم اذیت میں نہیں رہا تھا۔۔۔

پورے ایک ہفتے کے لیے اس نے ہر شخص سے قطع تعلق کر لیا تھا۔۔۔وہ شہر سے باہر موجود اپنے فارم ہاؤس میں سب سے رابطہ ختم کیے ہوئے تھا۔۔

عینا، شرمین بیگم، حدیقہ اور اس کے آفس والوں نے اس سے رابطہ کرنے اور اس تک پہنچنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔

مگر کسی کو اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں چل پایا تھا۔۔وہ سب بہت زیادہ پریشان تھے۔۔۔شرمین بیگم کے ساتھ ساتھ اب حدیقہ کو بھی اچھے سے اندازہ ہو چکا تھا کہ شاہ زین کے لیے سیماب کس قدر اہم تھی۔۔۔

اس لڑکی کو خود سے دور کر کے وہ کتنی اذیت میں تھا۔۔۔

جبکہ عینا سیماب کے ساتھ اتنا برا کرنے کے بعد اب بھی ہر بات کا قصوروار اسے ہی ٹھہرا رہی تھی۔۔۔

پورے ایک ہفتے کے بعد شاہ زین واپس لوٹا تھا۔۔۔ جس نے آتے ہی ہر طرف ہلچل مچادی تھی۔۔ اس نے دو دن کے اندر ہی اپنے مخالفین کو بہت بری طرح سے دھول چٹادی تھی۔۔ اس نے خلیل پاشا کی کمپنی کے انویسٹرز کو اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے خلیل پاشا کی کمپنی کو بہت زیادہ نقصان ہوا تھا۔۔

شرمین بیگم نے سیماب کے حوالے سے شاہ زین سے بات کرنی چاہی تھی۔۔۔ مگر شاہ زین نے سب کو سختی سے منع کر دیا تھا کہ اس گھر میں سیماب کا نام بھی نہیں لیا جائے گا۔۔

نیہا کو اس نے بہت مشکل سے سنبھالا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا نیہا پھر سے سیماب کی خاطر بیمار پڑے۔۔۔

جبکہ عینا تو شاہ زین کا بالکل سایہ بن گئی تھی۔۔وہ گھر اور آفس کہیں پر بھی شاہ زین کو اکیلا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔شاہ زین نے بھی عینا کو خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔

شاید عینا کو اپنے قریب رکھ کر وہ کسی اور کو سزا دینا چاہتا تھا۔۔عینا سے منگنی بھی اسی کی ایک کڑی تھی۔۔

وہ بس کچھ بھی کر کے اس لڑکی کو اذیت دینا چاہتا تھا۔۔ جس نے اسے دھوکا دیا تھا۔۔۔وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ سیماب داؤد اس سے محبت کرتی ہے۔۔

مگر وہ اس کا دھوکا کسی قیمت پر معاف کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کوئی لڑکی اس کی خاطر اتنی اہم ہو جائے گی۔۔۔ سوتے جاگتے وہ اس کے حواسوں پر سوار رہنے لگی تھی۔۔ گھر کے ہر کونے میں وہ اسے دکھائی دیتی تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ گھر پر پہلے سے بھی کم وقت کے لیے آنے لگا تھا۔۔۔

ہمیشہ اسے خود پر کنٹرول رہا تھا۔۔

مگر سیماب داؤد کے معاملے میں اپنے حواسوں کو قابو میں نہیں رکھ پا رہا تھا۔۔اسے اکثر اپنے پاس سے گزرتی لڑکیوں میں سیماب کا گمان ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کی خاطر پاگل ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس سکون کی خاطر بے چین ہوا پھرتا تھا۔۔جو سیماب داؤد کے لمس سے محسوس ہوتا تھا اسے۔۔۔

وہ لڑکی اسے اپنا عادی کر کے اس جیسے کامیاب ترین بزنس مین کا بہت بڑا نقصان کر گئی تھی۔۔۔۔

شاہ زین نے اپنے ایک ہفتے میں ہوا بزنس کا سارا لاس ایک ہفتے سے بھی کم وقت میں ریکور کر لیا تھا۔۔۔اور اب سکون سے بیٹھا خلیل پاشا کی چیخوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

لیکن یہ بات صرف اس کا دل جانتا تھا کہ جو نقصان خلیل پاشا نے اس کا کیا تھا۔۔۔وہ اس نقصان سے بہت زیادہ تھا۔۔

اس نے صرف خلیل پاشا کے بزنس کو تباہ کیا تھا۔۔۔

مگر خلیل پاشا نے اس سے اس کی زندگی کا بہت اہم جز چھین لیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"وہ شخص ہر بار ایسے ہی ہماری کمپنی کو نقصان پہنچا کر چلا جاتا ہے۔۔۔ اور ہم لوگ کچھ نہیں کر پاتے۔۔۔ کیوں کیا ہماری کمپنی میں کوئی ایک بھی شخص شاہ زین اعوان جتنا قابل اور ذہین نہیں ہے کہ اس کو ٹکر دے سکے۔۔۔ میں نے یہاں صرف تم لوگوں کو پیسے بانٹنے کے لیے رکھا ہوا ہے۔۔۔"

خلیل پاشا کا غصے کے مارے برا حال تھا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے تمام اپلائز کو چلتا کرے۔۔۔ اسے لگا تھا کہ شاہ زین اعوان اس کے کیے جانے والے وار سے ناکام عاشق بن کر ہمت ہار جائے گا۔۔۔

اور وہ آرام سے اس کی کمپنی کا نام و نشان بھی ختم کر دے گا۔۔ مگر شاہ زین نے اسے جو پلٹ وار کیا تھا۔۔اس پر واویلا کرنے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیا کر ڈالے۔۔۔

شاہ زین کی وجہ سے ان کی کمپنی کا نہ صرف لاس ہوا تھا۔۔ بلکہ ان کی ساکھ کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچا تھا۔۔ان کی کمپنی کے دو بہت اہم ورکرز شاہ زین کے لوگ نکلے تھے۔۔۔وہ شاہ زین کے آگے بک گئے تھے۔۔۔

شاہ زین اعوان خود سے کسی کے ساتھ دشمنی کا آغاز نہیں کرتا تھا۔۔۔

مگر جو اس سے ٹکر لیتا تھا۔۔اسے ایسے چھوڑ دینا بھی شاہ زین اعوان کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

"سر ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔۔۔انشاءاللہ اگلا کانٹریکٹ ہماری کمپنی کو ہی ملے گا۔۔۔"

خلیل پاشا کا غصہ دیکھ اس کا منیجر جلدی سے بولا تھا۔۔۔اسے ڈر تھا کہ کہیں خلیل پاشا غصے میں آ کر ان سب کو جاب سے ہی نہ نکال دے۔۔۔ورنہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ شاہ زین اعوان کو ہرانا بہت مشکل کام تھا۔۔۔

"مجھے باتیں نہیں کام چاہیے۔۔۔جو تم لوگوں سے ہونے والا نہیں ہے۔۔۔ نکمہ سٹاف اکٹھا کر رکھا ہے میں نے۔۔۔"

خلیل پاشا اسے وہیں جھاڑتا گلاس وال کی جانب بڑھا تھا۔۔۔جہاں آج کافی رش لگا ہوا تھا۔۔۔

"یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟"

خلیل اتنے سارے لوگوں کو وہاں دیکھ سوالیہ نگاہوں سے اپنے مینجر کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"سر وہ آج اسٹنٹ مینجر کی جاب کے لیے انٹرویوز تھے۔۔۔اسی سلسلے میں یہ لوگ آئے ہوئے ہیں۔۔۔ اگر آپ کہتے ہیں تو واپس بھجوا دیتے ہیں۔۔۔"

مینجر ابھی بول رہا تھا۔۔جب اچانک خلیل پاشا کی نظریں وہاں بیٹھی سیماب داؤد پر پڑی تھی۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے اس کا چہرا چمک اٹھا تھا۔۔۔

"یہ تو اور اچھا ہو گیا۔۔۔ میرے جال پھینکنے سے پہلے ہی شکاری خود چل کر میرے پاس آ گیا ہے۔۔۔ اب تو اور مزہ آئے گا شاہ زین اعوان تم سے بدلہ لینے میں۔۔۔ اب میں تمہیں خلاف کھڑا کروں گا تمہاری بیوی کو۔۔۔۔"

خلیل پاشا سیماب کو وہاں دیکھ بہت خوش ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے اپنے مینیجر کو بلا کر اسے اس جاب کے لیے سلیکٹ کرنے کا کہہ دیا تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد مینیجر نے انٹرویوز کی فارمیلٹی پوری کرتے سیماب داؤد کو جاب کے لیے اوکے کہہ دیا تھا۔۔۔ سیماب کو یقین نہیں آیا تھا کہ اتنے سارے تجربہ کار لوگوں کو چھوڑ کر اس کا سلیکشن ہوا ہے۔۔۔۔

اسے کل سے ہی جوائن کرنے کو کہا گیا تھا۔۔۔

مگر وہ زیادہ خوش نہیں تھی۔۔۔

اس نے اب کسی بھی بات پر خوش ہونا چھوڑ دیا تھا۔۔

اسے اب اپنی زرا سی مسکراہٹ سے بھی ڈر لگتا تھا۔۔ سیماب داؤد یہ نہیں جانتی تھی کہ اسے ایک بار پھر سے بہت بڑے جال میں پھنسایا جا رہا تھا۔۔۔

جو اس بار اسے کس موڑ پر لے جانے والا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

سیماب نائمہ کو جاب کا بتا کر ہاسٹل شفٹ ہونا چاہتی تھی۔۔ مگر نائمہ نے اسے ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔

نائمہ فرجاد اور باقی سب گھر والوں کو ساری حقیقت بتا چکی تھی۔۔۔ سیماب کی زندگی میں آئی اس نئی تکلیف کا جان کر امبرین کا احساس ندامت مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس نے سیماب کو رسوا کروایا تھا۔۔۔ مگر محبت خود بھی حاصل نہیں کر پائی تھی۔۔۔ حارث اب بھی سیماب کی محبت میں گرفتار اسے دوبارہ حاصل کرنے کی امید لیے ہوئے تھا۔۔۔

گھر والوں میں سے کسی نے بھی سیماب کو ہاسٹل نہیں جانے دیا تھا۔۔۔ فرجاد نے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔ سیماب کو مانتے دیکھ نائمہ نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

مگر سیماب نے ان سب سے یہی وعدہ لیا تھا کہ نہ تو اس کے سامنے شاہ زین اعوان کا دوبارہ کوئی نام لے گا اور نہ اس شخص سے اس کے حوالے سے کوئی بات کرنے جائے گا۔۔۔

جس پر ناچاہتے ہوئے بھی سب مان گئے تھے۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب کا آج آفس کا پہلا دن تھا۔۔۔وہ تھوڑی نروس سی تھی۔۔اس نے آج سے پہلے اس طرح کسی کمپنی میں جاب نہیں کی تھی۔۔۔جہاں میلز کے ساتھ مل کر کام کرنا تھا۔۔

مردوں کے حوالے سے اس کا ذاتی لائف میں تجربہ بہت برا تھا۔۔۔مگر پروفیشنل لائف میں وہ ایک الگ سیماب بن کر آنا چاہتی تھی۔۔۔۔وہ اب کسی کے سامنے بھی شاہ زین اعوان والی سیماب نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔

جو نہایت ہی آرام سے اس کے دل کا خون کر کے چلا گیا تھا۔۔

سیماب نے فوراً اپنی سوچوں کو جھٹکا تھا۔۔جو ہر بار کس بھی طرح سے شاہ زین اعوان کی جانب جا نکلتی تھیں۔۔۔

"گڈ مارننگ مس سیماب۔۔۔آئیں میں آپ کو آپ کا کیبن دیکھا دوں۔۔۔"

سیماب جیسے ہی اندر داخل ہوئی وہاں کا منیجر جلدی سے اس کے قریب آیا تھا۔۔سیماب کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اتنی بڑی کمپنی میں اسے ایسا پروٹوکول ملے گا۔۔۔وہ یہی سمجھی تھی کہ شاید یہاں سب ایمپلائز کو ایسے ہی ویلکم کیا جاتا تھا۔۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اب سے خاص تھی۔۔

وہ شاہ زین اعوان کی بیوی تھی۔۔

کوئی عام لڑکی بالکل بھی نہیں۔۔۔

"بہت شکریہ۔۔۔"

سیماب کو اپنا چھوٹا سا آفس بہت اچھا لگا تھا۔۔۔ جس کے سامنے والی گلاس وال سے وہ آفس میں چلتے پھرتے باقی لوگوں کو بھی باآسانی دیکھ سکتی تھی۔۔۔

"آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں۔۔۔ ابھی کچھ دیر میں باس آفس آئیں گے۔۔۔ تو پھر آپ کو آپ کا سارا کام سمجھا دیا جائے گا۔۔۔۔"

منیجر نہیں جانتا تھا کہ اس کے باس کو اس لڑکی سے کیا مطلب تھا۔۔۔ مگر اپنے باس کے کہے کے مطابق وہ سیماب داؤد کی پوری طرح سے خاطر کر رہا تھا۔۔۔

سیماب کو وہاں بیٹھے ابھی تھوڑا سا وقت ہی گزرا تھا۔۔۔جب اسے باس کے آنے کی اطلاع ملی تھی۔۔۔

سیماب باس کی صورت دیکھ اپنی جگہ پر حیران رہ گئی تھی۔۔۔

یہ شخص وہی تھا۔۔جس سے اس کی دو بار ملاقات ہو چکی تھی۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ہر بار وہ اسی شخص سے کیوں ٹکرا جاتی تھی۔۔۔

اور اب تو وہ اس کے آفس میں ہی جاب کر رہی تھی۔۔

کیا یہ محض ایک اتفاق تھا۔۔۔

سیماب سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔مگر اس کی سوچ اس معاملے میں اتنی وسیع بالکل بھی نہیں تھی کہ ان لوگوں کی چال سمجھ پاتی۔۔۔

"آپ کو سر بلا رہے ہیں۔۔۔۔"

پی این نے آکر اسے اطلاع دی تھی۔۔۔

جس پر سیماب اثبات میں سر ہلاتی اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

"پلیز تشریف لائیں مس سیماب۔۔۔"

اس نے جیسے ہی اجازت طلب کی خلیل پاشا بہت ہی مہذبانہ انداز میں سر ہلاتا اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔۔

"مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ہماری اس پوسٹ کے لیے آپ کو سلیکٹ کیا گیا ہے۔۔۔ آپ کو یہاں دیکھ کر بہت اچھا لگا۔۔۔۔"

خلیل پاشا اس کے سامنے جتنا اچھا انسان بن کر پیش آ سکتا تھا۔۔وہ سب کر رہا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ شاہ زین جیسے اکڑو بندے نے اسے خلیل پاشا کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ہو گا۔۔

اسی بات کا فائدہ وہ اب اٹھانے والا تھا۔۔۔

"جی مجھے بھی آئیڈیا نہیں تھا کہ یہ آپ کی کمپنی ہے۔۔۔"

سیماب نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت مہرون رنگ کے ڈریس میں ملبوس بالوں کو چٹیا میں گوندھ کر کیچر میں مقید کیے سادہ سے حلیے میں بھی بہت ہی زیادہ پر کشش لگ رہی تھی۔۔۔

خلیل پاشا بہت مشکل سے اپنی نگاہوں کو قابو کیے بیٹھا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کے سامنے اپنی اصلیت نہیں لانا چاہتا تھا۔۔ابھی اسے سیماب داؤد کی اشد ضرورت تھی۔۔۔

"آج ہماری ایک بہت اہم میٹنگ ہے۔۔۔آپ کو بھی باقی ٹیم کے ساتھ اس میں شرکت کرنی ہوگی۔۔۔"

اسے باقی کام سمجھاتے خلیل پاشا نے اپنے مطلب کی بات کی تھی۔۔۔جس پر سیماب آرام سے اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔

"آدھے گھنٹے بعد میٹنگ کے لیے نکلنا ہے۔۔آپ مس ثانیہ کے پاس جائیں وہ آپ کو میٹنگ کے حوالے سے ساری اپڈیٹ دے دیں گی۔۔۔"

خلیل پاشا کی بات پر سیماب خاموشی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کے روم سے نکلتے ہی خلیل نے اپنا سب سے پسندیدہ نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

"کیسے ہو۔۔۔؟؟ آج بھی بہت جی لگا کر اس میٹنگ کی تیاری کی ہو گی۔۔۔؟"

خلیل پاشا بظاہر نارمل لہجے میں بول رہا تھا۔۔ مگر اس کے نفرت کی چنگاریاں شاہ زین اعوان دور بیٹھا ہی سمجھ چکا تھا۔۔

"ہاں تمہیں سب کے سامنے ہرانے اور ذلیل کرنے کے بعد۔۔ تمہاری گیدڑوں جیسی شکل دیکھنے کا اپنا ہی مزا ہے۔۔۔ بس اپنے اسی مزے کی خاطر یہ تھوڑی بہت محنت تو کر ہی سکتا ہوں میں۔۔۔"

شاہ زین اعوان کا پلٹ وار ایک بار پھر سے خلیل پاشا کا چہرا لال کر گیا تھا۔۔۔

مگر اس نے خود پر ضبط رکھا تھا۔۔۔کیونکہ عنقریب وہ اس شخص کی ایسی ہی حالت کرنے والا تھا۔۔۔

"آپ ہمارے لیے اتنا کچھ کرتے ہیں تو ہم نے سوچا کیوں نہ اس بار ہم بھی آپ کی خوشی کے لیے کچھ کریں۔۔۔میٹنگ میں آپ کے لیے ایک بہت زبردست سرپرائز آئے گا میری طرف سے۔۔امید کرتا ہوں آپ کو بہت زیادہ پسند آئے گا۔۔۔۔"

خلیل پاشا کی بات شاہ زین کو ٹھٹھکا گئی تھی۔۔۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ خلیل پاشا ضرور پھر کچھ کرنے والا ہے۔۔۔

دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔

جبکہ شاہ زین سر جھٹکتا واپس سے اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔اس بات سے انجان کے خلیل پاشا کا دیا جانے والا سر پرائز اس پر واقعی بھاری پڑنے والا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

میٹنگ کے لیے فائیو سٹار ہوٹل کا میٹنگ روم بک کیا گیا تھا۔۔۔شاہ زین کچھ دیر پہلے ہی اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں پہنچا تھا۔۔اس کی ٹیم میں اس کا اسسٹنٹ دانش،عینا اور فائنانس منیجر عابد شامل تھے۔۔۔

وہ اپنی بہترین ٹیم کے ساتھ آج بھی اس پراجیکٹ کو اپنے نام کروانے کی پوری تیاری کر کے آیا تھا۔۔۔ مگر وہیں خلیل پاشا کی کال پر کی جانے والی بات اسے اندر ہی اندر ڈسٹرب کر رہی تھی۔۔۔ آخر ایسا کیا تھا کہ اپنے اتنے

بڑے نقصان کے بعد بھی خلیل پاشا بہت ہی نارمل ہو کر اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

شاہ زین بس ایک ہی دعا مانگ رہا تھا کہ اس بار خلیل پاشا کا پلان سیماب داؤد سے ریلیٹڈ نہ ہو۔۔۔

اسی احساس سے اس کی بے چینی بڑھ رہی تھی۔۔ کیونکہ وہ خلیل پاشا کے گھٹیا پن سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔۔۔۔

شاہ زین شدت سے منتظر تھا کہ کب خلیل پاشا وہاں آئے گا۔۔۔ میٹنگ شروع ہونے میں سے پانچ منٹ رہتے تھے۔۔۔

شاہ زین کے ایک جانب اس کا دوست حاشر جبکہ دوسری جانب عینا بیٹھی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ہال کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔ خلیل پاشا کا مسکراتا جگمگاتا چہرا ان سب کے سامنے تھا۔۔۔ جسے دیکھ شاہ زین نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

مگر خلیل پاشا کے پیچھے جو چہرا نمودار ہوا تھا۔۔۔وہ شاہ زین اعوان کو اپنی جگہ ساکت کر گیا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا تھا۔۔۔

عینا اور حاشر نے بھی گھبرا کر شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔

خلیل پاشا کے علاؤہ وہ دونوں ہی تھے جو سیماب اور شاہ زین کے رشتے سے واقف تھے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب سیماب کی کیفیت بھی شاہ زین اعوان سے مختلف نہیں تھی۔۔۔شاہ زین پر نظر پڑتے ہی اس سے بھی اپنے قدم آگے بڑھانا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

وہ شخص سامنے کرسی پر براجمان تھا۔۔۔جسے وہ کبھی نہ دیکھنے کا عہد کر چکی تھی خود سے۔۔۔سیماب کا دل چاہا تھا وہ ابھی اسی وقت یہاں سے بھاگ جائے۔۔

اس شخص کی آگ اگلتی نگاہوں سے اوجھل ہو جائے۔۔۔جو اس کے ساتھ اتنا غلط کرنے کے بعد بھی پیشمان نہیں تھا۔۔۔

اب بھی اس کی آنکھوں میں ویسی ہی کاٹ تھی۔۔۔

"مس سیماب آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

شاہ زین کے تاثرات دیکھ خلیل پاشا کے سینے میں ٹھنڈک اتر گئی تھی۔۔۔

اس نے جان بوجھ کر سیماب کے نہایت قریب جاکر اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

جو دیکھ شاہ زین اعوان کی سامنے رکھے پیپر ویٹ پر گرفت مضبوط ہوئی تھی۔۔اس کا دل چاہا تھا سامنے رکھا پین اٹھا کر خلیل پاشا کی آنکھوں میں کھونپ دے۔۔۔

جو اس کی بیوی کو اتنی بے باکی سے گھور رہا تھا۔۔

سیماب اثبات میں سر ہلاتی خلیل پاشا کے اشارے پر سامنے رکھی خالی کرسی پر جا بیٹھی تھی۔۔۔جو شاہ زین کے بالکل سامنے اور خلیل کے برابر میں تھی۔۔۔

سیماب کو اب بھی شاہ زین کی نظریں کسی ایکسرے کی طرح اپنے وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ جیسے وہ آنکھیں ہی آنکھوں میں اسے نگل ڈالے گا۔۔۔

سیماب کو ٹھنڈے پسینے آنے شروع ہو چکے تھے۔۔۔

شاہ زین نے ایک بار بھی سیماب پر سے نگاہیں نہیں ہٹائی تھیں۔۔۔

سیماب کی گھبراہٹ میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہاں کوئی بھی ڈرامہ کری ایٹ ہو۔۔۔

"شاہ میٹنگ شروع ہو چکی ہے۔۔۔ پلیز کانسنٹریٹ۔۔۔۔۔ خلیل پاشا نے یہ گھٹیا حرکت تمہیں ڈسٹریکٹ کرنے کے لیے ہی کی ہے۔۔۔ وہ چاہتا ہے یہ

کانٹریکٹ تمہاری کمپنی کے ہاتھوں سے نکل جائے۔۔۔تم اسے جیتنے نہیں دو گے۔۔۔۔"

حاشر شاہ زین کے قریب ہو کر آہستہ آواز میں بولتا اسے ہوش کی دنیا میں واپس کھینچ لایا تھا۔۔۔۔

"مجھے اس لڑکی کے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔وہ اسے اپنے پاس جاب پر رکھے یا نکالے۔۔۔۔"

شاہ زین خود کو سنبھال چکا تھا۔۔۔

اس کی بات پر حاشر نے گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور پھر اگلے ہی لمحے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ منہ نیچے کر گیا تھا۔۔۔

"آج پہلی بار شاہ زین اعوان کے الفاظ اس کے چہرے کا ساتھ نہیں دے رہے۔۔۔"

حاشر کو شاہ زین کی یہ حالت دیکھ حیرت ہوئی تھی۔۔۔جو صاف ظاہر کر رہی تھی کہ اسے جتنا فرق پڑتا تھا اس لڑکی سے۔۔۔۔

اسے اپنے دشمن کے پہلو میں بیٹھا دیکھ شاہ زین کے سینے پر سانپ لوٹ رہے تھے۔۔۔اس کی کنپٹی کی رگیں باہر کو تن آئی تھیں۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنا دھیان میٹنگ میں نہیں لا پا رہا تھا۔۔۔

"مسٹر شاہ زین اعوان۔۔۔۔"

اپنے نام کی پکار پر اسے ہوش آیا تھا۔۔۔اسے کئی بار بلایا جا رہا تھا۔۔۔عینا کے دھیان دلانے پر شاہ زین اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

وہ ڈائس پر جا کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس کے کوٹ پر مائیک لگایا جا رہا تھا۔۔۔

مگر شاہ زین کی نگاہیں اب بھی سیماب پر تھیں۔۔۔وہ کوشش کے باوجود اس لڑکی کو اگنور نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

پنک ڈریس میں وہ اپنے گلابیاں چھلکاتے چہرے کے ساتھ پہلے سے کہیں زیادہ پر کشش اور کمزور لگی تھی اسے۔۔۔اس کی آنکھوں کے گرد بنے حلقے شاہ زین کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہے تھے۔۔۔

وہ جو پچھلے دو ہفتوں سے خود کو سمجھاتا آیا تھا کہ یہ لڑکی اس کے لیے زرا سی اہمیت بھی نہیں رکھتی۔۔۔آج اس کی اس غلط فہمی کو دور ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

وہ اسے اپنے دشمن اول کے ساتھ دیکھ کر بھی اپنی نگاہیں اس پر سے ہٹا نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔

وہ اپنی پریزنٹیشن سٹارٹ کر چکا تھا۔۔ مگر آج ہمیشہ کی طرح اس کے انداز میں وہ پہلے والا سپارک نہیں تھا۔۔۔

وہ بول تو رہا تھا مگر اس کا دھیان اپنے لفظوں کی جانب بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ بس جلدی میں اسے نبٹا رہا ہے۔۔۔اس کی اپنی ٹیم سمیت وہاں موجود باقی افراد بھی شاہ زین اعوان کے اس انداز پر حیران تھے۔۔

جس نے آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں کیا تھا۔۔

جبکہ خلیل پاشا سے اپنی خوشی چھپانا مشکل ہوا تھا۔۔

اس کا تیر ایک دن نشانے پر جا لگا تھا۔۔۔

اگر آج یہ پراجیکٹ اس کے حصے میں نہیں آنا تھا تو شاہ زین اعوان کو بھی نہیں ملنے والا تھا۔۔۔

سیماب شاہ زین کی کیفیت سمجھتی اپنی جگہ چور ہوئی تھی۔۔۔وہ اس شخص کے اتنے بڑے سلوک کے بعد بھی اس کے خلاف دل میں زرا سی میل بھی نہیں لا پائی تھی۔۔۔

اسے شاہ زین کا یوں اپنے کام سے دھیان بھٹکنا بہت برا لگ رہا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اپنے باس کو بتاتی وہ خاموشی کے ساتھ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ خلیل پاشا نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔اس کا کام ہو چکا تھا۔۔۔اسے اب اور کیا چاہیے تھا۔۔۔

شاہ زین کی نظریں سیماب پر ہی تھیں۔۔وہ جیسے ہی وہاں سے نکلی۔۔شاہ زین اپنی پریزنٹیشن وہیں پر وائنڈ اپ کرتا نکل گیا تھا۔۔۔

عینا شاہ زین کو اس طرح سیماب کے پیچھے جاتا دیکھ جل کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس نے بھی پیچھے جانا چاہا تھا۔۔۔مگر وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"پہلے خود دھکے دے کر گھر سے نکالا۔۔۔اب ایسے بی ہیو کر رہے ہیں جیسے پتا نہیں میں نے کتنا بڑا جرم سرزد کر دیا ہو۔۔۔گھمنڈی شخص۔۔"

سیماب منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی کوریڈور سے گزر رہی تھی۔۔۔جب شاہ زین نے پیچھے سے آتے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

سیماب دیکھے بغیر ہی یہ جارحانہ لمس پہچان گئی تھی۔۔۔

شاہ زین اعوان کے سوا اسے کوئی ایسے نہیں چھو سکتا تھا۔۔۔

اس نے گھبراہٹ کے عالم میں مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔

جو آگ اگلتی نگاہوں سے اسے گھورتا اپنے ساتھ کھینچتا آگے بڑھا تھا۔۔۔

اور وہاں موجود ایک روم کا دروازہ کھولتا اسے اپنے ساتھ اندر گھسیٹ چکا تھا۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے؟؟؟ آپ شاید ہمیشہ کی طرح آج بھی بھول چکے ہیں کہ میں ایک انسان ہوں۔۔۔۔"

سیماب کو اپنی کلائی اس لمحے ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی۔۔ وہ درد سے چلائی تھی۔۔۔

جب شاہ زین نے اس کی کمر دیوار کے ساتھ ٹکاتے اس کی دوسری کلائی کو بھی مزید سختی سے موڑتے اسی کے دائیں بائیں ٹکا دیا تھا۔۔۔

سیماب کی آنکھوں سے تکلیف کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"درد ہو رہا ہے۔۔۔۔؟"

شاہ زین اپنا چہرا اسکے قریب کرتے دبی آواز میں غرایا تھا۔۔اس کی گرم سانسیں سیماب کے چہرے کو جھلسا گئی تھیں۔۔ سیماب سے زیادہ دیر اس کی شعلے برساتی آنکھوں میں نہیں دیکھا گیا تھا۔۔۔۔

اس نے شاہ زین کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔کیونکہ اس کی تکلیف اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"مجھے اس سے کہیں زیادہ درد ہوا ہے۔۔جب میں نے تمہیں اس گھٹیا شخص کے پہلو میں بیٹھے دیکھا ہے۔۔۔"

شاہ زین کی بات پر سیماب نے اپنی پلکوں کی گھنیری باڑ اٹھا کر نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پائی تھی یہ شخص اب پھر اس پر کونسا نیا الزام لگانے والا تھا۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟ آپ کو درد کیوں ہوا مسٹر اعوان۔۔۔ایک بد کردار لڑکی جب ایک غیر مرد کے کمرے میں پائی جا سکتی ہے۔۔ تو اس کے تعلقات باقی بھی مردوں سے ہو سکتے ہیں۔۔۔اس میں اتنی حیرت کی بات کہاں ہے۔۔۔ اور درد۔۔۔ درد کیوں ہوا آپ کو۔۔۔؟؟ آپ کے لیے تو سیماب داؤد ایک کٹھ پتلی سے زیادہ کی اہمیت نہیں رکھتی۔۔۔ جسے جب چاہا کسی کے سامنے بھی

ذلیل اور رسوا کر دیا۔۔۔ابھی بھی یہاں تنہا کمرے میں کیوں لے آئے ہیں۔۔۔وہاں میٹنگ میں سب کے سامنے مجھ پر کیچڑ اچھال کر اپنا شوق پورا کرتے نا۔۔۔

اتنی رحم دلی دکھانے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔۔۔"

سیماب جب بولنے پر آئی تھی تو ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی تھی۔۔۔

اس شخص نے اسے بہت اذیت دی تھی۔۔۔اتنا حق تو اس کا بھی بنتا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو۔۔۔میں نے تمہیں بدکردار کبھی نہیں بولا۔۔۔نہ ہی میں ایسا کبھی سوچ سکتا ہوں۔۔۔"

شاہ زین کو اس کے الفاظ مزید غصہ دلا گئے تھے۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

جبکہ اس کی بات پر سیماب نے اپنی زخمی نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

زرا سے شک پر وہ اسے اپنے گھر سے نکال چکا تھا۔۔۔اور اب کہہ رہا تھا کہ وہ اسے بدکردار نہیں سمجھتا تھا۔۔۔

"مجھے کیوں لائے ہیں یہاں۔۔۔؟ مجھے اب آپ سے یہ کاغذی رشتہ بھی ختم کرنا ہے۔۔۔ نہیں رکھنا آپ سے کوئی بھی تعلق۔۔۔"

سیماب اس شخص کے کسی فریب میں نہیں آنا چاہتی تھی اب۔۔۔پہلے ہی وہ اپنا بہت نقصان کروا چکی تھی۔۔۔

اس کی گرفت سے اپنی کلائیاں آزاد کروانے کی کوشش کرتے وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

"کانٹریکٹ کے مطابق جب تک میں نہ چاہوں تم مجھ سے آزادی حاصل نہیں کر سکتی۔۔۔اس لیے یہ تو بھول ہی جاؤ کہ میں اتنی آسانی سے یہ کاغذی رشتہ ختم کروں گا۔۔۔"

اس کی بے حد لال پڑتی کلائی کو آزاد کرتا وہ اس کی نازک سی کمر کو اپنی گرفت میں لیتا خود سے قریب کر گیا تھا۔۔۔

اس کے ایک دم اتنے قریب آجانے پر سیماب کا دل بہت بری طرح سے دھڑکا تھا۔۔۔

اس کا چہرا پہلے ہی اس کی قربت پر دھک رہا تھا۔۔۔

"خلیل پاشا کے لیے کب سے کام کر رہی ہو۔۔۔؟؟نیہا کے قریب آنے کے لیے بھی اسی شخص نے کہا تھا تم سے۔۔۔؟؟"

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page “Farwa Khalid Novels”.

Also,Subscribe My Youtube Channel “Farwa Khalid Novels”.

شاہ زین اعوان چہرا اس کی گردن کے قریب لے جاتا اس پر بہت کاری وار کر گیا تھا۔۔۔

یہ شخص اس پر الزامات لگاتے تھکتا کیوں نہیں تھا آخر۔۔۔

اس کی بات پر سیماب کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"میں مر جاؤں گی نا تب بھی آپ یہی کہیں گا کہ اس میں بھی میری آپ کے خلاف کوئی سازش ہے۔۔۔۔"

سیماب کی آنکھوں سے آنسو مزید تیزی سے بہہ نکلے تھے۔۔

جبکہ اس لمحے خفگی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتی۔۔۔ موٹے موٹے آنسو بہاتی اس لمحے وہ اسے بہت زیادہ کیوٹ لگی تھی۔۔۔

وہ اس لڑکی پر شک نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر وہ ہر بار کچھ ایسا کر جاتی تھی کہ نا چاہتے ہوئے بھی وہ اس کے لیے مشکوک ہو جاتی تھی۔۔۔

اس کے خفگی بھرے انداز پر شاہ زین کوشش کے باوجود اپنے ہونٹوں پر امڈ آنے والی مسکراہٹ نہیں روک پایا تھا۔۔۔ اسے سمجھ ہی نہیں آیا تھا کہ اسے ہوا کیا ہے۔۔۔ وہ جو اس لڑکی پر اتنے شدید غصے میں تھا۔۔۔ اس کی قربت کے چند لمحے میسر آتے ہی سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔۔

وہ ساری بے چینی اور اضطراب چٹکیوں میں اڑ گیا تھا۔۔۔ جو اتنے دنوں سے اسے نہ دیکھنے کی وجہ سے شاہ زین کو بے کل کیے ہوئے تھا۔۔۔

خلیل پاشا نہیں جانتا تھا کہ وہ شاہ زین اعوان سے دشمنی کرنے کے چکر میں اس کے ساتھ کتنا بھلا کر گیا تھا۔۔۔

"اپنے سارے الزامات کا حساب بے باک کیے بغیر تمہیں کرنے نہیں دوں گا۔۔۔ڈونٹ وری۔۔۔"

وہ جھکا تھا اور اس کے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چنتا چلا گیا تھا۔۔۔

سیماب کو اس سے اس لمحے ایسی عنایت کی توقع بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

وہ اس کی گرم سانسوں اور ہونٹوں کے شدت بھرے لمس پر اپنے حواس کھونے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔اس شخص کے لمس میں کچھ ایسا تھا جو سیماب کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے آنسوؤں کو چنتا اس کے ہونٹوں پر آن جھکا تھا۔۔۔

جب سیماب نے اس کے گریبان کو سختی سے اپنی مٹھیوں میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

اس نے کبھی بھی اس شخص کو اپنے قریب آنے سے نہیں روکا تھا۔۔۔وہ خود کو اس کی ملکیت مانتی تھی۔۔۔

یہ شخص ہی ہر بار اس کا دل توڑ کر چلا جاتا تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اس کی سانسوں کو اپنے اندر اتارتا سیماب داؤد کے لمس سے اپنے دل میں لگی آگ کو بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"اگر تم میرے حق میں غلط ہو تو تمہارے قریب آکر اتنا سکون کیوں ملتا ہے۔۔۔ تمہیں خود سے دور کر کے میں کیوں بے سکون ہو جاتا ہوں۔۔۔ کیوں مجھے چین نہیں ملتا۔۔۔"

اس لمس میں ایک انوکھا سا سکون تھا۔۔۔جو شاہ زین اعوان کو اپنے اندر جکڑ لیتا تھا۔۔۔سیماب اس کی شدتوں کو سہتی بالکل بے جان ہو چکی

تھی۔۔۔وہ شخص اس کی سانسوں کو آزادی بخشتا اب اس کی گردن پر اپنی شدتوں کی تحریر رقم کرتا۔۔۔اس کی نازک جان پر قیامت برپا کر گیا تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اس کے سامنے اپنی کیفیت بیان کرتا سیماب داؤد کو پاگل کر رہا تھا۔۔۔

"میرے دشمن جان چکے ہیں کہ تمہیں استعمال کر کے وہ بہت ہی آرام سے مجھے برباد کر سکتے ہیں۔۔۔اس لیے ہر بار تمہیں میرے سامنے کھڑا کر دیا جاتا ہے۔۔۔اب تک جو تم کر چکی ہو اگر یہاں کوئی اور انسان ہوتا تو اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکا ہوتا۔۔۔"

شاہ زین اس کی گھنیری مہکتی زلفوں سے کیچر نکالتے ان میں اپنا چہرا چھپا گیا تھا۔۔۔

جبکہ سیماب کے لیے اب کی بار اپنی کانپتی ٹانگوں پر کھڑا رہنا مشکل ہوا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے اس کے سہارے پر تھی۔۔۔

وہ اسے جواب دینا چاہتی تھی مگر اس کے ہونٹوں سے الفاظ ہی نہیں نکل پائے تھے۔۔

جب اسی لمحے باہر سے کسی نے دروازہ ناک کیا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی شاہ زین اعوان کا سارا فسوں ٹوٹا تھا۔۔۔

اس نے اپنی بوجھل نگاہیں اٹھا کر سیماب کی جانب دیکھا تھا۔۔جو اس کے کندھے سے سر ٹکائے گہرے گہرے سانس لیتی کوئی نازک سی گڑیا معلوم ہوئی تھی۔۔۔

جس پر اس کی ہمت سے زیادہ مشقت کروالی گئی تھی۔۔۔

شاہ زین کے ہونٹوں پر پھر سے خوبصورت سی مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔۔۔

اسی لمحے سیماب نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور پھر جیسے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔وہ آج بھی مسکراتے ہوئے بے پناہ شاندار لگتا تھا۔۔۔

سیماب نے بے اختیار نگاہیں چرا لی تھیں۔۔۔

شاہ زین جو خود پر جی بھر کر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ اسے یہاں کس قدر غصے اور اشتعال کے زیرِ اثر لایا تھا۔۔۔ مگر اب اس کے انداز میں غصے کا نام و نشان تک نہیں تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کی اتنی بڑی خطائیں کیسے فراموش کر جاتا تھا۔۔۔

"تم کل خلیل پاشا کی جاب سے ریزائن دے رہی ہو۔۔۔"

شاہ زین نے سامنے سے ہٹتی سیماب کا بازو تھام کر اسے واپس اپنے مقابل کھڑا کیا تھا۔۔۔

کچھ دیر پہلے اور اب کی سیماب داؤد میں بھی واضح فرق تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر پھیلی سرخی، بکھرے بال اور کانپتا نازک سراپا۔۔۔

شاہ زین اعوان کی شدتوں کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔

وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہونا چاہتی تھی۔۔۔ مگر شاہ زین نہایت ہی پر شوق انداز میں اس کی جانب دیکھتا اسے اپنے سامنے روکے ہوئے تھا۔۔۔

"میں ایسا نہیں کروں گی۔۔۔"

سیماب نے اس کی جانب دیکھنے سے گریز برتتے دو ٹوک جواب دیا تھا۔۔۔

"تمہارے اچھے بھی کریں گے۔۔۔"

شاہ زین اس کا دوسرا بازو بھی اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔

"تو کروالیں میرے اچھے سے ہی۔۔۔ مگر میں تو خلیل پاشا کی جاب نہیں چھوڑنے والی۔۔۔"

سیماب کو بھی اب ایک ضد سی ہو چکی تھی۔۔۔

"وہ اچھا انسان نہیں ہے۔۔۔۔"

شاہ زین نے اس کے لال چہرے کو اپنی نگاہوں کی ضد میں رکھا ہوا تھا۔۔۔

اس کے گلابی ہونٹوں کا لمس اس کی تشنگی مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔

جبکہ سیماب اس شخص کی ان بے باکیوں کے بعد سے اس سے نگاہیں نہیں ملا پائی تھی۔۔۔

"آپ سے تو اچھا ہی ہے۔۔۔۔"

سیماب کی بات ابھی منہ میں ہی تھی۔۔۔ جب شاہ زین اس کی کلائی کمر کے پیچھے موڑتا اسے خود سے قریب کرتا اس کے ہونٹوں پر اپنی انگلی جما گیا تھا۔۔۔

"خبر دار! دوبارہ ایسا مت بولنا۔۔۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

شاہ زین کی انگلی ایک جگہ نہیں رکی تھی۔۔۔ جبکہ سیماب کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ دو ہفتے دور رہنے کے بعد اس شخص کو آخر ہو کیا گیا تھا۔۔۔

پہلے جو ایک نظر عنایت بھی نہیں ڈالتا تھا۔۔۔اب وہ اس پر سے اپنی نگاہیں ہٹا پانے میں بے بس ہو چکا تھا۔۔۔

باہر موجود نفوس دروازہ بجا بجا کر اب واپس پلٹ چکا تھا۔۔۔

"مسٹر اعوان آپ بھول رہے ہیں کہ آپ مجھے اپنے گھر سے نکال چکے ہیں۔۔۔عینا اب آپ کی فیانسی ہے۔۔۔ جسے اپنے ہاتھوں سے رنگ پہنائی ہے آپ نے۔۔۔ میرا اب آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ تو آپ کو یہ سب حرکتیں کرنا زیب نہیں دیتا۔۔۔"

سیماب اپنے ہونٹوں سے اس کا ہاتھ جھٹکتے خفگی سے بولی تھی۔۔۔یہ شخص اب اس کے حواس چھین رہا تھا۔۔۔

وہ خود کو بہت مشکل سے سنبھال پائی تھی۔۔۔دوبارہ خود کو اس بے رحم انسان کا عادی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔

"کونسی حرکتیں۔۔۔ایسی کونسی حرکتیں کی ہیں میں نے۔۔۔تفصیل بتانا پسند کریں گی۔۔۔"

شاہ زین بے باکی بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھتا اسے شرم سے دوہرا کر گیا تھا۔۔۔کیونکہ اس کی نگاہوں کا رخ اپنے ہونٹوں کی جانب دیکھ وہ اس سے فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

اس کا دل اس قدر تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔ جیسے ابھی ہر حد پار کر تا باہر آن نکلے گا۔۔۔

اسی لمحے شاہ زین کا موبائل بجا تھا۔۔۔ جس پر سیماب نے سکھ کا سانس بھرا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اس کے پاس سے ہٹی تھی۔۔۔ اپنا حلیہ درست کرتی وہ روم سے نکل آئی تھی۔۔۔ شاہ زین کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔۔

سیماب کا ارادہ وہاں سے نکل جانے کا تھا۔۔۔ مگر خلیل پاشا کے سیکرٹری نے اچانک سے کہیں سے نکل کر اسے واپس میٹنگ روم میں آنے کا پیغام دیا تھا۔۔

جس پر ناچار سیماب کو وہاں جانا پڑا تھا۔

اسے یہ تسلی تھی کہ اب شاہ زین وہاں نہیں ہو گا۔۔۔ مگر یہ بھی اس کی خام خیالی ہی تھی۔۔۔

وہ ابھی کرسی پر جا کر بیٹھی ہی تھی جب شاہ زین نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔

سیماب کو خلیل پاشا سے ایک کرسی چھوڑ کر بیٹھا دیکھ شاہ زین کی آنکھوں میں مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"ہر بار تم مجھ سے میری قیمتی شے چھین لو یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ اس بار میں تمہیں جیتنے نہیں دوں گا۔۔۔"

شاہ زین خلیل پاشا کی جانب سرد نگاہوں سے دیکھتا اپنی کرسی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

خلیل پاشا کو اس لمحے شاہ زین کی آنکھوں کی چمک اور سیماب کے چہرے پر بکھری سرخی بہت ناگوار گزری تھی۔۔۔کچھ دیر پہلے وہ جو خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔۔اس لمحے اسے پھر سے اپنی ہار ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

کیونکہ شاہ زین دوبارہ سے پریزنٹیشن دینے کی ریکوئسٹ کر چکا تھا۔۔۔جس پر خلیل پاشا نے اعتراض اٹھایا تھا۔۔مگر باقی سب کے مان جانے پر خلیل پاشا کا اعتراض وہیں دب گیا تھا۔۔

شاہ زین کی نگاہیں اب بھی سیماب پر جمی ہوئی تھیں۔۔مگر اب کی بار ان آنکھوں میں الگ ہی رنگ تھا۔۔۔

سب کچھ فتح کر لینے کا غرور۔۔۔۔

جو خلیل پاشا کو جلا کر راکھ کر گیا تھا۔۔۔

"اکڑو کہیں کا۔۔۔۔"

سیماب اس کی نگاہوں کی تپش خود پر محسوس کرتی اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

جو اس لمحے اپنے مخصوص بے باک انداز میں پریزنٹیشن دیتا اپنے اصل انداز میں لوٹ چکا تھا۔۔۔

خلیل پاشا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے۔۔۔اس کی ساری محنت ضائع گئی تھی۔۔۔

"ویلڈن مسٹر شاہ زین اعوان۔۔۔ آپ کو اپنی پریزنٹیشن دوبارہ کانٹینیو کرنے کا موقع دیکر مایوس نہیں ہوئے ہم۔۔۔"

انویسٹرز کی ٹیم کے ہیڈ نے شاہ زین کی جانب متاثر کن انداز میں دیکھتے اسے سراہا تھا۔۔۔

"تجھے ہوا کیا ہے اچانک سے۔۔۔"

حاشر بھی اپنے دوست کے مزاج کے بدلتے رنگوں پر حیرت زدہ سا تھا۔۔۔

"مجھے میری انرجی ڈرنک واپس مل گئی ہے۔۔۔۔"

شاہ زین نے سیماب کے عین سامنے رکھی پانی کی بوتل اٹھاتے قدرے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔

جس پر باقی کسی نے دھیان دیا تھا یا نہیں۔۔۔ مگر سیماب کا چہرا شرم کے مارے مزید گلنار ہوا تھا۔۔۔ وہ اس شخص کی بات کا مطلب بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی گھمنڈی اور اکڑو بندہ تھا۔۔۔جو ایک کے بعد دوسری بات کا جواب بھی ٹھیک سے نہیں دیتا تھا۔۔۔سیماب کی دوری نے اس پر اتنا گہرا اثر ڈالا تھا۔۔۔اسے ابھی بھی یقین نہیں نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

"یقیناً حد سے زیادہ غصہ کرنے کی وجہ سے اس شخص کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔۔۔"

سیماب نے خود کو تسلی دی تھی۔۔۔

وہ اس سے ابھی بھی بے حد خفا تھی۔۔۔مگر اندر کہیں دل کے کسی کونے میں ایک جشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔وہ بچاری لڑکی اس ستمگر کی زرا سی عنایات پر پگھل گئی تھی۔۔۔

شاہ زین حاشر سے بات کرتا نگاہیں اسی پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔وہ دونوں بالکل آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔

جب کچھ ہی دیر بعد اناؤنس کیا گیا تھا کہ یہ کانٹریکٹ بھی شاہ زین اعوان کی کمپنی کو دیا جارہا تھا۔۔۔شاہ زین جو سیماب کی جانب ہی دیکھ رہا تھا اپنی جیت پر اس کی آنکھوں میں واضح ہوتی چمک دیکھ وہ اندر تک سرشار ہوا تھا۔۔

جو لڑکی اس کی جیت پر اس طرح خوش ہو سکتی تھی۔۔کیا وہ اس کے دشمنوں کے ساتھ مل کر کبھی اس کے خلاف جاسکتی تھی۔۔۔

شاہ زین اعوان جو پچھلے دو ہفتوں سے غصے سے پاگل ہوتا رہا تھا۔۔اب غصے کی دھند چھٹتے ہی اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بیدار ہوئی تھی۔۔۔

"کہیں کچھ گڑبڑ تو ضرور ہے۔۔۔"

سیماب کی جانب دیکھتے سی اپنی سوچ کے گھوڑے دوڑاتا اصل بات کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

میٹنگ ختم ہو چکی تھی۔۔۔ سب لوگ اپنی جگہوں سے اٹھ رہے تھے۔۔۔ جب خلیل پاشا اور اس کی ٹیم کو اٹھتا دیکھ شاہ زین ان کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں ہار جیت تو لگی ہی رہتی ہے۔۔۔ اس ہار پر ہمت مت ہارنا۔۔ اگلی بار کوشش کرنا کیا پتا مجھ سے جیت سکو۔۔۔ ویسے ایک طریقہ بتاؤں جیتنے کا۔۔۔"

شاہ زین کو ہمیشہ کی طرح خلیل پاشا کو اس طرح ذلیل کرنے میں بہت مزا آتا تھا۔۔۔ خلیل پاشا کے دائیں جانب کھڑی سیماب اس شخص کے انداز پر اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

"گیدڑوں کی طرح پیچھے سے وار کرنا چھوڑ کر مردوں کی طرح سامنے آکر مقابلہ کرو۔۔۔کیا پتا جیت جاؤ۔۔۔"

رازدارانہ انداز میں سرگوشی کرتے وہ خلیل پاشا کو مزید سیخ پا کر گیا تھا۔۔۔

مگر وہ سیماب کے سامنے کچھ بھی بول کر فلحال اس کے سامنے اپنا امیج خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ابھی اسے اس لڑکی کی ضرورت تھی۔۔۔

شاہ زین کے نزدیک سیماب داؤد کی اہمیت کا اندازہ تو اسے اچھے سے ہو چکا تھا۔۔۔

سیماب کے ساتھ شاہ زین جو کر چکا تھا وہ اتنی جلدی اس کے پاس واپس نہیں جانے والی تھی۔۔۔یہ بات تو خلیل پاشا اس لڑکی کے بارے میں جان چکا تھا۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو دوست۔۔۔۔"

خلیل پاشا صرف اتنا بولتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ شاہ زین اس شخص کی چال سمجھتا دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔۔۔

سب لوگ ایک ایک کر کے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔ سیماب وہیں رک گئی تھی۔۔۔ اسے شاہ زین سے بات کرنی تھی۔۔۔ جو وہاں کسی اور سے کھڑا بات کر رہا تھا۔۔۔

عینا نے آج اپنی آنکھوں کے سامنے جو کچھ دیکھا تھا۔۔۔ اس کا سر اب درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔ وہ پہلے ہی وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب شاہ زین کو مصروف دیکھ اب کی بار اس کے قریب آئی تھی۔۔ جس شاہ زین اس آدمی سے ایکسکیوز کرتا سیماب کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

اب اس بڑے سے روم میں وہ دونوں اکیلے تھے۔۔۔

سیماب کو ایک لمحے کے لیے گھبراہٹ ہوئی تھی۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس نے خود کو مضبوط بناتے شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے مبارک باد دینا چاہتی ہو۔۔۔۔"

شاہ زین نے اسے سر سے پیر تک بے باک نگاہوں سے گھورا تھا۔۔ جو پرپل کلر کے ڈریس میں اسے آج کچھ زیادہ ہی حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"میرا آپ سے ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔ مجھے بس یہ پوچھنا ہے کہ اس کانٹریکٹ کو ختم کرنے کے لیے مجھے کتنا جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔۔۔"

سیماب نے اس کانٹریکٹ پر لکھی شرط کے مطابق اپنی جانب سے اس کانٹریکٹ کو ختم کرنے کے بعد ادا کیے جانے والے جرمانے کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔

"پانچ کروڑ۔۔۔۔۔"

سینے پر بازو باندھے شاہ زین نے نہایت ہی تحمل سے جواب دیا تھا۔۔۔

"پانچ کروڑ۔۔۔؟؟؟"

سیماب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

جبکہ بے دھیانی میں وہ منہ بند کرنا بھول چکی تھی۔۔۔

شاہ زین نے اس کے جبڑے کا اپنی چوڑی ہتھیلی میں مقید کرتے اس کے نچلے ہونٹ کو چھوا تھا۔۔۔ جس پر سیماب نے فوراً سے اپنے ہونٹوں کو میچ لیا تھا۔۔۔

یہ شخص اس کے ساتھ جو بھی کھیل کھیلنا چاہتا تھا۔۔۔اس بار وہ اسے پوری طرح ہرانے کے ارادے سے میدان میں اترنے والی تھی۔۔

"آپ جانتے ہیں میں اتنی بڑی قیمت ادا نہیں کر سکتی۔۔۔"

سیماب بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

یہ شخص اسے کوئی کھلونے کی گڑیا ہی سمجھتا تھا۔۔۔ جس کے اپنے کوئی جذبات نہیں تھے۔۔۔ چاہے پوری زندگی اس شخص کے بغیر کاٹنا اس کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں تھا۔۔

مگر اب وہ خود کو مزید اس شخص کے آگے نہیں جھکانے والی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی کہ اس شخص کے پیچھے بھاگتے اس نے آخر میں خالی ہاتھ ہی رہنا تھا۔۔۔

وہ گھمنڈی شخص کبھی اسے اپنی زندگی میں قبول نہیں کرنے والا تھا۔۔۔وہ اس کے مزاج کے اتار چڑھاؤ سے تنگ آچکی تھی اب۔۔

"میرے پاس اس کا ایک اور حل بھی ہے۔۔۔اگر تم چاہو تو۔۔۔"

شاہ زین اعوان ایک بہت ہی کامیاب بزنس مین تھا۔۔جو گھاٹے کا سودا کبھی نہیں کرتا تھا۔۔۔

"کیسا حل۔۔۔؟؟"

سیماب نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

"تمہیں دو مہینے کے لیے اعوان مینشن آ کر رہنا ہو گا۔۔۔تم پر وہاں کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی۔۔۔تم جہاں جانا چاہو مجھے انفارم کر کے وہاں جا سکتی ہو۔۔۔میں تمہیں نہیں روکوں گا۔۔۔"

شاہ زین کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی سیماب نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"نہیں میں وہاں نہیں جاؤں گی۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔۔"

جس طرح اس گھر سے اسے اس شخص نے بے عزت کر کے نکالا تھا وہ منظر یاد آتے ہی سیماب کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتی سختی سے انکار کر گئی تھی۔۔۔

"اگر پانچ کروڑ ادا نہ کر پائی تو پوری زندگی میرا پابند رہنا پڑے گا۔۔۔جس میں تمہیں زبردستی اٹھا کر ابھی اپنے پاس لا سکتا ہوں۔۔۔پوری زندگی کی

نسبت دو مہینے کا وقت کاٹنا اتنا مشکل نہیں ہے۔۔۔پتا ہی نہیں چلے گا اور کب گزر جائے گا۔۔۔"

شاہ زین اعوان نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ مقابل کو کیسے اپنی ڈیلز میں پھنسا کر اپنی مرضی کا نتیجہ حاصل کرنے میں کس قدر ماہر تھا۔۔۔

سیماب اس شخص کی باتوں میں الجھی کتنے ہی لمحے کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

جب شاہ زین درمیانی فاصلہ قائم کرتا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ سیماب اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی۔۔۔وہ پیچھے نہیں ہٹی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ان مقناطیسی سیاہی مائل آنکھوں میں کچھ ایسا طلسم ضرور تھا کہ سیماب اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔

"میں بدل رہا ہوں۔۔۔ تم مجھے بدل چکی ہو لڑکی۔۔۔ اور اب یہ سب کر کے مجھ سے دور بھاگنا چاہتی ہو۔۔۔ بے رحم میں نہیں تم ہو۔۔۔ میں تو تھا ہی تمہارا ظالم دیو۔۔۔ مگر تم تو میری نرم دل شہزادی ہو۔۔۔۔ اب تک میری اتنی خطائیں معاف کرتی آئی ہو۔۔۔ اس بات بھی اپنے دل کو تھوڑا وسیع کر لو۔۔۔ مایوس نہیں کروں گا۔۔۔ معاف کرنے کو نہیں کہہ رہا۔۔۔

بس تمہیں تمہاری اصل جگہ پر واپس لوٹتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ تمہیں اعوان مینشن میں دیکھنے کی عادت ہو چکی ہے۔۔ ہر جگہ تم ہی نظر آتی ہو۔۔۔ کچھ وقت کے لیے ہی سہی مگر لوٹ آؤ۔۔۔"

شاہ زین اس کے کان کی لوح پر اپنے ہونٹ رکھتا سرگوشیانہ لہجے میں بولتا

سیماب کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔

وہ آنکھیں موندے ساکت سی کھڑی تھی۔۔۔

جب اسے اپنے ماتھے پر دھکتے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ اپنی

مٹھیوں سختی سے بھینچتی اب بھی ویسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے شدت بھرے لمس پر پورے وجود پر لرزا طاری ہوا تھا۔۔۔

جب کچھ لمحوں بعد اسے بھاری قدموں کی چاپ دور جاتی سنائی دی تھی۔۔۔

اور پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

وہ جا چکا تھا۔۔۔

مگر اس شخص کی دلفریب مہک اب بھی سیماب کے آس پاس بکھری پڑی تھی۔۔۔ جس نے اس کے پاگل دل کو بری طرح سے بے چین کر دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

خلیل پاشا کافی غصے میں ابلتا گھر آیا تھا۔۔۔ جب سامنے بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھ اس کا پارہ مزید چڑھ گیا تھا۔۔

"ایسے بیٹھی کس بات کا سوگ منا رہی ہو۔۔۔ مر نہیں گیا میں۔۔۔ زندگی ہوں ابھی۔۔۔"

وہ جاہلوں کی طرح اس پر چلایا تھا۔۔۔

اس کی آواز سن کر ارد گرد کام کرتی ملازمین وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔یہ روز کا ہی معمول تھا۔۔۔وہ اپنی بیوی کو گالیاں بکتا اور مارتا تھا۔۔مگر جواب میں وہ لڑکی بے زبان بنی اس کا ہر وار سہتی تھی۔۔۔

جیسے خود کو سزا دے رہی ہو۔۔

اس وقت بھی اسے خاموش سے ایک جانب خاموشی سے سر جھکائے بیٹھے دیکھ وہ شاہ زین اعوان کا غصہ اس پر نکلنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔

"آپ کے لیے چائے لے کر آؤں۔۔۔"

اس کی بد تمیزی کے جواب میں ثمرین نے نہایت ہی تحمل سے پوچھا تھا۔۔۔

"یہ نیک پروین اور مہذب عورت بننے کی ضرورت نہیں ہے میرے سامنے۔۔۔میں جہانزیب نہیں ہوں جو تمہاری باتوں میں آکر بے وقوف بن جائے۔۔۔یہاں آکر پیر دباؤ میرے۔۔۔۔"

خلیل پاشا اس کی جانب حقارت سے دیکھتا اسے اپنے پیروں میں بیٹھنے کا اشارہ کر گیا تھا۔۔۔

ثمرین نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اپنے آنسو دل میں اتارتی وہ اس کے قدموں میں آن بیٹھی تھی۔۔۔اسے اس شخص کے سامنے رونے کی اجازت بھی نہیں تھی۔۔

اگر کبھی غلطی سے اس کے آنسو چھلک پڑتے تھے تو اس کی سزا بھگتنا اس کے لیے مزید اذیت ناک ہو جاتا تھا۔۔۔

"اب لگ رہا ہے کہ اس جہانزیب کے ساتھ ساتھ اس کے بھائی شاہ زین کو بھی اسی دن جگہ سے ہٹا دینا چاہیے تھا۔۔۔ مگر اب بھی دیر نہیں ہوئی۔۔۔ بہت جلد تاریخ دوہراؤں گا میں۔۔۔

اب کی بار سیماب داؤ مہرا بنے گی میرا۔۔۔ شاہ زین اعوان کا خاتمہ اسی کی محبوبہ کے ہاتھوں ہو گا۔۔ جیسے جہانزیب اعوان کا خاتمہ ہوا تھا۔۔۔ ویسے وہ سیماب تم سے کافی زیادہ حسین بھی ہے اور زہین بھی۔۔۔۔ تمہاری طرح اتنی جلدی میرے ہاتھ نہیں آئے گی۔۔۔ مگر جس دن آگئی اس کے ساتھ کھیلنے میں زیادہ مزا آئے گا۔۔۔"

خلیل پاشا سیگریٹ پر سیگریٹ پھونکتا ثمرین کے سامنے اپنی مکروہ سوچ رکھ رہا تھا۔۔۔ ثمرین اس گھر میں قیدیوں کی طرح رہ رہی تھی۔۔۔ جو نہ تو یہاں سے نکل سکتی تھی اور نہ کوئی اس سے ملنے آسکتا تھا۔۔۔

اس لیے وہ ثمرین کو مزید اذیت سے دوچار کرنے کے لیے اس کے سامنے اپنا ہر پلان رکھ دیتا تھا۔۔۔ وہ بچاری کچھ کر نہیں سکتی تھی۔۔۔ سوائے اپنے کیے پر پچھتانے کے۔۔۔

اس نے کسی کے ساتھ ایسے ہی ظلم کیا تھا۔۔۔ جس کی سزا اسے دنیا میں ہی بھگتنی پڑ رہی تھی۔۔۔

خلیل پاشا نے اس کی زندگی جہنم بنا کر رکھ دی تھی۔۔۔

اسے کھل کر سانس لینے کی اجازت بھی نہیں تھی۔۔۔وہ اپنے پیچھے تمام کشتیاں جلا کر آئی تھی۔۔۔اس کے پیچھے کوئی ایسا انسان نہیں تھا جو اس کی مدد کے لیے آ سکے۔۔۔

جسے وہ پکار سکے۔۔۔

نہ ہی وہ پکارنا چاہتی تھی۔۔۔اس نے جو گناہ کیا تھا۔۔۔وہ اب اپنی ساری زندگی اسی جہنم میں گزار کر اس کی سزا بھگتنا چاہتی تھی۔۔۔

لیکن آج خلیل کے منہ سے کسی اور لڑکی کے بارے میں یہ سب سن کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔وہ اس درندے صفت انسان کو کسی اور کے ساتھ ایسے غلط کرتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ سیماب داؤد کے آگے شاہ زین اعوان چٹان بن کر کھڑا تھا۔۔۔

وہ اب کی بار خلیل پاشا کے ہاتھ کاٹ کر اسے اس کی اوقات یاد دلانے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

آج امبرین کی منگنی تھی۔۔۔ جس کا ارینجمنٹ فرجاد نے بہت بڑے پیمانے پر ہوٹل میں کروایا تھا۔ فرجاد ابھی تک سیماب اور شاہ زین کے مسئلے سے بے خبر تھا۔۔۔

نائمہ نے سب کوئی یہی بتایا تھا کہ شاہ زین ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔۔ اسی وجہ سے سیماب وہاں رہ رہی تھی۔۔۔

گھر کے باقی لوگ بھی اس بات سے لاعلم ہی تھے۔۔۔اس لیے امبرین کی منگنی کے فنکشن میں فرجاد نے نائمہ سے پوچھے بغیر شاہ زین کو کال کر دی تھی۔۔

شاہ زین سے پاکستان میں ہونے کے بارے میں کنفرم کرتے اس نے منگنی میں آنے کی خاص طور پر تلقین کی تھی۔۔۔اگر وہ پہلے والا شاہ زین اعوان ہوتا تو فوراً انکار کر دیتا۔۔۔

لیکن اس بار اس نے آنے کی حامی بھر لی تھی۔۔۔

اسے یہ جان کر حیرت ہوئی تھی کہ سیماب نے اپنے گھر والوں کو ساری حقیقت نہیں بتائی تھی۔۔۔

"آپی تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔"

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

نائمہ سیماب کو ابھی تک ایسے ہی بیٹھا دیکھ خفگی کا اظہار کرتے بولی تھی۔۔۔

سب نکلنے کے لیے تیار ہو چکے تھے۔۔ مگر وہ صرف ڈریس چینج کیے ایسے ہی بیٹھی تھی۔۔۔

"جی وہ ہادی کو تیار کر رہی تھی۔۔ میں بس تیار ہی ہوں۔۔۔"

بالوں کو جوڑے کی شکل میں مقید کرتی وہ لپ گلاس لگاتی اپنی جانب سے بالکل تیار کھڑی تھی۔۔۔

اس کی بات سنتے نائمہ نے اپنا سر پیٹ لیا تھا۔۔۔

نائمہ جانتی تھی کہ شاہ زین آنے والا تھا۔۔۔ اس لیے وہ سیماب کو بہت اچھے سے تیار کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"یہ تم تیار ہو۔۔۔ بیٹھو یہاں میں تیار کرتی ہوں تمہیں۔۔۔"

نائمہ نے اس کے شور مچانے کے باوجود ایک نہیں سنی تھی۔۔۔

وہ اس کے بالوں کو جوڑے سے آزاد کرتی ماتھے سے پیارا سا ہیئر سٹائل بناتی گھنے بالوں کی آبشار کو کمر پر آزاد چھوڑ گئی تھی۔۔۔

سیماب کے احتجاج کے باوجود وہ اس کا میک اپ کرتی لبوں پر مہرون رنگ کی لپسٹک لگاتی اس کے حسن کو مزید دو آتشہ کر گئی تھی۔۔۔

"آپی یہ بہت زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔ میری منگنی نہیں ہے۔۔۔"

سیماب نے خفگی بھرے انداز میں نائمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔ جواب اس کے حسین روپ کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتی اس کی نظر اتار گئی تھی۔۔

"میری نظریں نہیں ٹھہر رہیں۔۔۔ آج شاہ زین اعوان کا بچ پانا بھی مشکل ہے۔۔۔"

نائمہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔۔۔؟؟"

سیماب کے کانوں تک شاہ زین کا نام پہنچ چکا تھا۔۔۔

"نن نہیں تو۔۔۔"

نائمہ ایکدم گڑبڑا سی گئی تھی۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ اگر سیماب کو ابھی شاہ زین کی آمد کی خبر ہو جاتی تو اس نے منگنی میں آنے سے ہی انکار کر دینا تھا۔۔۔

سیماب اپنے عکس پر ایک خفگی بھری نظر ڈالتے نائمہ کے ساتھ باہر آ گئی تھی۔۔۔

سب لوگ ہی جا چکے تھے۔۔۔

نائمہ اور باقی دو تین خواتین کو لینے کے لیے فرجاد کا کزن آیا تھا۔۔۔

نائمہ سیماب کو بھی اپنے ساتھ لے کر جانے والی تھی۔۔۔جب اس کے نمبر پر ایک کال ریسیو ہوئی تھی۔۔۔دوسری جانب سے اسے جو کہا گیا تھا۔۔۔ اس کے بعد وہ سیماب کو ابھی اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ بدل گئی تھی۔۔۔اس کے ہونٹوں پر آسودگی بھری مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

اب سب کچھ ٹھیک ہو جانا تھا۔۔۔نائمہ سیماب کی جانب دیکھتی مسکرا دی تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس موقع کے لیے کوئی اور بھی گھات لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

"سیماب ابھی گاڑی میں جگہ نہیں ہے۔۔۔یہ ساری مہمان ہیں انہیں پہلے لے جانا ضروری ہے۔۔۔اور فرجاد مجھے کئی بار کال کر چکے ہیں۔۔۔وہاں وہ بچارے اکیلے گیسٹ کو ریسیو کر رہے ہیں۔۔تم اگر اگلے چکر پر آجاؤ۔۔۔"

نائمہ نے بے چارگی بھری صورت بناتے اس کے سامنے مسئلہ بیان کیا تھا۔۔جس پر سیماب آرام سے مان گئی تھی۔۔۔وہ ویسے بھی وہاں جتنا لیٹ پہنچتی اس کے لیے اتنا اچھا تھا۔۔۔

وہ لوگوں کے رویوں اور عجیب عجیب نظروں سے تنگ آچکی تھی۔۔۔

وہ سب کی نظروں میں شاہ زین اعوان کی بیوی تھی۔۔۔شاہ زین اعوان کوئی عام شخص تو تھا نہیں کہ جس کے بارے میں چھپنے والی خبریں لوگوں کی

نظروں سے پوشیدہ رہتیں۔۔۔شاہ زین کی بیٹی کے بارے میں سب جانتے تھے۔۔۔سیماب سب کی نظروں میں اس کی دوسری بیوی تھی۔۔۔

اور اب جب سے عینا سے اس نے منگنی کی تھی۔۔اس کے بعد سے خاندان کی خواتین اس سے افسوس کرنے بھی آچکی تھیں۔۔۔جسے نائمہ نے جھوٹی خبر کہہ کر انہیں ٹال دیا تھا۔۔۔۔

شاہ زین کو آج تک کسی بھی فیملی فنکشن میں نہیں دیکھا گیا تھا۔۔۔اسی وجہ سے فرجاد نے بہت اصرار کے ساتھ اسے آنے کو کہا تھا۔۔۔

جس بات سے سیماب ابھی تک بے خبر تھی۔۔۔

نائمہ سب کے ساتھ وہاں سے جاچکی تھی۔۔۔سیماب گھر میں بالکل اکیلی تھی۔۔۔

وہ باہر لان میں ہی بیٹھی تھی جب اسے دروازے پر آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

سیماب اٹھی ہی تھی جب حارث کو اندر داخل ہوتا دیکھ وہ غم وغصے کی تصویر بنی تھی۔۔۔یہ شخص آخر اس کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔

"کیوں آئے ہو تم یہاں۔۔۔؟؟؟چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔"

سیماب نے خود پر ضبط کرتے اسے باہر کا راستہ دکھایا تھا۔۔۔

"میں تم سے ضروری بات کرنے آیا ہوں۔۔۔اپنی بات پوری کیے بغیر نہیں جاؤں گا۔۔۔۔"

سیماب کی جانب دیکھ حارث کو شدت سے احساس ہوا تھا کہ وہ اپنا کتنا بڑا نقصان کر چکا ہے۔۔۔اتنی اچھی اور پیاری لڑکی کو زرا سے لالچ میں آکر چھوڑ گیا تھا وہ۔۔۔

اب پچھتاوے کے سوا اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ اپنی پوری زندگی ایسے نہیں گزارنا چاہتا تھا۔۔۔وہ سیماب داؤد کو حاصل کرنے کی ایک کوشش ضرور کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سنی۔۔۔چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

سیماب نپے تلے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اسے اس شخص کے سامنے آنے سے بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔ مگر دل میں شاہ زین کا ایک خوف تھا کہ اگر وہ اسے دوبارہ اس شخص کے ساتھ دیکھ گیا تو

پھر اسے غلط سمجھ بیٹھے گا۔۔ لیکن اسے اس بات کی بھی پوری تسلی تھی کہ وہ گھمنڈی شخص یہاں نہیں آنے والا تھا۔۔۔

"میں سب جانتا ہوں کہ شاہ زین اعوان نے تم پر الزام لگا کر تمہیں اپنے گھر سے نکال دیا ہے۔۔۔اس شخص میں انسانیت نام کی شے نہیں ہے۔۔۔ ہم دونوں کو الگ کرنے کے پیچھے بھی اسی کا ہاتھ تھا۔۔۔اس نے مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں نے تمہیں طلاق نہ دی تو وہ مجھ سمیت میری پوری فیملی کو مروادے گا۔۔۔میں بہت مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ تمہارے بغیر مر جاؤں گا۔۔ پلیز واپس لوٹ آؤ۔۔۔ مجھ سے بہت بڑی بھول ہو گئی تھی۔۔۔ مگر اصل قصور

وارشاہ زین اعوان ہے۔۔۔اس نے یہ سب کروایا۔۔۔وہ شخص تم جیسی لڑکی ڈیزرو نہیں کرتا۔۔۔۔"

حارث اس کے آگے ہاتھ جوڑتا سارا الزام شاہ زین پر ڈال چکا تھا۔۔۔

جبکہ اصل حقیقت یہ تھی کہ اس نے لالچ میں آکر خلیل پاشا سے دو کروڑ کے بدلے سیماب کو طلاق دی تھی۔۔۔اب بھی وہ خلیل پاشا کے کہنے پر سیماب کو شاہ زین کے خلاف کر رہا تھا۔وہ اب بھی یہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ ایک بار پھر خلیل پاشا کے ہاتھوں بے وقوف بن چکا ہے۔۔۔

سیماب اپنی جگہ ساکت کھڑی اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔اسے شاہ زین کی سکول میں کہی بات یاد آئی تھی۔۔۔جب شاہ زین نے اسے حارث سے طلاق لینے کا کہا تھا۔۔۔

"نن نہیں وہ شخص گھمنڈی ہے۔۔ مغرور بھی بہت ہے۔۔۔ سب کو اپنے سے نیچے سمجھتا ہے۔۔ مگر وہ اتنا گھٹیا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

سیماب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔ اگر یہ سچ بھی ہوا تو میں تب بھی تمہارے پاس واپس کبھی نہیں لوٹوں گی۔۔۔ اس بات کو اچھے سے اپنے دماغ میں بیٹھا لو۔۔۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ دوبارہ کبھی میرے سامنے مت آنا۔۔۔۔"

سیماب نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کرتے وہاں سے نکل جانے کو کہا تھا۔۔۔

"سیماب معاف کر دو مجھے۔۔۔میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا۔اس شاہ زین اعوان سے کہیں زیادہ خوش۔۔۔وہ تمھارے قابل نہیں ہے۔۔۔"

حارث اپنی بات پر بضد زبردستی سیماب کا ہاتھ تھامنے کے لیے آگے بڑھا تھا۔۔

"دور رہو مجھ سے۔۔۔"

سیماب الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔وہ پیچھے موجود شخص سے بری طرح ٹکراتی لڑکھڑا کر گرنے کو تھی۔۔۔جب اسی لمحے اسے اپنے گرد مضبوط حصار محسوس ہوا تھا۔۔۔

روح میں اترتی مسحور کن خوشبو اس کے ارد گرد بکھر گئی تھی۔۔۔

یہ دلفریب مہک اور حارث کی آنکھوں میں اترتا خوف دیکھ وہ بنا دیکھے ہی سمجھ گئی تھی کہ اس وقت وہ کس انسان کے حصار میں ہے۔۔۔

"سیماب تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔۔ تم اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

حارث نے شاہ زین کو دیکھ اپنی خوف سے پتلی ہوتی حالت پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ شاہ زین کی آنکھوں سے نکلتے شرارے اسے بھسم کر دینے والے تھے۔۔۔

حارث کی بات پر سیماب نے اسے نخوت بھرے انداز میں دیکھتے اس کی بات کا جواب دینے کے لیے بنا کچھ سوچے سمجھے پلٹی تھی اور شاہ زین اعوان کے چوڑے سینے میں اپنا چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔۔

شاہ زین نے حارث کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب پھیکی پڑتی رنگت کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

سیماب کی یہ حرکت اس شخص کے سرد و سپاٹ غصیلے تاثرات میں نرمی گھول گئی تھی۔۔وہ حارث کو یہاں دیکھ کر جس قدر شدید غصے کا شکار ہوا تھا۔۔۔اس میں یہ لمس اس کے لیے بہت ضروری تھا۔۔۔

ہر بار ایسی ہی سچویشن کری ایٹ کر کے اس لڑکی کو اس کے سامنے غلط ظاہر کیا جاتا تھا۔۔۔اور وہ بے رحمی کی انتہا کرتا غصے میں مغلوب ہوئی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کے ساتھ سارے الزامات اس پر ڈال دیتا تھا۔۔۔مگر اب نہیں۔۔۔اب شاہ زین اعوان پوری طرح سے بدل چکا تھا۔۔۔سیماب

کے خود سے دور جانے کے احساس نے اس کے اندر کے شاہ زین کو جگا دیا تھا۔۔۔

شاہ زین جھک کر سیماب کے ماتھے پر محبت بھری مہر ثبت کرتا دھیرے سے اسے خود سے جدا کرتا آگے بڑھا تھا۔۔۔اور حارث پر اپنے مکوں اور لاتوں کی برسات کر دی تھی۔۔۔حارث نے بھی آگے سے وار کیا تھا۔۔

مگر شاہ زین جیسے بلیک بیلٹ کے آگے اس کی زیادہ نہیں چل پائی تھی۔۔۔

سیماب ایک جانب کھڑی خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔چاہے باقی معاملوں میں جتنا بھی بے رحم سہی۔۔ مگر اس پر کسی اور کی نظر برداشت کرنا اس شخص کے لیے ناممکن سی بات تھی۔۔۔

"میں نے بولا تھا میری بیوی سے دور رہنا مگر تمہیں عزت راس نہیں آئی۔۔۔"

شاہ زین اسے اب بری طرح پیٹ رہا تھا۔۔۔جب کچھ دیر بعد وہاں سول کپڑوں میں تین چار پولیس اہلکار داخل ہوئے تھے اور حارث کو کھینچتے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔۔۔

سیماب خاموشی سے کھڑی شاہ زین کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔جس کے ماتھے پر چوٹ آئی تھی۔۔۔

جبکہ شاہ زین نے اب غور سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"میں نے اسے نہیں بلایا یہاں۔۔۔۔"

وہ اپنی انگلیاں چٹخاتی شاہ زین کے سامنے اپنی صفائی دے گئی تھی۔۔۔ جس پر اس سچویشن میں بھی شاہ زین کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔۔۔

"مجھے میری بیوی پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔"

اس نے سیماب کے سہانے روپ کو گھورتے اسے یقین دلایا تھا۔۔ جس پر سیماب نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

کیا واقعی وہ حارث کو بلیک میل کر سکتا تھا۔۔۔؟؟

سیماب نے خود سے سوال کیا تھا۔۔ جس کے جواب میں اس کا دل زور و شور سے انکاری ہوا تھا۔۔۔

"آپ کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔؟؟"

سیماب اس کی بات کے جواب میں اپنے خفگی بھرے انداز میں واپس آچکی تھی۔۔یہ شخص ہر بار بہت ہی آرام سے اس پر الزام لگا دیتا تھا۔۔۔اور آج اتنے مزے سے کہہ رہا تھا کہ اسے بھروسہ ہے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ شاہ زین اس کے سوال کا جواب دیتا سیماب کا فون بجا تھا۔۔۔نائمہ کی کال دیکھ سیماب نے فوراً پک کی تھی۔۔

"شاہ زین کو فرجاد نے انوائیٹ کیا ہے۔۔۔وہ تمہیں لینے گھر آئیں گے۔۔ پلیز پچھلی باتوں کو بھلا کر اچھے سے بی ہیو کرنے کی کوشش کرنا۔۔۔اگر وہ اتنا بڑا شخص اپنی غلطی پر شرمندہ ہو کر تمہاری جانب پہل کر رہا ہے تو تم بھی اپنے دل کو تھوڑا وسیع کر لو۔۔۔میاں بیوی میں اتنا تو چلتا ہی رہتا ہے۔۔۔۔"

نائمہ ایک ہی سانس میں بولی تھی۔۔۔اسے ڈر تھا کہ کہیں سیماب غصے میں فون نہ بند کر دے۔۔۔

"آپی آپ نے یہ اچھا نہیں کیا۔۔۔"

سیماب کال کاٹتی غصے سے آگے بڑھی تھی۔۔۔

"آپ کو نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔جب ہمارے بیچ کچھ ہے ہی نہیں تو آپ میرے گھر والوں کو کوئی بھی جھوٹی امید کیوں دلانا چاہتے ہیں۔۔۔"

سیماب اس کے مقابل آتے شدید خفگی کے زیرِ اثر بولی تھی۔۔۔۔

"مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔بینڈ تج کر دو گی۔۔۔۔"

شاہ زین اس کی بات پر غور کیے بغیر اپنے ماتھے سے نکلتے خون کی جانب اشارہ کرتا انتہائی معصومیت سے بولا تھا۔۔ جیسے اسے بہت زیادہ درد ہو رہا ہو۔۔۔

سیماب اس شخص کی اداکاری اس لمحے سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔اور اس کے تکلیف میں ہونے کے خیال سے جلدی سے اندر ہی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

شاہ زین بھی اس کے پیچھے روم میں داخل ہوتا۔۔روم کا دروازہ اندر سے بند کر گیا تھا۔۔۔

سیماب اس کی اس حرکت پر پلٹی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں بینڈ تج تھی۔۔۔

"یہ لیں۔۔۔کر لیں بینڈ تج۔۔۔۔"

اسے بیڈ پر بیٹھتے دیکھ وہ اس کی جانب بینڈیج بڑھاتی جلدی سے روم سے نکلنے کو تھی۔۔۔اس شخص کے تیور اسے بہت خطرناک لگ رہے تھے۔۔۔

ہوا بھی وہی تھا۔۔۔

شاہ زین اسے بینڈیج سمیت اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔

سیماب اس کے نہایت قریب بیڈ پر آن گری تھی۔۔۔

"میری بینڈیج تم کرو گی۔۔۔انکار کا کوئی آپشن نہیں ہے۔۔۔"

اس کے گرد اپنی ہتھیلی ٹکاتا وہ اس پر جھکا دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"نہیں کروں گی۔۔۔"

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب اسی کی طرح ضدی لہجے میں بولتی پیچھے کو کھسکنے کے چکروں میں تھی۔۔۔جب شاہ زین نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

"مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔"

وہ جس انداز میں بولا تھا۔۔۔سیماب اس کی جانب دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ شخص پھر سے اس کی ویسی ہی توجہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ دونوں بیڈ پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔جب سیماب نے اس کے ماتھے کی جانب روئی لے جاتے اس کا زخم صاف کرنا چاہا تھا۔۔۔

ہاتھ اوپر کرنے پر اس کی کلائیوں میں موجود چوڑیاں کھنکھنا اٹھی تھیں۔۔۔ شاہ زین کو اس لڑکی کی قربت ہر شے سے بڑھ کر لگتی تھی۔۔۔ایک سکون سا تھا جو اسے اپنی لپیٹ میں لے جاتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی سیماب کے وجود سے اٹھتی بھینی بھینی خوشبو شاہ زین کے حواس معطل کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس وقت مہرون لباس میں ملبوس تھی۔۔۔وہ جب تک بینڈ تیج کرتی رہی تھی۔۔۔شاہ زین نہایت ہی شرافت کا مظاہرہ کرتا رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں بار بار بھٹک کر سیماب کے کھلے بالوں کی جانب جا رہی تھیں۔۔۔

وہ خود کو کتنی مشکل سے انہیں چھونے سے روکے ہوئے تھا۔۔یہ وہیں جانتا تھا۔۔۔

"آپ کی بینڈ تیج ہو چکی ہے۔۔۔"

وہ سیماب کی دونوں جانب کمر کے گرد اپنی ہتھیلیاں جمائے اسے بالکل اپنے قابو میں لیے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ سیماب نے دور ہونا چاہا تھا مگر شاہ زین اس کی نازک کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔

سیماب کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا چلا گیا تھا۔۔۔

سیماب اس حملے پر حواس باختہ سی اس کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی۔۔۔ اس شخص نے اسے سانس لینے کا موقع بھی نہیں دیا تھا۔۔۔ وہ چہرے سے ہوتا اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔ اور سیماب کی گردن میں اپنی ہتھیلی حمائل کرتا اس کی گلابی پنکھڑیوں کو اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔

"جتنے لمحے مجھ سے دور رہو گی اس کا ایسے ہی حساب دینا پڑے گا۔۔۔ابھی بھی موقع ہے اعوان مینشن لوٹ آؤ۔۔۔"

شاہ زین دھیرے دھیرے اس کے اندر اپنی سانسیں انڈیلتا۔۔اس کے ہر ہر نقش پر اپنے نام کی مہر نقش کر رہا تھا۔۔۔

جبکہ سیماب اس شخص کی ان شدتوں کے آگے بالکل آدھ موئی ہو جاتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی اس سے ٹھیک سے سانس بھی نہیں لیا جا رہا تھا۔۔۔

"آپ پھر مجھ پر الزام لگا کر۔۔۔بے عزت کر کے اپنے گھر سے نکال دیں گے۔۔۔۔"

سیماب کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بکھرا تھا۔۔۔

"وہ گھر تمہارا ہے۔۔۔اعوان مینشن میں تمہارے نام کر چکا ہوں۔۔۔اب تمہارا جب دل چاہے مجھے اس گھر سے نکال سکتی ہو۔۔اگر مجھ پر غصہ آئے۔۔میری کوئی بات بری لگے۔۔۔تم اپنا غصہ دکھا سکتی ہو۔۔۔شاہ زین اعوان اس پوری دنیا میں صرف تمہارا غصہ ہی برداشت کرنے کو تیار ہے۔۔۔۔"

شاہ زین کی بات پر سیماب نے بے یقینی سے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا یہ واقعی پہلے والا شاہ زین ہی تھا۔۔۔

یہ شخص اتنا کیسے بدل گیا تھا۔۔۔

کیا واقعی اس کی جدائی نے اس شخص پر اتنا گہرا اثر ڈالا تھا۔۔۔

"مجھے وہاں نہیں جانا۔۔۔ جہاں کے لوگ مجھے پسند نہیں کرتے۔۔۔ وہاں وہ ثاقب۔۔۔۔"

سیماب کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔

"ایک بار وہاں آؤ تو سہی تمہیں تمہارے ہر سوال کا جواب مل جائے گا۔۔۔ "

شاہ زین اس کے بالوں میں چہرا چھپاتا سرگوشیانہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔ یہ لڑکی پورا سچ جانے بغیر اس کے معاملے میں اتنی نرم دل تھی۔۔ وہ بھلا کیسے نہ اس کا دیوانہ ہوتا۔۔۔

"آپ نے عینا سے منگنی کرلی ہے۔۔۔ مجھے آپ کی پہلی بیوی کے بارے میں کچھ پتا نہیں ہے۔۔ اگر وہ بھی واپس لوٹ آئی تو۔۔۔ اور آپ پھر مجھ

سے کسی بات پر غصہ ہو کر مجھے چھوڑ دیا پھر۔۔میں زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔"

سیماب اس کی جانب دیکھتے بھیگے لہجے میں بولی تھی۔۔

جس کے جواب میں اس کے گرد اپنا مضبوط حصار قائم کرتا۔۔شاہ زین اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

"میرے دل تک رسائی پانے والی تم پہلی اور آخری لڑکی ہو۔۔۔یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔"

شاہ زین کی بات پر سیماب کے پورے وجود میں سکون کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔مگر اس کی پہلی بیوی کے حوالے سے اس کے دل میں اٹھتے سوال ابھی بھی ویسے ہی سر اٹھائے کھڑے تھے۔۔۔

شاہ زین اسے لیے فنکشن کے لیے نکل آیا تھا۔۔۔

وہ لوگ پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکے تھے۔۔

نائمہ کو بس یہی ڈر لگا ہوا تھا کہ سیماب کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے۔۔۔

مگر جیسے ہی ان دونوں نے وہاں ایک ساتھ قدم رکھا۔۔۔وہاں موجود تمام لوگوں کی نگاہیں انٹرنس پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔ سیماب ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے اپنے بے حد ڈیشنگ اور ہینڈ سم ہزبینڈ کے ساتھ چل کر آتی دیکھنے والوں کی نگاہوں میں ستائش اور حسد بھر گئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔اللہ بد نظر سے بچائے۔۔۔"

نائمہ کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔۔

شاہ زین کو یہاں سب لوگ جانتے تھے۔۔بہت سے لوگ اصل حقیقت سے کہیں نہ کہیں واقف تھے کہ شاہ زین نے اپنی بیٹی کے لیے سیماب سے شادی کی تھی۔۔۔

مگر اس وقت جو منظر ان سب کو نظر آرہا تھا۔۔۔وہ کسی سے بھی ہضم کرپانا آسان نہیں تھا۔۔۔۔

"اتنے بڑے شخص کو شادی کرنے کے لیے یہ طلاق یافتہ لڑکی ہی ملی تھی۔۔۔مجھے تو لگا تھا اس نے اپنی بیٹی کے لیے شادی کی ہے۔۔۔مگر دیکھ کر تو کچھ ایسا نہیں لگ رہا۔۔۔"

حارث کی بہنیں یہ منظر کسی صورت برداشت نہیں کرپارہی تھیں۔۔۔ان تک تو یہی خبر پہنچی تھی کہ سیماب کو پھر سے طلاق ہونے والی ہے۔۔۔

"کیا پتا دکھاوے کے لیے کر رہے ہو۔۔۔ابھی تھوڑی دیر میں پتا چل جائے گا۔۔۔"

ہر طرف باتیں چل رہی تھیں۔۔۔کوئی سیماب کو خوش دیکھ کر خوش تھا۔۔۔اور کسی سے اپنا حسد ہی نہیں چھپایا جا رہا تھا۔۔۔

وہاں سب نے شاہ زین کو ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔۔۔

سیماب نائمہ کو خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے دور کھسک گئی تھی۔۔۔۔

"سیماب مجھے سچ میں نہیں پتا تھا کہ فرجاد شاہ زین کو انوائیٹ کر رہے ہیں۔۔۔"

نائمہ فرجاد اور باقی سب کو شاہ زین کے ساتھ کھڑا دیکھ سیماب کے پاس آئی تھی۔۔۔

"آپی شاہ زین اس دنیا میں فٹ نہیں بیٹھتے۔۔۔ آپ جانتی ہیں حارث کی بہنیں اور اس کی باقی ساری رشتہ دار خواتین آئی ہوئی ہیں یہاں۔۔۔ شاہ زین کے سامنے اگر کسی نے الٹی سیدھی بات کردی تو۔۔۔ آپ کو ان کے غصے کا آئیڈیا نہیں ہے ابھی تک۔۔۔"

سیماب کی بات سن کر نائمہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوئی تھی۔۔۔

"اچھا تو تم اس وجہ سے غصہ ہو۔۔۔۔"

نائمہ اب کی بار کھل کر مسکرائی تھی۔۔۔۔

"آپی۔۔۔۔"

سیماب نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"تمہارا شوہر بہت زیادہ ہینڈسم ہے۔۔ خاندان کی ہر لڑکی کی نظر ہے اس پر۔۔۔ زرا خیال کرو۔۔۔"

نائمہ کی بات پر سیماب نے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ جہاں واقعی سب لوگ شاہ زین کو ہی گھور رہی تھیں۔۔۔

سیماب نے شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اپنے قریب آتی تمام خواتین کو کافی مسکرا کر جواب دے رہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کا پورا دھیان سیماب کی جانب بھی تھا۔۔۔

سیماب اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اتنی مسکراہٹ دینا ضروری نہیں ہے۔۔۔یہ آپ کی فیملی نہیں میری فیملی ہے۔۔۔۔"

سیماب نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔۔۔

"تمہارا میرا کچھ الگ ہے کیا۔۔۔"

شاہ زین نے دھیرے سے اس کی ہتھیلی کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

سیماب سب کے سامنے اس کی اس حرکت پر شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔

"شاہ زین اعوان کبھی کوئی کام بغیر کسی مقصد کے نہیں کرتا۔۔۔آپ یہاں کس مقصد کے لیے آئے ہیں۔۔۔؟"

سیماب کو اس شخص کے انداز خطرناک لگے تھے۔۔۔۔

"تم مجھے اتنے اچھے سے سمجھتی ہو۔۔۔مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔"

شاہ زین معنی خیزی سے بولتا قریب آتی حارث کی بہن کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔سیماب اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔یہ شخص جو اپنے ناک پر مکھی تک نہیں بیٹھنے دیتا تھا۔۔۔وہ آج کیسے کیسے لوگوں سے بات کر رہا تھا۔۔۔

سیماب کو یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔

"آپ اپنی بیٹی کو نہیں لائے۔۔۔آپ کی فرسٹ وائف کے بارے میں کبھی کچھ نہیں سنا۔۔۔وہ کہاں ہوتی ہیں۔۔۔۔"

حارث کی بہن وہ بات کر گئی تھی جو اس سمیت وہاں موجود باقی لوگوں کو کھٹک رہی تھی۔۔۔

اس کی بات پر سیماب نے گھبرا کر شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔ آج تک جب بھی اس نے نیہا کی ماں کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔ جواباً اسے شاہ زین کا بہت ہی خطرناک ری ایکشن دیکھنے کو ملا تھا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ ابھی بھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔

مگر حارث کی بہن کے سوال پر شاہ زین کے ہونٹوں پر آتی مسکراہٹ دیکھ سیماب غش کھانے کے برابر ہوئی تھی۔۔۔

"میری فرسٹ وائف آپ کے سامنے کھڑی ہیں۔۔۔ آپ کس کی بات کر رہی ہیں محترمہ۔۔۔۔"

شاہ زین بہت ہی مہذب لہجے میں بولتا سیماب سمیت وہاں موجود تمام لوگوں کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔

نائمہ نے نا سمجھی سے سیماب کی جانب دیکھا تھا۔۔جو خود بت بنی شاہ زین کو گھور رہی تھی۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔۔؟؟"

حارث کی بہن بمشکل بول پائی تھی۔۔

"میں نہیں جانتا آپ کس کی بات کر رہی ہیں۔۔ مگر سیماب ہی میری فرسٹ وائف ہیں۔۔۔ نیہا میرے لیے میری سگی اولاد کی طرح ضرور ہے۔۔ مگر میری سگی اولاد نہیں ہے۔۔۔وہ میرے بڑے بھائی جہانزیب اعوان کی بیٹی ہے۔۔۔جن کی کچھ سالوں پہلے ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔۔"

شاہ زین بول رہا تھا۔۔۔جبکہ باقی سب حیرت و بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

توکیا اس شخص کی لائف میں آنے والی وہ پہلی لڑکی تھی۔۔۔؟؟

سیماب کے دل میں بہاریں اتر آئی تھیں۔۔۔

اس شخص پر سب سے زیادہ اسی کا حق تھا۔۔۔

وہ سب لوگ جو سیماب کے حوالے سے نجانے کیا کیا باتیں کر رہے تھے۔۔

ان سب کی بولتی بند ہو چکی تھی۔۔۔

جبکہ سیماب تو کچھ بول ہی نہیں پارہی تھی۔۔۔اس کے لیے یہ انکشاف بہت بڑا تھا۔۔۔

"پھر کیا سوچا تم نے میری آفر کے بارے میں۔۔۔۔"

شاہ زین جانے سے پہلے سیماب کے قریب آتے بولا تھا۔۔۔

سیماب نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اگر میں یہ آفر قبول نہ کروں تو۔۔۔۔"

سیماب اس کو گہری نگاہوں سے گھبراتے بولی تھی۔۔۔

"تو میں اپنا رائٹ استعمال کرتے تمہیں زبردستی یہاں سے لے جاؤں گا۔۔۔ پھر دو مہینے والی مہلت بھی بھول جانا۔۔۔۔"

شاہ زین نے بہت ہی سکون سے اسے دھمکی دی تھی۔۔۔

سیماب اس شخص کو گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

جو اپنی ضد پر قائم تھا۔۔۔ اور اسے ہر حال میں لے کر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

سیماب کو ناچاہتے ہوئے بھی اس کی شرط ماننی پڑی تھی۔۔۔اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔

اس کا دل اس شخص کے لیے اب بھی ویسا ہی دیوانہ تھا۔۔۔ مگر اب کی بار وہ خود کو دوبارہ سے ارزاں نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔اسے یہی لگ رہا تھا کہ شاید شاہ زین اسے اپنے مخالفین کے پاس جاب کرتے دیکھ ضد اور انا میں آچکا تھا۔۔۔

اسے ساتھ لے جانے کی وجہ بھی یہی ہی تھی۔۔۔شاہ زین اعوان کے نزدیک وہ اتنی اہم تھی اسے اس بات کا یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

مگر وہ ابھی یہی نہیں جانتی تھی کہ جیسے محبت نے اسے بے بس کیا تھا۔۔ ویسے ہی حادثہ شاہ زین اعوان کے ساتھ پیش آچکا تھا۔۔۔وہ جو لوگوں پر

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اعتبار کرنا چھوڑ چکا تھا۔۔۔سیماب داؤد کی وجہ سے وہ پھر سے نارمل زندگی کی جانب لوٹ رہا تھا۔۔۔وہ اب اپنے گرد بنائے خول سے نکل کر سیماب کے ساتھ زندگی کی خوبصورتی انجوائے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ کسی کے آگے نہ جھکنے والا۔۔۔بار بار سیماب داؤد کے آگے جھک رہا تھا۔۔۔مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اب تک اس نے سیماب کے ساتھ جو رویہ رکھا تھا۔۔اس کے بعد سیماب کا اتنی جلدی اس کی بات پر یقین کر کے واپس اس کی جانب لوٹنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

جہانزیب اعوان اور شاہ زین اعوان دو بھائی تھے۔۔۔ان کی مدر کی ان کے بچپن میں ہی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔وہ بہت چھوٹے تھے جب ان کے فادر عاصم اعوان نے شرمین بیگم سے دوسری شادی کی تھی۔۔۔

شرمین بیگم اچھی خاتون تھیں۔۔۔اگر ان کی ان دونوں بھائیوں سے زیادہ بنی نہیں تھی تو زیادہ برے تعلقات بھی نہیں تھے۔۔۔وہ ایک ساتھ ہی رہتے تھے۔۔۔

عاصم اعوان کی شرمین بیگم سے دو بیٹیاں تھیں۔۔۔مہرین اور حدیقہ۔۔۔وہ دونوں ابھی سکول لیول میں ہی تھیں جب عاصم صاحب دل کا دورہ پڑنے پر خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔۔۔جہانزیب کا ان دنوں تعلیم مکمل ہونے میں بہت کم وقت رہتا تھا۔۔۔اس نے اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے بابا کی

چھوڑی جائیداد سے اپنا اور شاہ زین کا حصہ نکالتے اپنا بزنس شروع کیا تھا۔۔۔

وہ بہت ہی قابل اور ذہین انسان تھا۔۔۔اس کے بہت بڑے خواب تھے۔۔۔اس نے اپنی دنوں بہنوں کا حصہ ان کے نام کر دیا تھا۔۔بابا کے بعد ان دونوں بھائیوں نے شرمین بیگم اور ان کی بیٹیوں کا بہت خیال رکھا تھا۔۔۔انہیں کبھی کسی شے کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ انہیں اپنے سگے بھائیوں کی طرح اہمیت دیتی تھیں۔۔۔

خلیل پاشا جہانزیب اعوان کا کلاس فیلو تھا۔۔۔۔ان دونوں کے درمیان ہمیشہ ایک ٹکر رہی تھی۔۔۔ایک عجیب سی ضد تھی۔۔۔جو ان دونوں کے بیچ ہر شے کو جنگ کا میدان بنا دیتی تھی۔۔۔خلیل پاشا نے ہمیشہ جہانزیب کو

ہرانے کے لیے ناجائز طریقہ ہی اپنایا تھا۔۔وہ ہمیشہ اس کے پیٹھ پیچھے وار کرتا تھا۔۔۔

مگر اس کے باوجود جہانزیب نے اسے کبھی جیتنے نہیں دیا تھا۔۔جہانزیب کو اپنی کلاس فیلو ثمرین بہت پسند تھی۔۔وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو بے پناہ چاہتے تھے۔۔۔اور تعلیمی دور ختم ہونے کے بعد شادی کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔

خلیل پاشا جہانزیب اعوان کو ہر طرح سے تباہ کرنا چاہتا تھا۔۔ایک بار کالج میں لڑائی کے دوران جہانزیب نے غصے میں آکر خلیل پاشا کو بہت زیادہ پیٹا تھا۔۔۔

جس کے بعد تو خلیل پاشا جہانزیب کا جانی دشمن بن گیا تھا۔۔۔ تعلیمی دور ختم ہو چکا تھا۔۔۔ مگر ان دونوں کے بیچ کی دشمنی پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔

اگر جہانزیب نے اپنا بزنس شروع کیا تھا۔۔۔ تو خلیل پاشا وہاں بھی اسے ہرانے کے لیے اپنے فادر کا بزنس سنبھال چکا تھا۔۔ جو پہلے سے پوری طرح اسٹبلش تھا۔۔ مگر یہاں بھی جہانزیب کی ذہانت اور محنت کے آگے خلیل پاشا زیادہ دیر ٹک نہیں پایا تھا۔۔۔ جہاں جہانزیب کے نئے شروع کیے بزنس کو دن بدن ترقی مل رہی تھی۔۔

وہیں خلیل پاشا کا بزنس آئے روز خسارے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

اس سب کے بیچ جہانزیب ثمرین سے شادی کر چکا تھا۔۔۔ان دونوں کو اللہ نے ایک بہت پیاری بیٹی نیہا سے نوازا تھا۔۔۔وہ اپنی لائف میں بہت خوش و خرم تھا۔۔۔

خلیل پاشا اس کی کمپنی کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا پایا تھا۔۔مگر اس کی ذاتی زندگی میں گھس کر اسے ذہنی طور پر کمزور کرنا چاہا تھا۔۔۔

اس نے جہانزیب سے چھپ کر ثمرین سے اپنے روابط بڑھانے شروع کر دیئے تھے۔۔۔وہ ایک دم سے ساری دشمنی چھوڑ کر جہانزیب کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔

جہانزیب جیسا صاف دل انسان اس کے اندر کا کھوٹ نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔اور اس کی جانب سے بڑھائے گئے دوستی کے ہاتھ کو تھام گیا تھا۔۔۔۔

شاہ زین بھی ان دنوں تعلیم ختم کر کے جہانزیب کے ساتھ بزنس سٹارٹ کر چکا تھا۔۔اسے جہانزیب اور ثمرین کی محبت کافی متاثر کرتی تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہی محبت اس کا ہر رشتے سے ہی اعتبار اٹھا دے گی۔۔۔

ثمرین کی بدقسمتی تھی کہ وہ آہستہ آہستہ خلیل پاشا کی باتوں میں آنے لگی تھی۔۔۔ خلیل پاشا اس کے سامنے محبت کے دعوے کرتا اسے جہانزیب سے کہیں زیادہ بہتر زندگی کے وعدے کر گیا تھا۔۔۔

ان دنوں ثمرین اور جہانزیب کے درمیان اچانک سے ان بن شروع ہو چکی تھی۔۔۔ جہانزیب زیادہ تر اپنے آفس کے کاموں میں بزی رہتا تھا۔۔۔ ثمرین کو ہمیشہ سے اس سے یہی شکایت رہی تھی کہ وہ اسے ٹائم

نہیں دیتا۔۔۔ جس کو ختم کرنے کے لیے جہانزیب اکثر اس کی خاطر اپنی میٹنگز بھی چھوڑ دیتا تھا۔۔۔

لیکن اس وقت ثمرین کے دل میں بال آ چکا تھا۔۔۔ وہ اس چھوٹی سے لڑائی کو بہت بڑا بنا گئی تھی۔۔۔

اس نے جہانزیب کو چھوڑ کر خلیل پاشا کے پاس جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

جہانزیب اور شاہ زین اس بات سے لاعلم تھے۔۔۔

ایک دن وہ کوئی میٹنگ اٹینڈ کر رہے تھے۔۔ جب خلیل پاشا کے کھیلے جانے والے کھیل کے مطابق ان دونوں کو کسی کے ذریعے ثمرین کے خلیل پاشا کے بنگلے پر ہونے کی اطلاع ملی تھی۔۔

وہ دونوں بے یقینی کے عالم میں اسی لمحے آفس سے نکلے تھے۔۔۔

اگر شاہ زین کو پتا ہوتا کہ ان کا وہاں جانا اس کے بھائی کو اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھین لے گا تو وہ کبھی اسے وہاں نہ جانے دیتا۔۔

وہ دونوں عجلت میں خلیل پاشا کے بنگلے پر پہنچتے تھے۔۔ جہاں پہنچ کر جو منظر انہیں دیکھنے کو ملا تھا۔۔ وہ ان دونوں بھائیوں کی غیرت پر بہت بھاری ثابت ہوا تھا۔۔۔

ثمرین کافی نازیبا حالت میں خلیل پاشا کے ساتھ وہاں پائی گئی تھی۔۔۔

جہانزیب کو تو یقین ہی نہیں آیا تھا کہ یہ لڑکی وہی تھی۔۔ جسے اس نے اتنی محبت اور اہمیت دی تھی۔۔۔ جہانزیب یہ صدمہ برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔ اسے شدید ہارٹ اٹیک آیا تھا جس کے بعد وہ سروائیو نہیں کر پایا تھا۔۔۔

شاہ زین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان دونوں کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دے۔۔۔وہ ایسا کر بھی گزرتا اگر جاتے جاتے جہانزیب اسے نیہا کی قسم نہ دے کر جاتا۔۔

جہانزیب نہیں چاہتا تھا کہ اس کا بھائی خلیل پاشا جیسے گھٹیا شخص سے الجھے۔۔۔جہانزیب نے شاہ زین سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اس وجہ سے خلیل پاشا اور ثمرین کو کچھ نہیں کہے گا۔۔۔اور نیہا کو کبھی اس کی ماں سے نہیں ملنے دے گا۔۔۔وہ اپنی بیٹی پر ایسی عورت کا سایہ نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ شاہ زین کے غصے سب واقف تھا۔۔ اسے پتا تھا کہ شاہ زین ان دونوں کو اپنے ہاتھوں سے ختم کرے گا۔۔۔ اس لیے وہ پہلے ہی اسے ایسا نہ کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

اس کی زندگی تو ختم ہو چکی تھی۔۔ مگر وہ اپنے بھائی کی زندگی برباد نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔ اور نہ ہی نیہا کو کسی اور کے رحم و کرم پر چھوڑنا چاہتا تھا۔۔۔

شاہ زین اعوان نے اپنے بھائی اور بھابھی کی محبت دیکھی تھی۔۔۔ اور ایک عورت کا دھوکا بھی۔۔۔

جس کے بعد اس کا صرف محبت سے ہی نہیں بلکہ ہر انسان سے بھی بھروسہ اٹھ گیا تھا۔۔۔ غصہ تو اسے پہلے بھی آتا تھا۔۔ مگر اس حادثے کے بعد تو وہ کسی کی زرا سی بات بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔

نہ ہی اس نے کسی کو بھی اپنے قریب آنے کا موقع دیا تھا۔۔

وہ شرمین بیگم اور ان کی بیٹیوں کا پورا خیال رکھتا تھا۔۔ ان کو ان کا حصہ دینے کے باجود انہیں اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا۔۔ ان کی ہر ضروریات کو پورا کرتا تھا۔۔۔

مگر اعتبار کے معاملے میں وہ انہیں بھی پیچھے رکھے ہوئے تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

عینا اس کی بچپن کی دوست تھی۔۔۔جو اسے چاہتی تھی۔۔شاہ زین کو وہ اپنے جیسی ہی لگتی تھی۔۔پریکٹیکل سی۔۔جو زیادہ جذبات کے بہاؤ میں نہیں آتی تھی۔۔۔۔

شاہ زین کو نیہا کی خاطر کسی نہ کسی سے شادی تو کرنی ہی تھی۔۔جس کے لیے اسے عینا بہتر لگی تھی۔۔۔وہ عینا کو پہلے ہی باور کروا چکا تھا کہ وہ اپنے کسی بھی معاملے کوئی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔۔۔اسے اگر اس سے شادی کرنی ہے تو وہ اس کے بنائے گئے اصولوں کے مطابق چلے گی۔۔۔

جس پر عینا پوری طرح ایگری تھی۔۔۔۔اسے ایشیا کے ٹاپ بزنس ٹائیکون کی بیوی بننا تھا۔۔۔آگے کے حالات وہ بعد میں دیکھنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

ان دونوں کی شادی ہو بھی جاتی تھی اگر بیچ میں نیہا کا کڈنیپ اور پھر اس کی مس سیماب نامہ نہ شروع ہو جاتا۔۔۔

نیہا کے کڈنیپ کے پیچھے خلیل پاشا تھا۔۔ یہ بات شاہ زین کو بعد میں پتا چل گئی تھی۔۔۔ مگر اس نے سیماب کو مہرے کے طور پر استعمال کیا تھا۔۔۔ یا واقعی سیماب اس کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔۔۔

یہ بات شاہ زین کو پتا نہیں چل پائی تھی۔۔

کیونکہ جس طرح سے نیہا کو آزاد کرنے کے بدلے سیماب کی جیل سے رہائی کی شرط رکھی گئی تھی۔۔ یہ بات شاہ زین کو سیماب کے خلاف کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

مگر جو شخص اپنے دوستوں کو بھی خود سے کوسوں دور رکھتا تھا۔۔اس نے سیماب کو نہ صرف اپنے گھر میں جگہ دی تھی بلکہ اس سے نکاح بھی کر لیا تھا۔۔

یہ بات شاہ زین کے اپنے لیے زیادہ حیران کن تھی۔۔۔

وہ خود حیران تھا کہ آخر وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔وہ اس لڑکی کو کوئی سزا کیوں نہیں دے پا رہا تھا۔۔جس کے خلاف ہر بار واضح ثبوت اس کے سامنے لائے گئے تھے۔۔۔

وہ اکثر اپنے آپ سے اس بات کی جنگ لڑتا رہتا تھا۔۔۔جس کے نتیجے میں ہمیشہ اس کی ساری فرسٹریشن سیماب پر ہی نکلتی تھی۔۔۔

سیماب نے شروع دن سے ہی اسے ڈسٹرب کرر کھا تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ ہر بار اس کے غصے کا شکار بنتی تھی۔۔۔وہ ہر بار اس کے سامنے اس سے زیادہ خود کو باور کرواتا تھا کہ یہ لڑکی اس کے لیے بالکل بھی اہم نہیں ہے۔۔۔وہ صرف یہاں نیہا کی وجہ سے ہے۔۔۔ مگر یہ بات صرف اس کا دل جانتا تھا کہ وہ کس بری طرح سیماب داؤد کا عادی ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

پورے دن میں جب تک اسے نہ دیکھ لیتا تھا اس کا دن گزر پانا مشکل ہوتا تھا۔۔۔اسی وجہ سے وہ سیماب کو اس کے گھر جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔جس کی وجہ سیماب ہمیشہ اس کا شک سمجھتی رہی تھی۔۔

کیونکہ اس نے سیماب کے سامنے ہمیشہ ظاہر ہی یہ سب کیا تھا۔۔۔

لیکن اس لڑکی کی دن بدن اس کے دل میں اہمیت کا قدر بڑھتی جارہی تھی۔۔۔اس بات سے کوئی واقف نہیں تھا۔۔۔وہ اکثر جان بوجھ کر اسے اپنے پاس روکنے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔۔

اس جیسے گھمنڈی شخص کے لیے زبان سے اپنی فیلنگز کا اظہار کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اس کے سامنے کچھ نہیں کہہ پاتا تھا۔۔۔اسے ہمیشہ یہی خوف کھائے رہتا تھا کہ سیماب بھی اس کی محبت کے بارے میں جان کر اس کے ساتھ وہی سب نہ کرے جو ثمرین نے جہانزیب کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

شاہ زین نے اپنے بھائی سے کیے وعدے کو نبھاتے خلیل پاشا کو جانی طور پر کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔۔ مگر اس کے علاوہ اس نے خلیل پاشا کا جینا حرام کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔

خلیل پاشا اس سے بری طرح زچ ہو چکا تھا۔۔۔ کیونکہ شاہ زین اس کی کمپنی کا دیوالیہ نکال چکا تھا۔۔ وہ ہر کانٹریکٹ خلیل کے منہ کے آگے سے چھین لاتا تھا۔۔

خلیل پاشا نے اس دن بھی صرف اسے ہرانے کے لیے نیہا کا کڈنیپ کروایا تھا۔۔۔ تاکہ شاہ زین وہ سال کا سب سے بڑا کانٹریکٹ حاصل نہ کر سکے۔۔ مگر خلیل پاشا اس میں بھی کامیاب نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

مگر اس سازش میں سیماب نام کا جو مہرا خلیل پاشا کے ہاتھ لگا تھا وہ اس کے لیے کم کامیابی نہیں تھی۔۔وہ ایک بھائی کو لڑکی کے ذریعے تباہ کر چکا تھا۔۔۔

اب دوسرے کے ساتھ بھی یہی کھیل کھیلنا چاہتا تھا۔۔۔اس نے جان بوجھ کر شاہ زین کو سیماب کو جیل سے رہائی دلوانے کی شرط رکھی تھی۔۔۔ تاکہ شاہ زین کا سارا شک سیماب پر جائے۔۔

وہ جانتا تھا کہ سیماب نیہا کے لیے ضروری تھی۔۔وہ سیماب کو کچھ نہیں کہہ سکے گا۔۔۔

اور نہ ہی سیماب جیسی معصوم اور سادہ لڑکی کے خلاف اسے کچھ ایسا مل پایا تھا۔۔۔

خلیل پاشانے جو کھیل کھیلا تھا۔۔۔وہ اس میں کامیاب رہا تھا۔۔شاہ زین اعوان خود کو سیماب داؤد کی محبت میں گرفتار ہونے سے نہیں روک پایا تھا۔۔۔

یہی دیکھ خلیل پاشانے اپنا اگلا داؤ کھیلتے ان تصویروں کو غلط رخ دیتے شاہ زین کی جانب بھیج دی تھیں۔۔۔

شاہ زین اعوان جس کے دماغ سے ثمرین کے دھوکے کے نقش نہیں مٹ پائے تھے۔۔اس کے لیے اچانک یہ سب ہضم کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔

اچانک سے اسے سیماب میں ثمرین کی صورت نظر آنے لگی تھی۔۔جیسے وہ بھی اسے ویسا ہی دھوکا دینے والی ہے۔۔

جبکہ وہ یہ سوچ ہی نہیں پایا تھا کہ اس نے تو کبھی سیماب کو اپنی محبت کا اعتبار ہی نہیں بخشا تھا۔۔۔ پھر بھلا وہ کیسے اسے دھوکے باز کہہ سکتا تھا۔۔

مگر اس نے تو اپنے غصے کی انتہا پر پہنچتے سیماب کو گھر سے ہی نکال دیا تھا۔۔

جبکہ سیماب ابھی تک یہی سمجھ رہی تھی کہ شاہ زین نے اس پر ثاقب کے حوالے سے اعتبار نہ کرتے اسے گھر سے نکالا تھا۔۔۔

دو ہفتے بہت تھے اس کے لیے اپنا احتساب کرنے کے لیے۔۔۔ وہ اپنی غلطی مان بھی چکا تھا۔۔۔ اگر سیماب خلیل پاشا سے ملی تھی تو اس میں بھی غلط نہیں تھا کہ وہ اس شخص کی اصلیت سے واقف نہیں تھی۔۔۔ ہر معاملے میں وہی غلط ٹھہر رہا تھا۔۔۔

مگر اس کی بچی کچی انا تھی جو اسے سیماب داؤد کے سامنے جھکنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔اس نے اپنی زندگی کے پچھلے چار سال بالکل پتھر بن کر گزارے تھے۔۔۔سیماب داؤد نے اسے کافی حد تک بدل دیا تھا۔۔۔مگر ابھی بھی کچھ آثار باقی تھے۔۔۔

جسے اب سیماب داؤد ہی ختم کروا سکتی تھی۔۔

خلیل پاشا اب موقع دیکھ کر اپنی نئی چال چلنے والا تھا۔۔۔جس میں اس بار کون برباد ہونے والا تھا اس کا علم کسی کو نہیں تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب شاہ زین کے ساتھ اعوان مینشن لوٹ آئی تھی۔۔۔ صرف دو مہینے کی شرط پر۔۔ جبکہ شاہ زین اعوان اس لڑکی کی معصومیت پر بس مسکرا دیا تھا۔۔۔

وہ پہلا شاہ زین تھا جس نے اتنی آسانی سے ایسا ہونے دیا تھا۔۔۔ اب سیماب داؤد کو اس کی قید سے چھٹکارا ملنا مشکل تھا۔۔ سیماب کو یہی لگا تھا کہ مہرین اور ثاقب اب بھی یہی رہتے ہونگے۔۔۔

مگر اسے شرمین بیگم سے جو سننے کو ملا تھا۔۔ وہ اسے مزید حیران کر گیا تھا۔۔۔ اگر شاہ زین نے ثاقب کو اس بری طرح سے پیٹ کر اسے جینے کے قابل نہیں چھوڑا تھا تو اس کا مطلب وہ اس کی بے گناہی کا یقین بھی رکھتا تھا۔۔

تو اس سر پھرے شخص نے اسے گھر سے کیوں نکالا تھا۔۔

سیماب بری طرح سے الجھ چکی تھی۔۔۔

اس بات کا جواب اسے شاہ زین سے ہی مل سکتا تھا۔۔۔ مگر وہ اس سے یہ سب پوچھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ اس سے اب بھی شدید خفا تھی۔۔۔ اور آئے روز اس کی ناراضگی میں اضافہ بھی ہوتا جا رہا تھا۔۔ کیونکہ وہ شخص اس پر اب بھی دھونس ہی جماتا تھا۔۔ اپنی غلطی ماننے یا اسے منانے کی کوشش ایک بار بھی نہیں کی تھی۔۔۔

وہ اس کی منتظر تھی۔۔ مگر اس شخص کی مصروفیات ہی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب اس کی ضد سے روز آفس جاتی تھی۔۔۔اسے لگا تھا کہ شاہ زین اسے منع کرے گا۔۔۔مگر ایسا بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔شاہ زین کی جانب سے بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔جو بات سیماب کی بے چینی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔۔

عینا سے اس نے منگنی ابھی بھی ختم نہیں کی تھی۔۔۔

اس شخص کے دماغ میں کیا چل رہا تھا سیماب سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

ایک پل کے لیے اسے لگتا تھا کہ وہ شاہ زین کے لیے بہت زیادہ اہم ہے۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ اس کے لیے بالکل ہی اجنبی بن جایا کرتا تھا۔۔۔

سیماب اپنے آفس میں بیٹھی تھی۔۔جب باہر آفس کے لوگوں میں ایک ہلچل سی مچتی محسوس ہوئی تھی اسے۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ جہاں سب لوگ ایل ای ڈی کے سامنے کھڑے وہاں سے اناؤنس ہونے والے بیسٹ کمپنی آف دا ائیر کے ایوارڈ کے منتظر تھے۔۔

جس کمپنی کو بھی یہ ایوارڈ ملتا وہ اگلے پانچ سال کے لیے ٹاپ ون رینکنگ میں آنے والی تھی۔۔۔ جس کے بعد اس کمپنی نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کرنی تھی۔۔۔

ہر کمپنی بس اسی امید پر بیٹھی تھی۔۔۔

وہاں آفس کا پورا اسٹاف جمع تھا۔۔ خلیل پاشا بھی اپنے آفس کی گلاس وال سے سکرین پر نظریں گاڑھے ہوئے تھا۔۔ ساتھ ساتھ اس کی نگاہوں کا مرکز سیماب داؤد بھی تھی۔۔

جب اسی لمحے سکرین پر اس کمپنی کا نام جگمگانے لگا تھا۔۔۔جو دیکھ وہاں سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔

کیونکہ جس کمپنی کو یہ ایوارڈ ملا تھا۔۔۔وہ ان کے باس کے سب سے بڑے مخالف شاہ زین اعوان کی کمپنی تھی۔۔۔وہ سب لوگ ایز آ بزنس مین شاہ زین اعوان کو بہت زیادہ آئیڈلائز کرتے تھے۔۔ مگر اس وقت خود پر جمی اپنی باس کی نظروں کی وجہ سے ان میں سے کوئی بھی زرا ساری ایکشن نہیں دے پایا تھا۔۔۔

لیکن وہی سیماب داؤد کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس شخص کی کامیابی پر دل سے خوش تھی۔۔۔

مگر اس کی یہ مسکراہٹ خلیل پاشا کو آگ لگا گئی تھی۔۔۔اس نے فوراً سے اپنے پردے گرا دیئے تھے۔۔۔

سیماب اپنے آفس میں آتی شاہ زین کے آفس کا نمبر ڈائل کر گئی تھی۔۔

اس کی پی اے نے کال پک کی تھی۔۔

"میم سر تو اس وقت عینا میڈم سے میٹنگ میں بزی ہیں۔۔انہوں نے سختی سے منع کیا ہے کہ انہیں کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔"

دوسری جانب سے جو بات اسے بتائی گئی تھی۔۔۔وہ سن کر سیماب اندر تک جل اٹھی تھی۔۔۔۔

اس کے دوبار کہنے پر بھی پی اے نے اس کی شاہ زین سے بات نہیں کروائی تھی۔۔۔جس پر تپ کر کچھ دیر بعد اس نے شاہ زین کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

Don’t Copy Paste and Share Without My Permission

جو پہلی بیل پر ہی اٹھالی گئی تھی۔۔۔ جیسے وہ اس کا ہی منتظر تھا۔۔۔

"میں آج آفس سے ہی گھر جاؤں گی اپنے۔۔۔ آپ کو یہی بتانے کے لیے کال کی تھی۔۔۔"

سیماب کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کیا کہے۔۔۔ اس لیے بات بنانے کو یہ بول گئی تھی۔۔۔

"پہلے بھی آپ اپنے گھر ہی جاتی ہیں میڈم۔۔۔"

دوسری جانب سے مسکراتے لہجے میں اس کی بات کی تصیح کی گئی تھی۔۔۔۔

"میرا گھر مطلب فرجاد بھائی کا گھر۔۔۔"

سیماب نے اس کے یوں بات پکڑنے پر دانت پیس کر جواب دیا تھا۔۔۔

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page “Farwa Khalid Novels”.

Also,Subscribe My Youtube Channel “Farwa Khalid Novels”.

"وہ آپ کے فرجاد بھائی کا گھر ہے۔۔ آپ کا گھر نہیں ہے۔"

شاہ زین کو اسے تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا۔۔۔

سیماب کو حیرت ہوئی تھی کہ وہ اپنی میٹنگ کے دوران اس کے ساتھ اتنے فری موڈ میں بات کیسے کر رہا تھا۔۔۔

"آپ شاید اپنی میٹنگ میں بزی ہونگے۔۔۔میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا۔۔ آپ عینا کے ساتھ اپنی میٹنگ جاری رکھیں۔۔۔۔"

سیماب نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے سامنے اپنے دل کی کیفیت عیاں کر گئی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں شاہ زین کا جاندار قہقہ اسے سپیکر سے ابھرتا سنائی دیا تھا۔۔

" میں اپنی میٹنگ ختم کر چکا ہوں۔۔۔"

وہ ریلیکس انداز میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بولا تھا۔۔۔ سیماب کا بہت دل چاہا تھا کہ وہ پوچھے اتنی لمبی میٹنگ میں آخر ڈسکس کیا کیا گیا تھا۔۔۔

"تو میں کیا کروں۔۔۔۔ مجھے بہت کام ہے۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

سیماب نے چڑھ کر کہا تھا۔۔۔

وہ اس پر کھل کر اپنا غصہ بھی نہیں نکال پاتی تھی۔۔۔

"مجھے مبارک باد نہیں دو گی۔۔۔۔"

شاہ زین اس کے فون کرنے سے پہلے ہی گھمبیر لہجے میں بول پڑا تھا۔۔ وہ اس کے بنا بتائے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ اسے کیوں فون کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

سیماب نے تپ کر جواب دیا تھا۔۔۔

"میں خود وصول کر لوں گا۔۔۔۔"

شاہ زین نے اسے دھمکی دی تھی۔۔۔

جس پر سیماب کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"مجھے میٹنگ میں جانا ہے خدا حافظ۔۔۔"

سیماب نے اس کی مزید کوئی بھی بات سنیں بغیر کال کاٹ دی تھی۔۔۔

اس شخص کی بے باکی سے وہ واقف تو ہو ہی چکی تھی۔۔۔اس کا دل بہت بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے وہ اپنی کیفیت پر قابو پانے کی کوشش کرتی میٹنگ کے لیے اٹھی ہی تھی۔۔۔۔

جب اس کی نظر ٹیبل پر رکھے کافی بھاری بھرکم انویلپ پر پڑی تھی۔۔

"یہ کس نے بھیجا ہے۔۔"

سیماب نے پی این کو بلا کر پوچھا تھا۔۔۔

جو خود اس بارے میں لاعلم تھا۔۔۔مگر اس پر لکھے اپنے نام کو دیکھ سیماب نے اسے کھول کر اس میں سے لیٹر نکال کر پڑھنا شروع کیا تھا۔۔۔

وہ جیسے جیسے اس پر لکھی تحریر پڑھ رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑتا جا رہا تھا۔۔۔سیماب کرسی پر ڈھے سی گئی تھی۔۔۔

شاہ زین اعوان نے اس کے ساتھ کیا کھیل کھیلا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔وہ مجھے کیوں یوز کریں گے۔۔۔"

اس لیٹر میں لکھا تھا کہ شاہ زین اسے اپنے مقصد کے لیے صرف استعمال کر رہا تھا۔۔۔وہ عینا سے شادی کر چکا تھا۔۔۔اس میں شاہ زین اور عینا کی نکاح کی تصویریں اور نکاح نامہ موجود تھا۔۔۔سیماب کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔

ہر طرح کی خوش فہمی ملیامیٹ ہو چکی تھی۔۔۔

سیماب ٹیبل پر سر ٹکاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔آخر یہ سب کر کے اس شخص کو کیا ملنے والا تھا۔۔۔اس کی زندگی برباد کر کے رکھ دی تھی۔۔۔

اس میں حارث اور شاہ زین کے بیچ ہوا کانٹریکٹ بھی تھا۔۔۔ جس میں حارث کی جانب سے اسے طلاق دینے کی حامی بھری گئی تھی۔۔۔

جس شخص سے وہ بے پناہ محبت کرتی تھی اس کا یہ بھیانک چہرا دیکھ سیماب بری طرح ٹوٹ گئی تھی۔۔۔

اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ کیسے شاہ زین نے اپنے بھائی کی ڈیتھ کے بعد اپنی بھابھی سے نیہا کو چھین کر گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔ وہ اسے بے رحم مانتی تھی۔۔۔ مگر وہ اس قدر ظالم ہو گا سیماب کا دل یقین نہیں کر پایا تھا۔۔۔

اسے نجانے کتنی دیر گزر گئی تھی۔۔ ایسی ہی کیفیت کا شکار ہوئے۔۔۔ جب اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتے اس نے اپنے بھائی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

"مجھے آپ کے پاس آنا ہے۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے میرے ٹکٹ کنفرم کروائیں۔۔۔ آپ کے ہر سوال کا جواب میں وہاں آ کر دوں گی۔۔۔ آپ کو میری قسم آپ اس بارے میں آپی کو بھی نہیں بتائیں گے۔۔۔"

اپنے بھائی کو کچھ بھی پوچھنے کا موقع دیئے بغیر وہ کال کاٹ چکی تھی۔۔۔

اسے دو بار میٹنگ کے لیے بلایا جا چکا تھا۔۔۔

سیماب اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی۔۔ مگر وہ آج کا دن مکمل کر کے اپنا ریزائن دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اس کا دل اس لمحے اذیت کی آخری انتہا پر تھا۔۔۔بہت مشکل سے اپنی کیفیت پر قابو پاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

وہ جیسے ہی میٹنگ روم میں داخل ہوئی سب وہاں پہلے سے ہی آ چکے تھے۔۔۔

"آئیں تشریف رکھیں مس سیماب۔۔۔۔"

خلیل پاشا اسے بہت ہی مہذب انداز سے مخاطب کرتا تھا۔۔۔سیماب کی حالت دیکھ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا تیر ایک دم نشانے پر لگا ہے۔۔۔

سیماب کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوج چکی تھیں۔۔۔جبکہ چہرا وہ مسلسل جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

"تمہیں تمہاری جیت کا اس سے اچھا تحفہ نہیں دے سکتا تھا میں۔۔۔"

خلیل پاشادل ہی دل میں مسکرا اٹھا تھا۔۔۔

شاہ زین اعوان کو کمزور کیسے کرنا تھا وہ جان چکا تھا۔۔اب برباد ہونے کی باری شاہ زین اعوان کی تھی۔۔۔

میٹنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔سب لوگ اپنی اپنی پلاننگ خلیل پاشا کے سامنے رکھ رہے تھے۔۔۔سیماب کے بولنے کی باری آئی تھی۔۔۔سب لوگ اس کی جانب متوجہ تھے...

جب اسی لمحے دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تھا۔۔۔

سب لوگوں نے اتنی زور دار آواز پر ہڑبڑا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آواز کی شدت سے لگ رہا تھا جیسے دروازہ ٹوٹ چکا ہے۔۔

اندر داخل ہونے والی شخصیت کو دیکھ جہاں خلیل پاشا کے چہرے پر مکروہ چمک واضح ہوئی تھی۔۔۔وہیں سیماب کی آنکھوں میں اسے دیکھ نمی سی اتر گئی تھی۔۔۔

"آیئے آیئے آج تو ہمارے غریب خانے پر بہت بڑی شخصیات تشریف لائی ہیں۔۔۔"

خلیل پاشا اسے دیکھ کر عجیب سے انداز میں مسکراتا اپنی کرسی پر مزید پھیل کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"کیا بات ہے تمہاری شاہ زین اعوان مجھے زیادہ مشکل میں ہی نہیں پڑنے دیتے تم۔۔۔اب یہ تماشا لائیو دیکھنے کو ملے گا۔۔کیا بات ہے۔۔۔"

خلیل پاشا سیماب کی غصے سے لال پڑتی رنگت دیکھ دل ہی دل میں مسکرایا تھا۔۔۔

شاہ زین نے اسے اپنی محبت کا یقین دلانے میں زراسی دیر کر دی تھی۔۔۔ جس کا فائدہ اٹھاتے خلیل پاشا پہلے سے شاہ زین کے حوالے سے غلط فہمیوں میں ڈولتی سیماب کے دل میں بے پناہ نفرت بھر چکا تھا۔۔۔

"تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے کہ میں تم سے ملنے یہاں آؤں۔۔۔ اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں میں۔۔۔"

شاہ زین اسے اس کی اوقات بتاتا سیماب کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"سیماب ریزائن دو اس جاب سے۔۔۔ اور چلو میرے ساتھ۔۔۔"

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

شاہ زین اپنے مخصوص دھونس جماتے لہجے میں سیماب سے مخاطب ہوتا اسے آرڈر دے گیا تھا۔۔۔

جس پر پہلے ہی اس کی وجہ سے غصے سے بھری بیٹھی سیماب مزید تپ اٹھی تھی۔۔۔ یہ شخص کہیں بھی آکر اسے ایسے ہی بے عزت کر دیتا تھا۔۔۔ جیسے اسے ذلیل کرنے کا سرٹیفکیٹ ملا ہو اس شخص کو۔۔۔

سیماب اپنی جگہ سے اٹھتی شاہ زین کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ میرے آفس میں آکر میرے باس سے اس طرح بات نہیں کر سکتے۔۔۔"

سیماب دونوں ہاتھ سینے پر باندھے آنکھوں میں اذیت اور چہرے پر غصہ طاری کیے شاہ زین اعوان سے مخاطب ہوتی پل بھر کے لیے اسے شاک کر گئی تھی۔۔۔

"نہ ہی میں آپ کے حکم کی پابند ہوں کہ آپ کی مرضی سے اپنی لائف کے فیصلے کروں۔۔۔ مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔ جا سکتے ہیں آپ۔۔۔"

سیماب کتنی مشکل سے اپنے آنسوؤں پر قابو پائے ہوئے تھی۔۔ اس کا لال پڑتا چہرا اس کی اندرونی کیفیت واضح کر گیا تھا۔۔۔

باقی سب لوگ وہاں خاموش تماشائی بنے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔

ان کے لیے یہی انکشاف بہت بڑا تھا کہ شاہ زین اعوان کی بیوی خلیل پاشا کی کمپنی میں کام کر رہی تھی۔۔۔

"آپ میرے آفس میں زبردستی گھس کر۔۔ میری ایمپلائے کو یوں ہراساں نہیں کر سکتے مسٹر شاہ زین اعوان۔۔۔"

خلیل پاشا کو آج شاہ زین کی یہ غصے سے غیر ہوتی حالت بہت مزا دے رہی تھی۔۔۔

سیماب کو یوں اپنے لیے بولتا دیکھ اسے مزید حوصلہ ملا تھا۔۔۔

"اپنی بکواس بند رکھو تم۔۔۔۔"

شاہ زین پلٹ کر خلیل پاشا پر دھاڑا تھا۔۔ جبکہ اسے یوں غصے سے بپھرتا دیکھ سیماب گھبرا کر اس سے فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

"آج کا آفس ٹائم ختم ہونے سے پہلے میری بیوی کا ریزائن تم تک پہنچ جائے گا۔۔اب دوبارہ اگر میری بیوی کے آس پاس بھی نظر آئے تو اس بار مجھ سے نہیں بچ پاؤ گے۔۔۔یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔۔"

شاہ زین خلیل پاشا کو وارن کرتا پیچھے کو سرکتی سیماب کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اسے اپنے قریب کرکے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔

سیماب اتنے سارے لوگوں کے سامنے اس سے اس بے باک حرکت کی توقع نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔

مگر اس شخص نے ہٹ دھرمی اور بے باکی میں کوئی حد نہیں چھوڑی تھی۔۔۔وہ اتنے سارے لوگوں کے بیچ سیماب کے احتجاج کرنے کے باوجود زبردستی اٹھائے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

انٹرنس پر کھڑے گارڈز نے بھی انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

وہ سب ہی شاہ زین اعوان کی حیثیت سے واقف تھے۔۔۔جو کھڑے کھڑے خلیل پاشا کی یہ کمپنی آرام سے خرید سکتا تھا۔۔۔۔

"شاہ زین اعوان آپ ایک انتہائی بے رحم اور ظالم انسان ہو۔۔مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا مجھے۔۔۔اتاریں مجھے نیچے۔۔"

سیماب اس کے سینے پر مکے برساتی ٹانگیں ہلاتی مسلسل اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔مگر شاہ زین نے بھی اسے گاڑی میں بیٹھا کر دم لیا تھا۔۔۔

خود فرنٹ سیٹ پر بیٹھتا وہ گاڑی وہاں سے نکال لے گیا تھا۔۔۔اسے خلیل پاشا سے سخت نفرت تھی۔۔۔وہ اس کمپنی پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔

مگر آج صرف سیماب کی وجہ سے اسے وہاں آنا پڑا تھا۔۔۔۔

"آپ کو میری بات سمجھ کیوں نہیں آ رہی۔۔۔مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔میں نہیں رہنا چاہتی آپ کے ساتھ۔۔۔۔"

سیماب غصے سے چلائی تھی۔۔۔

"تم شاید بھول رہی ہو۔۔دو مہینے کے لیے تمہیں اعوان مینشن میں رہنا ہے۔۔۔مجھے بار بار ایک کی بات دوہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔"

شاہ زین بھی سیماب پر کافی غصے کا شکار ہوا تھا۔۔ سیماب نے خلیل پاشا کو جس طرح اہمیت دی تھی وہ بات شاہ زین ہضم نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

وہ ابھی سیماب پر اپنا غصہ نہیں نکالنا چاہتا تھا۔۔ مگر سیماب اسے مجبور کر رہی تھی۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔ آپ جیسے انسان کو دھونس جمانے اور ظلم کرنے کے علاؤہ آتا ہے کیا ہے۔۔۔ دوغلے اور دھوکے باز انسان۔۔۔"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی اپنا رخ شاہ زین کی جانب سے موڑ گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے جو بھی کہنا ہے۔۔ میرے منہ پر کہو۔۔۔"

شاہ زین اس کی پوری بات نہیں سن پایا تھا۔۔۔ مگر اتنا ضرور جان گیا تھا کہ وہ اس کی ہی خوبیاں گنوا رہی تھی۔۔۔

"مجھے پاگل کتے نے نہیں کاٹا جو آپ جیسے انسان کے ساتھ الجھ کر اپنا دماغ خراب کروں۔۔۔ جسے نہ تو اپنی غلطی ماننے کی عادت ہے اور نہ معافی مانگنے کی۔۔۔"

سیماب منہ دوسری جانب موڑے تپ کر بولی تھی۔۔۔

"دماغ تو تمہارا بہت زیادہ خراب ہو چکا ہے۔۔۔ جسے اب ٹھکانے لگانا ہی پڑے گا۔۔۔"

شاہ زین نے دل سپیڈ سے یوٹرن لیا تھا۔۔

جس کے نتیجے میں سیماب کا سر اس کے کندھے سے آن ٹکرایا تھا۔۔۔

وہ واپس دروازے کے ساتھ جا کر ٹکراتی جب شاہ زین نے اس کا بازو تھام کر اسے اپنے قریب کرتے چوٹ لگنے سے بچا لیا تھا۔۔۔

سیماب نے سر اٹھا کر شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جواب گاڑی کی سپیڈ سلو کرتا ایک بازو اس کے گرد حمائل کیے ہوئے تھا۔۔۔

اس کے اس بے اختیاری عمل میں اپنے لیے چھلکتی بے پناہ فکر سیماب کا دل دھڑکا گئی تھی۔۔۔وہ اب تک اس انسان کو سمجھ نہیں پائی تھی۔۔

کہ آخر شاہ زین اعوان کے دل میں اس کے لیے کیا تھا۔۔۔

وہ اس سے محبت کرتا تھا، صرف اسے اپنی ایک زمہ داری مانتا تھا۔۔۔ضد تھی یا پھر کوئی انتقام۔۔۔

وہ جب اس کے بارے میں بدگمان ہونے لگتی تھی۔۔۔وہ کوئی ایسی حرکت ضرور کر دیتا تھا کہ سیماب پھر اپنی ہی سوچوں میں الجھ جایا کرتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی یہی ہوا تھا۔۔۔شاہ زین کے اس ایک عمل سے اس کے کچھ دیر پہلے کے غصے میں زرا سی کمی آئی تھی۔۔

مگر وہ ساری باتیں یاد کرتے سیماب فوراً اس کے حصار سے دور ہوئی تھی۔۔۔

شاہ زین نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا تھا۔۔۔

سیماب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ جنہیں چہرا نیچے کرتے وہ چھپا گئی تھی۔۔۔ مگر شاہ زین سے وہ آنسو پوشیدہ نہیں رہ پائے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی اعوان مینشن کے پورچ میں آن رکی تھی۔۔ سیماب جلدی سے گاڑی سے نکلتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"آج شام تمہیں میرے ساتھ ایک پارٹی میں جانا ہے۔۔۔ ٹھیک سات بجے تک تیار رہنا۔۔۔۔۔"

شاہ زین اسے سیدھا ڈرائینگ روم میں آکر شرمین بیگم کے پاس بیٹھتا دیکھ حکم جاری کیا تھا۔۔۔

"مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔"

سیماب اس کی جانب دیکھے بغیر بولی تھی۔۔۔

شرمین بیگم پریشانی کے عالم میں کبھی شاہ زین کی جانب دیکھتی تھیں اور تو کبھی سیماب کی جانب۔۔۔ دونوں کی شکلوں سے لگ رہا تھا جیسے لڑ کے آئے ہوں۔۔۔

جبکہ حدیقہ پوری طرح سے سر موبائل پر گرا گئی تھی۔۔۔اسے اپنے بھائی کے غصے سے ویسے ہی بہت ڈر لگتا تھا۔۔اور جس طرح سیماب اسے دوبدو جواب دے رہی تھی۔۔

حدیقہ اپنی بھابھی صاحبہ پر فاتحہ پڑھ چکی تھی۔۔۔

"سیماب بیٹا۔۔۔"

شرمین نے اسے تنبیہی انداز میں پکارا تھا۔۔۔

"مجھے ان کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔۔"

سیماب اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔جو دیکھ شاہ زین اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ بنا کچھ بولے اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

شاہ زین کے جاتے ہی حدیقہ اپنا موبائل رکھتی اس کی جانب آئی تھی۔۔۔

"آپ دونوں اگر ایسا ہی ہیو کریں گے تو سب کیسے ٹھیک ہو گا۔۔ کسی کو تو اپنی انا چھوڑنی ہو گی نا۔۔۔"

شرمین بیگم نے اس کے آنسو صاف کرتے تحمل سے اسے سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

"بھابھی پلیز بھائی اتنے برے نہیں ہیں جتنا آپ ان کو سمجھ رہی ہیں۔۔۔ وہ شروع سے ایسے نہیں تھے۔۔۔ ان کی لائف میں کچھ ایسا ہوا ہے جس نے انہیں اتنا انا پرست بنا دیا ہے۔۔۔ کسی انسان پر بھی اعتبار کرنا ان کے لیے تقریباً ناممکن سی بات ہے۔۔۔ میں جس سے ان کا خونی رشتہ ہے مجھ پر بھی

وہ ٹرسٹ نہیں کرتے۔۔۔ان کے ٹرسٹ کا جس بری طرح سے ٹھیس پہنچائی گئی ہے۔۔۔اس سب نے بھائی کو ایسا بنا دیا ہے۔۔

لیکن ہم سب نے نوٹ کیا ہے وہ آپ پر ٹرسٹ کرتے ہیں۔۔۔بہت محبت بھی کرتے ہیں آپ سے۔۔۔ایک پل کے لیے آپ کو اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں دیکھ سکتے۔۔۔جب آپ اس گھر میں نہیں تھیں تب آپ دیکھتی۔۔ان کی کیا حالت تھی۔۔۔

وہ گھر آنا بالکل ہی چھوڑ گئے تھے۔۔۔ان کی راتیں آفس میں جاگتے گزر جاتی تھیں۔۔۔وہ کبھی بھی یوں خود سے آپ کو اپنے دل کی بات نہیں کہیں گے۔۔۔آپ کو خود تھوڑی سی کوشش کرنی پڑے گی۔۔۔

مگر یقین کریں جس دن آپ ان کے منہ سے اقرار حاصل کر پانے میں کامیاب ہو گئیں۔۔۔وہ دن آپ کی زندگی کا سب سے بہترین دن ہو گا۔۔۔ آپ رشک کریں گی خود پر کہ آپ کو شاہ زین اعوان کی محبت حاصل ہوئی۔۔۔جس کے لیے عینا جیسی نجانے کتنی لڑکیاں ترس رہی ہیں۔۔۔۔"

سیماب جو یک ٹک بیٹھی حیرت زدہ سی حدیقہ کے منہ سے نکلنے والے انکشافات سن رہی تھی۔۔۔اس کی آخری بات پر وہ چونک سی گئی تھی۔۔۔

"عینا۔۔۔۔"

سیماب کے ہونٹ دھیرے سے ہلے تھے۔۔۔

"آپ کو کسی بھی انسان کے حوالے سے بھائی سے جو بھی شکوک وشبہات ہیں آپ خود جا کر ان سے پوچھیں۔۔۔آئی پرامس وہ آپ کو ضرور کلیئر

کریں گے۔۔۔ مگر زرا پیار سے بات کریں گی تو اس سے بھی زیادہ پیار سب جواب دیں گے بھائی آپ کو۔۔۔"

حدیقہ سیماب کو بہنوں کی طرح ہر بات سمجھا رہی تھی۔۔

شرمین بیگم اپنی بیٹی کی جانب دیکھے گئی تھیں۔۔۔بظاہر لاپرواہ رہنے والی ہر بات پر گہرائی سے نظر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

سیماب حدیقہ کی نصیحت پر دھیرے سے مسکراتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں۔۔۔؟؟؟ آج تک بھائی نے ہمارے لیے بہت کچھ کیا ہے۔۔۔ اتنا بہت تو میں بھی ان کے لیے کر ہی سکتی ہوں۔۔۔ ویسے

بھی جو گھٹیا حرکت مہرین اور عینا نے کی ہے۔۔۔اس پر شرمندگی کے مارے نگاہیں نہیں ملا پا رہی میں بھائی سے۔۔۔"

حدیقہ کو سیماب شاہ زین کے لیے بالکل پرفیکٹ میچ لگی تھی۔۔۔اس لیے اس نے اب ان دونوں کو ملانے کے لیے کمر کس لی تھی۔۔۔

وہ اب اپنے بھائی کو اس کی زندگی میں خوش و خرم دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب نے دھیرے سے دروازہ کھولتے روم میں قدم رکھا تھا۔۔جب اس کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھے شاہ زین پر پڑی تھی۔۔جو لیپ ٹاپ کھولے کانوں میں بلوٹوتھ لگائے پھر کسی میٹنگ میں مصروف تھا۔۔۔

سیماب مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ بہت زیادہ تنگ تھی اس شخص کی ان میٹنگز سے۔۔۔جو گھر میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھیں۔۔۔

سیماب کتنے ہی لمحے وہاں کھڑی اسے تکے گئی تھی۔۔۔ہر بار اسے ہی پیش قدمی کیوں کرنی پڑتی تھی۔۔۔اس شخص کی اکڑ اسے ہی جھیلنی پڑتی تھی۔۔۔سیماب نے سوچا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے پھر اپنے دل سے ہار مانتی وہ اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔"

سیماب نے اس کے قریب آتے کہا تھا۔۔

"پارٹی کے لیے تیار ہو جاؤ پھر بات کرتے ہیں۔۔۔"

وہ ابھی بھی اپنی ضد پر قائم تھا۔۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

سیماب کا دل چاہا تھا یہی لیپ ٹاپ اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔۔۔

"مجھے نہیں جانا آپ کی ان فضول پارٹیز میں۔۔۔۔"

وہ زچ ہوئی تھی۔۔۔

"اوکے پھر مجھے بھی تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔۔"

شاہ زین واپس سے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"میں فرجاد بھائی کے گھر واپس چلی جاؤں گی۔۔۔"

سیماب نے اسے دھمکی دی تھی۔۔۔

"اس کمرے سے نکل کر دکھاؤ۔۔۔"

شاہ زین میٹنگ ادھوری چھوڑتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔یہ لڑکی اسے اس قدر ڈسٹرب کر چکی تھی کہ اب اس سے کام ہونا تو پاسبل ہی نہیں تھا۔۔۔

"آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔۔۔"

سیماب بھی سینے پر بازو باندھے اس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔بالکل۔۔۔"

شاہ زین درمیانی فاصلہ طے کرتا اس کے کافی قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"دھمکی دینے اور الزام لگانے کے سوا آپ کو آتا ہی کیا ہے۔۔اب تو خیر سے دھوکے باز بھی بن چکے ہیں۔۔۔"

سیماب اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی۔۔۔وہ اس وقت کافی غصے میں تھی۔۔۔اسی وجہ سے جو منہ میں آیا تھا بولتی گئی تھی۔۔۔

"ایکسکیوز می۔۔۔۔تم جانتی بھی ہو تم کیا کہہ رہی ہو۔۔"

شاہ زین نے اسے کڑی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔

"ہاں بالکل جانتی ہوں۔۔۔ حکم کسی اور پر تھوپنا ہے مگر پیٹھ پیچھے رنگ رلیاں کسی اور کے ساتھ منانی ہیں۔۔ چھپ چھپا کر کیوں کر رہے ہیں۔۔جو کرنا ہے سامنے آ کر کریں۔۔۔ڈرتے تو آپ ویسے بھی کسی سے نہیں ہیں۔۔۔"

سیماب کو اس کی اور عینا کی شادی والی خبر اندر سے آتش فشاں بنا چکی تھی۔۔۔جواب شاہ زین پر پھٹنے کے لیے پوری طرح تیار تھا۔۔۔

وہ اپنی بات پوری کرتی پلٹنے ہی والی تھی۔۔۔جب شاہ زین اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا اس کی کمر دیوار کے ساتھ ٹکاتے۔۔۔ہاتھ اس کے دائیں بائیں ٹکاتے پوری طرح اس کے نازک وجود کو اپنے کسرتی سراپے کے پیچھے چھپا گیا تھا۔۔۔

"واٹ ربش۔۔۔تم ابھی کیا بکواس کر چکی ہو تمہیں احساس بھی ہے۔۔۔ اس کے بدلے تمہیں کیا سزا مل سکتی ہے۔۔۔کس کے ساتھ رنگ رلیاں منائی ہیں میں نے۔۔۔۔"

اسکے ہونٹوں کو اپنی نگاہوں کے حصار میں رکھتے شاہ زین اپنے غصے پر قابو پاتے بولا تھا۔۔۔

اس کے انداز پر سیماب ایک دم گھبرا گئی تھی۔۔ مگر وہ آج اس شخص کے رعب میں نہیں آنے والی تھی۔۔۔

"مجھے پتا چل چکا ہے مسٹر شاہ زین اعوان کہ آپ نے عینا سب خفیہ شادی کر رکھی ہے۔۔۔ اگر آپ کو وہی سب کرنا ہے تو میری زندگی برباد کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ چھوڑ کیوں نہیں دیتے مجھے۔۔۔۔"

سیماب یہ بات کرتے چلا اٹھی تھی۔۔۔۔

شاہ زین نے ایک لمحے کے لیے اس کی بہتی آنکھیں اور لرزتے ہونٹوں کو دیکھا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں پر باری باری اپنے دہکتے لب رکھتا سیماب کے کپکپاتے ہونٹوں کو اپنی قید میں لیتا اس کی جان نکال گیا تھا۔۔۔

سیماب اس کے اس قدر جنونی انداز پر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔وہ اس سے اپنے آپ کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کی دونوں کلائیاں دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تھیں۔۔

مقابل اس کی تڑپ کا مزا لیتا نجانے کتنے ہی لمحے اس کی سانسوں سے کھیلتا اپنے اندر کی بھڑاس اس پر نکال گیا تھا۔۔۔شاہ زین جس کا دماغ آج آفس میں ہوئے واقع کی وجہ سے غصے سے کھول رہا تھا۔۔۔

اب وہ ایک دم سکون میں آ چکا تھا۔۔۔

سیماب کو سانس نہیں آرہا تھا۔۔۔اس شخص کی اس بے رحمی بھری دیوانگی پر اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"اب اگر دوبارہ مجھے چھوڑنے کی بات کی تو اتنی سی چھوٹ بھی نہیں ملے گی۔۔۔"

اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتے وہ اس کے نچلے ہونٹ کو دھیرے سے چھوتے بولے تھے۔۔۔جو بالکل لال ہو چکا تھا۔۔۔

سیماب میں اس وقت حوصلہ نہیں تھا اس کی جانب دیکھنے کا۔۔۔اس کی دونوں کلائیاں ابھی بھی شاہ زین کی گرفت میں تھیں۔۔۔

وہ بالکل دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔۔۔نگاہیں اس نے اب بھی نہیں اٹھائی تھیں۔۔۔

"عینا سے میرا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔تم وہ پہلی اور آخری لڑکی ہو جسے میں نے چھوا ہے۔۔۔جس کے اتنے قریب آیا ہوں میں۔۔۔تم میری

اکلوتی بیوی ہو۔۔۔نہ تم سے پہلے کوئی میری زندگی میں آئی نہ تمہارے بعد آئے گی۔۔۔میرے بارے میں تمہیں دنیا بہت کچھ کہے گی۔۔۔مگر تم صرف ان باتوں پر یقین کرو گی جو میں تمہیں کہوں گا۔۔۔"

شاہ زین کے ہونٹوں سے نکلنے والے الفاظ سیماب کے پورے وجود میں خوشی کی لہر دوڑا گئے تھے۔۔

مطلب اسے جو بھی بتایا گیا تھا تو وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔

سیماب نگاہیں اٹھا کر شاہ زین کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اس کے آگے اتنا بڑا اقرار کر گیا تھا۔۔۔

یہ اس لڑکی کی دیوانگی ہی تو تھی کہ وہ اس سے بنا کوئی ثبوت مانگے اس کی ایک بار کہی بات پر ایمان لے آئی تھی۔۔۔

شاہ زین اب بھی کیسے نہ یقین کرتا کہ یہ لڑکی بھی اس کے پیار میں پاگل تھی۔۔

اس نے شاہ زین کے اس ایک اقرار کے بعد اسے مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔اگر یہ بات جھوٹی تھی تو مطلب اسے جتنی بھی باتیں بتائی گئی تھیں۔۔۔

وہ سب اسے شاہ زین کے خلاف کرنے کے لیے کی گئی تھیں۔۔۔

سیماب ابھی بھی اس کے حصار میں قید تھی۔۔۔

"تمہیں آج میرے خلاف یہ سب کہا گیا ہے۔۔۔جب تم میرے بارے میں کافی کچھ جانتی ہو۔۔۔ مگر مجھے بہت غلط سچویشن میں تمہارے بارے میں بہت غلط کہا گیا ہے۔۔۔ تمہیں میں ہمیشہ ایک بے رحم اور بے حس انسان لگا

ہوں۔۔۔ مگر تم اس بات پر یقین ہی کرو گی کہ شاہ زین اعوان اگر کسی کے لیے سب سے زیادہ رحم دل ہے تو وہ صرف سیماب داؤد ہے۔۔۔ جو کچھ تمہارے خلاف مجھے بولا گیا ہے۔۔۔ اگر کسی اور کے خلاف بولا جاتا تو میں اس انسان کی دوبارہ کبھی صورت دیکھنا بھی پسند نہ کرتا۔۔۔ مگر تمہارے بارے میں اتنا برا سن کر بھی میں تمہیں سزا دینا تو دور تمہیں خود سے دور تک نہیں کر پایا۔۔ بلکہ دیکھو مجھے کہ تمہارے پیار میں پاگل ہوتا چلا گیا۔۔۔

"

شاہ زین اپنا چہرا اس کے بالوں میں چھپائے ان کی مہک اپنی سانسوں کے ذریعے دل کی اتارنے لگا تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اسے خلیل پاشا کا ہر سازش سے آگاہ کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

خلیل پاشانے کیسے اس کے بھائی کی زندگی برباد کی تھی۔۔۔اور اب کیسے اس شخص نے شاہ زین کے ساتھ بھی سیماب کے تھرو وہی کھیل کھیلنا چاہا تھا۔۔۔

حارث کو طلاق دینے کے لیے شاہ زین نے نہیں بلکہ خلیل پاشانے مجبور کیا تھا۔۔۔اور اب بھی حارث کالالچ دے کر سیماب کے سامنے شاہ زین کے خلاف بولنے پر بھی خلیل پاشانے ہی اسے مجبور کیا تھا۔۔۔

جبکہ سیماب ساکت سی کھڑی شاہ زین کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔اسے یہ ساری سچائی جان کر گہرا شاک لگا تھا۔۔خلیل پاشا اس قدر گھٹیا انسان تھا۔۔۔اور وہ اتنی آسانی سے اس انسان کے ہاتھوں بے وقوف بن کر اپنے ہی شوہر کو تکلیف دیتی آئی تھی۔۔۔

یہ سب جان کر سیماب کا دل اذیت سے بھر گیا تھا۔۔

وہ اب سمجھی تھی کہ شاہ زین کو اتنا بے حس کن حالات نے بنایا تھا۔۔۔

اس نے اپنے سب سے قریبی رشتے کو کھویا تھا۔۔اور جس انسان کی وجہ سے کھویا تھا۔۔

وہ انسان اب بھی اس کی زندگی میں زہر گھولنے سے باز نہیں آرہا تھا۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

سیماب ساری حقیقت جان کر اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔

وہ روتے ہوئے شاہ زین کے سینے سے لگی دھیرے سے بولی تھی۔۔۔

"کس لیے میری جان۔۔۔۔ تم نے کبھی کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔بس تمہیں استعمال کر کے مجھے کمزور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔۔۔اور تمہیں میرے خلاف کرنے کی۔۔۔ مگر ہم دونوں اپنی اپنی محبت میں ثابت قدم رہے ہیں۔۔۔میں نے ایک بار غلطی کی۔۔۔ جس کے لیے میں معافی مانگتا ہوں تم سے۔۔۔مجھے اس دن تمہیں گھر سے نہیں نکلنا چاہیے تھا۔۔۔مجھے ساری زندگی اس بات کا گلٹ رہے گا۔۔۔میں کبھی خود کو اپنی اس غلطی کے لیے معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔"

شاہ زین اس کی پیشانی پر لب رکھتا ندامت سے بھرپور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جس پر سیماب نے نفی میں سر ہلاتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"نہیں وہ تو بہت اچھا ہوا ہم دونوں کے لیے۔۔۔"

سیماب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔ بھیگتی آنکھوں اور مسکراتے چہرے کے ساتھ وہ شاہ زین کو سیدھی اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کی کڑواہٹ سے بھری زندگی میں مٹھاس گھولنے کے لیے اس لڑکی کو بھیجا گیا تھا۔۔۔

"وہ کیسے۔۔۔۔؟؟"

شاہ زین نے حیران نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اگر آپ مجھے گھر سے نہ نکالتے تو آپ کو میری اہمیت کا احساس کیسے ہوتا۔۔۔ خود سے دور کرنے کے بعد ہی تو آپ کو میری قدر آئی ہے۔۔۔"

سیماب مسکرا کر بولی تھی۔۔۔ جس پر شاہ زین کے ہونٹوں پر بھی مسکرا بکھر گئی تھی۔۔۔

"قدر تو بہت پہلے سے تھی۔۔۔اور محبت بھی۔۔۔"

شاہ زین اعوان آج سیماب کے سامنے اقرار پر اقرار کرتا اسے خوشی سے پاگل کر رہا تھا۔۔۔

وہ اتنے وقت سے جو سننا چاہتی تھی آج شاہ زین نے اس کے کانوں میں وہ رس گھول دیا تھا۔۔۔

"لگتا تو نہیں تھا۔۔۔"

سیماب کے ہونٹوں سے شکوہ نکلا تھا۔۔۔

"اچھا جی۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔۔آج کے بعد تمہیں ایسا کوئی شکواہ کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے شاہ زین اپنے لفظوں سے زیادہ اپنے عمل سے اس پر اس کی اہمیت واضح کر گیا تھا۔۔۔

جس کے بعد سیماب شرم سے لال ہوتی دوبارہ کوئی بھی ایسا شکوہ کرنے کے قابل نہیں بچی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

سیماب شاہ زین کی خواہش کے مطابق تیار ہو کر اس کے ساتھ پارٹی میں آگئی تھی۔۔۔

جہاں موجود خلیل پاشا ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ غصے سے پاگل ہوا تھا۔۔۔اس نے ان دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف کرنے کی نجانے کتنی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر یہ دونوں ہر بار اس کی سازش کو ناکام بنا کر پھر سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جایا کرتے تھے۔۔۔

"مجھے اس شخص کی صورت بھی نہیں دیکھنی۔۔ ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔؟؟"

سیماب خلیل پاشا کی جانب سے نفرت سے نگاہیں پھیرتے شاہ زین کے مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔

آج وہ سب کے سامنے شاہ زین اعوان کی بیوی کے طور پر آچکی تھی۔۔۔

شاہ زین نے کچھ دن پہلے ہی عینا سے اپنی منگنی ختم کر دی تھی۔۔۔ کیونکہ شاہ زین تو مہرین کی کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔ مہرین نے حدیقہ کو کال کر کے عینا کی سچائی بتا دی تھی۔۔۔

جس کے بعد شاہ زین جو پہلے ہی یہ منگنی ختم کرنے والا تھا۔۔۔ عینا کی سچائی جان کر اس نے ایک سیکنڈ کی بھی دیر نہیں لگائی تھی۔۔۔ جس کے بعد عینا خاموشی کے ساتھ واپس لوٹ گئی تھی۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی کہ شاہ زین اعوان اب کبھی اسے واپس نہیں ملنے والا تھا۔۔۔ وہ اب صرف اور صرف سیماب کا تھا۔۔۔

شاہ زین اپنے کسی دوست سے باتوں میں مگن تھا۔۔

جب سیماب کی نظر خلیل پاشا کے ساتھ کھڑی ثمرین پر پڑی تھی۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ وہی عورت ہے جس نے شاہ زین کے بھائی کو دھوکا دیا تھا۔۔۔

شاہ زین بھی اپنی جگہ حیران تھا کہ خلیل پاشا اس عورت کو کبھی بھی اپنے ساتھ کہیں بھی نہیں لے کر گیا تھا۔۔ آج اس کا یہاں آنا خلیل پاشا کی کسی بہت بڑی سازش کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔۔۔

اس لیے شاہ زین پوری طرح سے چوکنا تھا۔۔۔

سیماب نے جیسے ہی ثمرین کی جانب دیکھا۔۔ ثمرین نے اس کی جانب کوئی اشارہ کیا تھا۔۔۔ جس کا مطلب تھا کہ اس کی جان خطرے میں ہے۔۔۔ اسے مدد کی ضرورت ہے۔۔۔

سیماب حیران ہوئی تھی۔۔۔اتنے سارے لوگوں میں مدد مانگنے کے لیے اس عورت کو صرف وہی کیوں ملی تھی۔۔۔

سیماب فوراً سے اس کی جانب سے نگاہیں پھر گئی تھی۔۔۔جب کچھ دیر کے بعد ایک ویٹر ٹرے میں جوس کا گلاس اٹھائے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

سیماب حیران ہوئی تھی۔۔۔اس نے جوس نہیں مانگا۔۔۔۔مگر گلاس کے نیچے سے جھانکتی سفید چٹ دیکھ سیماب نے ویٹر اور پھر ویٹر کی نگاہوں کے تعاقب میں ثمرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو بہت مشکل سے خلیل پاشا سے نگاہیں بچائے ملتجی نگاہوں سے اسے وہ چٹ اٹھانے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔

جس پر سیماب اس عورت کی آنکھوں میں اتنی بے بسی اور لاچارگی دیکھ وہ چٹ اٹھا کر کھول گئی تھی۔۔۔

"پلیز ایک بار میری بات سننے آجاؤ۔۔اس میں تمہاری اور تمہارے شوہر کی ہی بھلائی ہے۔۔شاہ زین کو مت بتانا۔۔وہ تمہیں کبھی میری طرف نہیں آنے دے گا۔۔۔میں تم سے کوئی دھوکا نہیں کر رہی۔۔۔اسے ایک بے بس اور لاچار عورت کی فریاد سمجھ کر پلیز ایک بار میری بات سننے آجاؤ۔۔۔"

سیماب نے وہ تحریر پڑھتے ثمرین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو آنکھوں میں ایک امید بھرے اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

سیماب نے کچھ دیر سوچا تھا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے اس نے ثمرین کی بات مانتے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

وہ شاہ زین کے سامنے واش روم کا بہانہ بناتی اس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ جہاں ابھی کچھ لمحے پہلے ثمرین گئی تھی۔۔۔

خلیل پاشا وہاں لوگوں سے باتوں میں مصروف ثمرین کو اتنے اچھے سے اپنے پلان پر کام کرتا دیکھ کمینگی بھری مسکراہٹ کے ساتھ شاہ زین اور ثمرین کے پیچھے جاتی سیماب کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

جن کا دی اینڈ اب وہ بہت جلد کرنے والا تھا۔۔۔

مگر خود کو بہت بڑا کھلاڑی سمجھنے والا یہ نہیں جان پایا تھا کہ سازش وہ خود کر نہیں رہا تھا۔۔۔بلکہ اس سے کروائی جارہی تھی۔۔۔

اور اس بار اس کا ماسٹر مائنڈ تھا شاہ زین اعوان۔۔۔

بظاہر یہی لگ رہا تھا کہ سیماب شاہ زین کو بتائے بغیر اس سے جھوٹ بول کر گئی تھی۔۔

مگر خلیل پاشا سیماب کا وہ چٹ شاہ زین کی جانب بڑھا کر دھیرے سے اس کے کان میں کچھ بولنا نوٹ نہیں کر پایا تھا۔۔۔

"آپ نے کیوں بلایا مجھے۔۔۔؟؟"

سیماب نے اندر آتے ہی سوال کیا تھا۔۔۔وہ اس عورت سے زیادہ بات کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"کیونکہ خلیل پاشا چاہتا تھا میں تمہیں یہاں بلا کر کڈنیپ کر سکوں اور وہ پیچھے سے شاہ زین کو تمہارے حوالے سے بلیک میل کر کے ختم کر سکے۔۔۔۔"

ثمرین کی بات پر سیماب نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس نے انہیں قدموں پر واپس پلٹنا چاہا تھا۔۔جب ثمرین کے اگلے الفاظ اس کے قدم روک گئے تھے۔۔۔

"ڈونٹ وری۔۔۔میں شاہ زین کو اس بارے میں بتا چکی ہوں۔۔۔وہ پہلے سے خلیل پاشا کے پلان سے واقف ہے۔۔۔"

ثمرین کے منہ سے نکلتی ہر بات سیماب کو پہلے سے زیادہ حیران کر رہی تھی۔۔۔

"شاہ میری کوئی بھی بات سننے کو تیار نہیں ہے۔۔۔ جو کہ وہ بالکل ٹھیک کررہا ہے۔۔۔ جو میں نے کیا ہے اس کے بعد میں اس لائق ہوں بھی نہیں۔۔۔ مگر میں شاہ زین کو بتانا چاہتی تھی کہ اس کے بھائی سے دھوکہ کرنے کے بعد ایک پل سکون سے میں بھی نہیں رہ سکی۔۔۔ مجھے میرے گناہ کی سزا اس دنیا میں ہی مل رہی ہے۔۔۔ وہ درندہ مجھے ہر روز ذلیل اور رسوا کرتا ہے۔۔۔ اس شخص نے میری زندگی جانوروں سے بھی بدتر بنا دی ہے۔۔۔ میں ہر روز اپنے لیے موت مانگتی ہوں مگر مجھے تو موت بھی قبول نہیں کر رہی۔۔۔ بہت اذیت میں ہوں میں۔۔۔

میں سب جانتی ہوں کہ کس طرح خلیل پاشا نے شاہ زین کو ہر پل ہرانے کی کوشش کی ہے۔۔۔ مگر جب وہ اس سب میں بری طرح ناکام ہوا تو اب وہ کمینگی کی انتہا کرتے شاہ زین کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کرنا چاہتا ہے۔۔۔وہ مجھے نیہا کے حوالے سے بلیک میل کر کے یہاں پر لایا ہے۔۔۔ کہ اگر میں نے اس کا ساتھ نہ دیا تو وہ میری بچی کو مار دے گا۔۔۔میں تمہیں یہ سب اس لیے بتا رہی ہوں۔۔۔ کہ آج اس کا پلان ناکام ہونے پر وہ مجھے مار دے گا۔۔۔

مگر مرنے سے پہلے میں ایک بار شاہ زین سے معافی مانگنا چاہتی تھی۔۔۔وہ میری بات کبھی نہیں سنے گا۔۔۔اس لیے یہ سب تمہیں بتا رہی ہوں۔۔۔

اگر ہو سکے تو ایک بار اسے کہہ دینا کہ میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔اس کے بھائی سے تو معافی نہ مانگ سکی۔۔"

ثمرین روتے ہوئے آج اتنے سالوں میں پہلی بار کسی کے ساتھ اپنا غم بانٹ رہی تھی۔۔

سیماب خاموشی سے کھڑی اس کی دکھ بھری داستان سن رہی تھی۔۔۔

اسے اس پل خلیل پاشا سے کہیں زیادہ نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے باہر سے گولی چلنے کی آواز آئی تھی۔۔

جو سنتے سیماب کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ فوراً باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

شاہ زین نے خلیل پاشا کے سارے شیئر اس کے بزنس پارٹنر سے خرید کر اسے بالکل کنگال کر دیا تھا۔۔۔ یہ خبر خلیل پاشا کو ابھی تھوڑی دیر پہلے ملی تھی۔۔ جس کے بعد وہ غصے سے پاگل ہو اٹھا تھا۔۔۔۔

شاہ زین اس پر نیہا کو کڈنیپ کرنے کا کیس دائر کر چکا تھا۔ جس میں خلیل کے اپنے لوگ اس کے خلاف گواہی دینے کو تیار بھی ہو چکے تھے۔۔۔ خلیل پاشا جو اب تک سازشیں کرتا آیا تھا مگر شاہ زین کا ایک پلٹ وار اس سے بالکل بھی برداشت نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

رہی سہی کسر ثمرین سے ملے دھوکے نے پوری کر دی تھی۔۔۔ اس نے بالکل نہیں سوچا تھا کہ ثمرین شاہ زین سے رابطہ کر کے اسے اس کی سازش سے آگاہ کر دے گی۔۔۔

اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتی اپنی بربادی پر خلیل پاشا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھوتا سب کے سامنے اپنی پاکٹ سے گن نکالتے اس کر فائر کرنا چاہا تھا۔۔۔

مگر عین موقع پر پولیس نے پہنچتے اسے ایسی کوئی بھی حرکت کرنے سے خبردار کیا تھا۔۔۔

"شاہ زین اعوان تمہیں بھی برباد کر کے رہوں گا۔۔۔"

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھ پاتا۔۔۔ خلیل پاشا نے وہاں آتی سیماب پر گولی چلادی تھی۔۔۔ دور کھڑے شاہ زین کی سانسیں رک سی گئی تھیں۔۔

مگر لمحے کے ہزارویں حصے میں ثمرین نے سیماب کے آگے آتے وہ گولی اپنے وجود پر کھاتے سیماب کو بالکل محفوظ رکھا تھا۔۔۔

پولیس والے خلیل پاشا کو اپنے قبضے میں لے چکے تھے۔۔۔

سیماب سکتے کے عالم میں کھڑی اپنے ہاتھوں سے چھوٹتے ثمرین کے بے جان ہوتے وجود کو دیکھ رہی تھی۔۔

"نیہا کو مجھ سے زیادہ تم جیسی ماں کی ضرورت ہے۔۔میری بیٹی کو کبھی مت بتانا کہ اس کی ماں کیسی عورت تھی۔۔"

ثمرین نے آخری ہچکی لینے سے پہلے بہت مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے وہ ایک جانب لڑھک گئی تھی۔۔۔

سیماب اس عورت سے کچھ دیر پہلے ہی ملی تھی۔۔جو اسے بچانے کی خاطر اپنی جان قربان کر گئی تھی۔۔۔

سیماب کا دل بے اختیار ثمرین کا درد محسوس ن کرتا اذیت سے بھر گیا تھا۔۔

اس نے اپنی زندگی میں ایک غلطی کی تھی۔۔۔جو اس کی پوری زندگی برباد کر گئی تھی۔۔۔وہ غلطی جس کی کوئی معافی نہیں تھی۔۔۔اس نے اپنے شوہر کو دھوکا دے کر کسی نا محرم کا انتخاب کیا تھا۔۔۔

پولیس والے ثمرین کی ڈیڈ باڈی اٹھا کر لے جا رہے تھے۔۔

جبکہ شاہ زین سیماب کو اپنے سینے میں بھینچتا اس کے ٹھیک ہونے کا یقین کرنے لگا تھا۔۔۔

جس عورت سے اس نے پوری زندگی نفرت کی تھی۔۔۔آج وہ جاتے جاتے اس پر بہت بڑا احسان کر گئی تھی۔۔۔

اسے شاہ زین کی معافی چاہیے تھی۔۔۔جو اپنی جان گنوا کر اسے مل چکی تھی۔۔۔

خلیل پاشا نے اپنے انتقام میں بہت ساری زندگیاں برباد کی تھیں۔۔۔شاہ زین اس شخص کو بہت ہی عبرت ناک سزا دلوانے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماما بابا آپ کو روم میں بلا رہے ہیں۔۔۔ انہیں ان کی ٹائی نہیں مل رہی۔۔۔"

سیماب کچن میں کھڑی شاہ زین اور اسی کی طرح بگڑے اس کے لاڈلے بیٹے کی فرمائش کے مطابق ناشتہ تیار کر رہی تھی۔۔۔جب نیہا نے کچن میں جھانکتے اسے شاہ زین کا پیغام دیا تھا۔۔

جو سنتے سیماب کے گال غصے اور خفت سے لال ہوئے تھے۔۔۔

وہ شاہ زین کی ساری چیزیں روم میں پوری کر کے آئی تھی۔۔۔ مگر شاہ زین اعوان بھلا اس کے بغیر کیسے اپنی تیاری کر سکتا تھا۔۔۔

اسے اپنے ہر کام میں سیماب ہی چاہیے ہوتی تھی۔۔۔

"ماما جائیں نا بابا آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔"

نیہا ابھی تک کچن کے دروازے میں کھڑی شرارتی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے دوبارہ اس کی یاد دہانی کروا گئی تھی۔۔۔

"نیہا۔۔۔"

سیماب نے اس کے قریب آتے اسے گھورا تھا۔۔جو تھی تو اسی کی لاڈلی مگر کبھی کبھار اپنے باپ کی وکیل بن جایا کرتی تھی۔۔۔

"آئم سوری ماما۔۔ مگر مجھے سسٹر چاہیے۔۔۔جو میری پارٹنر بن کر ان دونوں دو شیطانوں کے ساتھ مقابلہ کرے۔۔۔بابا نے کہا ہے کہ اگر میں اچھے سے ان کے پیغامات آپ تک پہنچاؤ گی تو وہ مجھے بہت جلد میری بہن لا کر دیں گے۔۔۔"

نیہا بہت ہی معصومیت سے بولتی سیماب کو سر سے پیر تک لال کر گئی تھی۔۔۔

تین سال پہلے شاہ زین اور سیماب کو اللہ نے دو جڑواں بیٹوں سے نوازا تھا۔۔

جو عادات میں بالکل اپنے باپ پر گئے تھے۔۔۔بہت ہی زیادہ نخرے والے۔۔۔

اپنے مزاج کے خلاف تو کچھ برداشت ہی نہیں کرتے تھے۔۔۔اب سیماب کو ایک نہیں بلکہ تین تین شاہ زین سنبھالنے پڑ رہے تھے۔۔اوپر سے اب ان باپ بیٹی کی نئ فرمائش شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"آف میرے خدا یہ شخص۔۔۔۔"

سیماب اس شخص کی بے باکی پر لال ہوتی روم کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔

Don't Copy Paste and Share Without My Permission

اس نے جیسے ہی روم میں قدم رکھا۔۔۔شاہ زین نے اس کی کمر میں بازو حمائل کر کے اسے اپنے قریب کرتے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔۔اور سیماب کو دروازے سے لگاتا اس پر پوری طرح سے جھک آیا تھا۔۔۔

"تم جانتی ہو صبح صبح مجھے تم میرے پاس چاہیے ہوتی ہو۔۔۔"

شاہ زین اس کے چہرے سے اپنا چہرا مس کرتا اس کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

"مسٹر شاہ زین اعوان آپ کو صرف صبح ہی نہیں ہر وقت میں چاہیے ہوتی ہوں۔۔۔"

To Read My Novels Plzz Contact on My Facebook Page "Farwa Khalid Novels".

Also,Subscribe My Youtube Channel "Farwa Khalid Novels".

سیماب اس کی وارفتگیاں سہتی بمشکل بول پائی تھی۔۔۔پہلے اس شخص کے غصے کے سامنے اس کی نہیں چل پاتی تھی۔۔۔ مگر اب اس بے پناہ چاہت سیماب کی بولتی بند کروا دیتی تھی۔۔۔۔۔

یہ گزرے برس اس کی زندگی کے سب سے حسین سال تھے۔۔۔شاہ زین کی سنگت میں وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔ان دونوں کی محبت پر گزرتے دن کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ رہی تھی۔۔۔

"نیہا کو آپ نے کیا کہا۔۔۔"

سیماب نے خفگی بھری نگاہوں سے شاہ زین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب اس کے بالوں سے کیچر نکالتا ان میں اپنا چہرا چھپا گیا تھا۔۔۔

"اسے سسٹر چاہیے۔۔۔اور تم اچھے سے جانتی ہو میں اپنے بچوں کی کسی بھی فرمائش سے انکار نہیں کرتا۔۔۔"

شاہ زین نے دھیرے سے اس کی گردن کو چھوا تھا۔۔۔جبکہ اس کا دہکتا لمس سیماب کے حواس چھین گیا تھا۔۔۔

شاہ زین کی ٹائی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی۔۔۔۔

"شاہ زین آپ کو آفس سے لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔"

سیماب اس شخص کی شدتوں پر کپکپاتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"پہلے پرامس کرو میری اور میری بیٹی کی خواہش پوری کرو گی۔۔۔"

شاہ زین کی بات پر سیماب کا چہرا مزید گلنار ہوا تھا۔۔۔یہ شخص اس کی کل کائنات تھا۔۔۔اس کی محبت کے بغیر اب اس کے لیے سانس لینا بھی دشوار تھا۔۔۔

وہ اس کی عادی ہو چکی تھی۔۔۔اگر شاہ زین کبھی کسی دن آفس کے کام میں زیادہ بزی ہو جاتا تھا تو سیماب اپنے حصے کا ٹائم نہ ملنے پر اس سے بات نہیں کرتی تھی۔۔۔

اس کی ذرا سی ناراضگی شاہ زین کی جان پر بن آتی تھی۔۔۔

"آپ اور آپ کی بیٹی کے آگے آج تک میں انکار کر پائی ہوں بھلا۔۔۔"

سیماب شرمگیں مسکراہٹ کے ساتھ اس کے چوڑے سینے میں اپنا چہرا چھپاتی اقرار کرتے شاہ زین کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

یہ لڑکی ہر بار ایسے ہی اس کی محبتوں اور وارفتگیوں کے آگے سرینڈر کر دیتی تھی۔۔۔

وہ دونوں ایسے ہی نجانے کب تک ایک دوسرے کی قربت میں گم رہتے جب باہر سے آتی شاہ میر اور جاسم کی لڑنے کی آوازوں نے ان دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔۔۔

"یہ دونوں کبھی نہیں آنے دیں گے میری نیہا کی پارٹنر کو۔۔۔"

شاہ زین مصنوعی خفگی کا مظاہرہ کرتے بولا تھا۔۔۔

جس کے جواب میں سیماب اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔شاہ زین جھک کر اس کے ہونٹوں کی مسکان چنتا۔۔اسے لیے باہر نکل آیا تھا۔۔۔

جہاں ان کی تین اولادوں نے بالکل طوفان مچار کھا تھا۔۔۔

اپنے دو بیٹوں کے بعد بھی نیہا ہمیشہ سیماب کی پہلی ترجیح رہی تھی۔۔۔اس نے کبھی نیہا کو اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا تھا کہ وہ ان کی سگی اولاد نہیں ہے۔۔سیماب نے ثمرین کے مرتے وقت ادا کیے گیے الفاظ کا پاس رکھتے نیہا کو اس کی ماں کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔اور نہ ہی کبھی بتانے جا ارادہ تھا۔۔۔

نیہا اس کی جان تھی۔۔۔جس کی وجہ سے اسے شاہ زین اعوان جیسا پیارا شخص ملا تھا۔۔۔

اس وقت بھی وہ نیہا کی بات سنتے شاہ میر اور جاسم کو ڈانٹنے لگی تھی۔۔۔جس پر شاہ زین اپنے منہ بسورتے بیٹوں کے سپورٹ میں آ گیا آیا تھا۔۔۔

ڈرائنگ روم میں قدم رکھتیں شرمین بیگم اس حسین منظر کو دیکھ بے اختیار دل ہی دل میں ان کی نظر اتار گئی تھیں۔۔۔

سیماب نے آکر ان کے سنسان ویران گھر میں رونقیں بھر دی تھیں۔۔۔

اب وہاں اداسی اور اجنبیت کے علاوہ باقی سب کچھ تھا۔۔۔

وہ سب اپنی زندگیوں میں بہت خوش تھے۔۔۔ جہاں اب نہ ان کے سروں پر خلیل پاشا کے حسد اور انتقام کا سایہ تھا اور نہ ہی کوئی بد نظر۔۔۔

کچھ دیر کی لڑائی کے بعد وہ تینوں پھر سے ایک ساتھ ہو کر کھیلنے لگے تھے۔۔۔ جو دیکھ سیماب آسودگی بھرے انداز میں شاہ زین کے کندھے پر سر ٹکا گئی تھی۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔۔